وکان حقا علینا نصر المومنین

درین زمان برکت تواماں بحسن توفیق خالق سبحان کتاب
مستطاب در اثبات تعزیہ داری مسمی بہ

نصر المومنین

در جواب

ہلاکت المومنین

یکے از مصنفات جناب مولوی سید ریاض الحسن صاحب
دامت برکاتہ بفرمایش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب
رئیس اعظم اونا و دامت حشمتہ بمقام لکھنؤ وزیر گنج ۲۴ ماہ شوال ۱۳۱۶ھ

مطبع اثنا عشری ... باہتمام ... علی ... طبع شد

جملہ حقوق محفوظ

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعلنا من الباکین علی مصاب من بکت علیہ السماء والارض والملئکۃ المقربون وشہدت بعظمتہا الناطقون والصامتون والصلوۃ علی صاحب ذلک العزاء محمد سید الانبیاء وعلی اوصیائہ الشہداء ہم الائمۃ المعصومون **اما بعد** واضح ہو کہ درینولا ایک رسالہ ہندیہ مسمی **بہدایۃ المومنین** مشعر عدم جواز تعزیہ داری و منع گریہ وزاری مصائب امام حسین علیہ السلام پر نظر قاصر سے گذرا جسکے دیکھنے اور غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مولف رسالہ مذکورہ نے ازراہ فریب و فساد کہ خمیر طینت ارباب تعصب و عناد ہے عجب طرح کی سقیفہ سازی اور شعبدہ بازی ابتداء رسالہ مین کی ہے یعنے عنوان رسالہ مین بدعات و عادات جملہ مخلوقات پر عموماً اعتراض شروع کیا بالتخصیص کسی مذہب معین کا نام نہین لیا تا کہ ناظرین رسالہ یہہ سمجھین کہ بیچارہ مولف بلا تعصب و اکراہ حسبۃً للہ محض ازراہ دردِ دین و نصیحت غافلین محدثات جمیع فرق اسلامیہ پر عموماً طعنہ زن ہے کسی خاص فرقہ سے روی خطاب اور تعصب و عتاب نہین رکہتا لیکن چونکہ خبث باطن فلتہ لسان سے

Presented by Ziaraat.Com

ظاہر ہو جاتا ہے بعد چند سطور ہندی یہہ تحریر کی تمام ہے اور خاص شیعون ہی پر عنایت
اور توجہہ بعنایت اور تشنیع و توہین شعائر ایمان و اسلام ہے مین بکمال مبالغہ و اہتمام
ہے کہ قبائح عقلیہ و نقلیہ و شرعیہ و عرفیہ سب خاص مصائب مظلوم کربلا پر رونے
رولانے نقل تربت و ضریح مقدس بنانے مین بیان کی گئی اور تعزیہ داری ہی
العیاذ باللہ جملہ گناہونکی علت قرار دیگئی حضرات مقلدین اہلسنت مین تو اسقدر
تعصب سخت تعجب ہے مگر یہہ حضرت شاید فرقہ مستحدثہ وہابیہ سے ہین اور یہی
وجہ ہے کہ میلاد شریف کا ذکر بر درایا تسلیما کہین نہین کیا ورنہ قلعی کہلجاتی المختصر
ہم اسی فکر و تردد مین تہے کہ دیکہتے دیکہتے نام نامی حضرت مولف بسلب شرف
سیادت و اضافت نسبت سکونت اولاد حسن قنوجی نظر آیا مجیب سجدہ
شکر بجالایا کہ میرا تصور مقرون بتصدیق اور امر وہابیت مولف تحقیق ہوا
یہہ حضرت ہر بابی بگڑے ہوئے وہابی ہین سو خوب جانے ہوی ہین مجیب عماملے والی
انکی تشنیعین کمند و نکونہ بدنام کرین انکی مختصر کیفیت یہہ ہے کہ یہہ سادات
بخاریہ قنوج مین شامل اور مجیب کے طریقہ مذہبی سے خارج سلسلہ نسبی مین داخل
ہین یعنے جو قرابت ابوجہل کو حضرت پیغمبر صلعم سے تہی وہی حضرت مولف کو مجیب احقر
سے ہے انکے والدین ماجدین بلکہ اوائل مین یہہ خود شیعہ مذہب تہے پہر بغرض
تحصیل علم دہلی جاکر جو بگڑے تو بگڑتے ہی چلے گئے اسقدر درپے سرتابی ہوئے
یعنے شیعہ سے سُنی سُنی سے وہابی ہوئے پہر احمد پیرزادہ بریلوی اور اونکی مصاحبین
عبدالحی و اسماعیل دہلوی کی صحبت و ارادت مین حوصلے اور زیادہ ہوگئے اونکی
معیت مین سکہون کے ساتہہ آمادہ جہاد ہوی مگر جب کڑی پڑی اور پیرزادی صاحب
مع دیگر جہلا کام آئی ہماری حضرت پہر تو پہرا ٹہوکرین کہاتی بکمال خفت و ندامت
صحیح و سلامت گہر تشریف لائی بعد خرابی بصرہ یہ سوجہی کہ مقابلہ تیغ و سنان مین

جان کا خطر ہے زبانی لن جمع خرچ بلا ضرر ہے لہذا اپنی وہابیت اور قابلیت جتانیکو
اس قسم کے رسائل مہملہ لکہنی شروع کیئے اور یہہ رسالہ خاص ممانعت تعزیہ داری
مین تحریر کیا ہے اور بپناہ بخدا اوسکو بدعت وضلالت قرار دیا ہی ہر چند جواب
اسکا بعض افاضل نے بزبان فارسی لکہا ہے مگر چونکہ حضرت مولف غیر مالوف عشیرہ
راقم الحروف سے ہین لہذا بمفاد کریمہ وَاَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ بہ نسبت اوروں کے
یہہ کمترین اونکی ہدایت اور خدمت کیواسطے لائق تر ہے پس اگر سخت زبانی مولف
لاثانی کا جواب بمقتضای حمیت وحمایت مین ترکی بترکی ہو تو نزد اہل انصاف
یہہ عذر مجیب مقبول ہوگا لیکن مہما امکن جسطرح مجیب اول نے لعنت وتہذیب
سے بقدر مقدور درگذر نہین کی انشاء اللہ تخفیف کو بہی بنجواے کریمہ وَقُولَا لَهُ قَوْلًا
لَيِّنًا ہرگز لینت قول سے نہ عدول ہوگا لیکن انہین حضرات کے بعض کلمات طیبات
کی تصریح وتوضیح مین اگر کچہہ دال مین کالا ہو تو وہ انہین کی بے تہذیبی ہی مجیب مجبور
ہے اور اوسکے بیانین بے قصور ہے اور چونکہ اس رسالہ مین ابتدا سے انتہا تک
ہماری حضرت نیم ملا خطرہ ایمان نے اپنی بدعت کو اسقدر زور دیا کہ آنکہہ بند کر کے
بے سمجھے بوجہے عموماً ہر امر کو بدعت لکہدیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولف نے
فقط نام بدعت سنکر ایک ہر بل کیسی لکڑی پکڑ رکہی ہے اور ہنوز معنے بدعت
اور اوسکی اقسام ممدوحہ اور مذمومہ سے بالکل اجنبی ہین لہذا قبل از شروع جواب
ہم ایک مقدمہ خاص معنی بدعت اور اوسکی اقسام اور نیز اس بیانین کہ اقسام مذکورہ
مین سے کس کس پر اطلاق بدعت مصطلحہ مولف کا عند الفریقین ہوتا ہی اور
کس کس قسم پر نہین ہوتا لکہتی ہین تاکہ اوسکے ملاحظہ سے ہر صاحب انصاف پر سنی ہو
یا شیعہ امر حق واضح ہوجای اور پہر کوئی حضرت مولف بگلا بہگت کی نظاہر
حقانی و بباطن ہیچ ولا یعنے تقریر وتحریر سے دہوکا نہ کہائی بحولہ تعالی وقوتہ

مقدمہ تحقیق معنی بدعت اور تفریق اقسام بدعت مین لیکن معنی بدعت
کے صاحب قاموس نے یہہ لکہے ہیں البدعة الحدث فی الدین بعد الاکمال
اوما استحدث بعد النبی صلعم من الاھواء والاعمال یعنی بدعت حادث
کرنا کسی چیز کا ہے دین مین بعد کامل ہونے دین کے یا جو چیز کہ بعد پیغمبر صلعم حادث
ہوئی ہو خواہشون اور اعمال سے پس فقرہ اولی قاموس سے جو بعینہ صحاح
جوہری مین بہی وارد ہے ظاہر اوہی حدث مراد ہے جس سے دین و شریعت
حضرت خاتم المرسلین صلعم مین خلل اور تغیر واقع ہوا اور اوس امر جدید کو اصل
شرع سے کوئی لگاؤ نہو پس ایسی بدعت بالمعنی الاخص بلا شبہہ منہی عنہا
اور حرام ہے اور حدیث کل بدعة ضلالة مین بہی بدعت خاص مراد ہی نہ مطلق
محدثات علے ای وجہ کانت کہ وہ باعتراف جمہور فرق مسلمین عموما داخل
بدعت محرمہ نہین ہین والا ایسا امور مباحہ جو زمانہ حضرت شارع مین نہ تہے
اور بعد آن حضرت وقتا فوقتا بتقاضای ضرورت حادث ہوتے گئے اور اصل
شرع سے اونکا رجحان یا اباحت وغیرہ ظاہر ہے اور اہل اسلام مین عموما خلفا
عن سلف اونکا جواز و استحسان پایا جاتا ہے اور کسی نے اونکا انکار نہین کیا ہی
وہ سب امور داخل بدعت منہی عنہا ہو جاینگی اور اسمین ہمارا ضرر تو کم ہے
لیکن خلافت مابعد النبی پر آفت آنے سے حضرت مولف کا بہت بڑا نقصان
ہوگا بشرطیکہ وہ سنی نہین وہابی ہی سہی اور اگر وہابیت مین بہی ثابت نہین ہین
تو کچہہ بہی نقصان نہین جب اسلام کے کسی فرقہ مین نہ ٹہری تو جسکو جو جی چاہی
کہین ہمتو عند التحقیق شیعہ سنی سب مین اقسام بدعت کی تفریق پاتی ہین
چنانچہ **تفریق اقسام بدعت مین** منجملہ ہماری علما کے شیخ شہید
علیہ الرحمہ قواعد مین فرماتے ہین محدثات الامور بعد عہد رسول اللہ صلعم

اقسام لا یطلق اسم البدعۃ عندنا الا ما ھو محرمۃ الاول الواجب
کتدوین القران والسنۃ اذا خیف علیھما والثانی المحرم وھو کل
بدعۃ تناولہا قواعد التحریم والثالث المستحب کبناء المدارس
والربط مما تناولہ ادلۃ الندب والرابع المکروہ مما اشتملتہ ادلۃ الکراھۃ
والخامس المباح وھو داخل تحت ادلۃ الاباحۃ انتھی یعنے جو امور
کہ بعد عہد حضرت رسول خدا صلعم حادث ہوی وہ چند اقسام ہین اور اسم
بدعت کا اطلاق ہمارے نزدیک بجز بدعت محرمہ کے اور اقسام پر نہین کیا
جاتا اول وہ امر محدث واجب مثل تدوین قرآن واحادیث جب خوف
اونکے ضائع ہونے کا ہو دوم حرام اور وہ ہر بدعت ہے جسکو قواعد تحریم
شامل ہون سوم مستحب مثل بناے مدارس وکاروان سرا وغیرہ وہ چیزین
جسکو ادلہ ندب شامل ہون چہارم مکروہ جنکو ادلہ کراہت شامل ہون
پنجم مباح جو تحت ادلہ اباحت داخل ہون اور علمای حضرات اہل سنت
مین سے صاحب بحر المذاہب نے آخر کتاب قواعد مین اسکی تصریح اسطرح
فرمائی ہے البدعۃ منقسمۃ الی واجبۃ ومحرمۃ ومندوبۃ ومکروھۃ
ومباحۃ والطریقۃ فی ذلک ان تعرض البدعۃ علی قواعد الشرع
فان دخلت فی قواعد الایجاب فھی واجبۃ او فی قواعد التحریم
فمحرمۃ او فی الندب فمندوبۃ او فی الکراھۃ فمکروھۃ او فی الاباحۃ
فمباحۃ یعنے بدعت منقسم ہوتی ہے واجب اور محرم اور مندوب اور
مکروہ اور مباح کیطرف اور طریقہ اسکا یہ ہے کہ عرض کیجاے بدعت قواعد
شرع پر پس اگر قواعد ایجاب مین داخل ہو تو وہ واجب ہے یا قواعد تحریم
مین داخل ہو تو وہ بدعت محرمہ ہے یا قواعد ندب مین داخل ہو تو وہ مندوب

ہے یا قواعد کراہت مین داخل ہو تو وہ مکروہ ہے یا قواعد اباحت مین داخل ہو تو وہ مباح ہے انتہی۔ اس عبارت کو مولوی فضل رسول صاحب بدایونی نے اپنے رسالہ بوارق محمدیہ لرجم الشیاطین النجدیہ مین بھی جو فرقہ ضالہ وہابیہ کی رد مین ہے نقل کیا ہے اور سمین تتمہ اس عبارت کا جسمین تفصیل ان اقسام خمسہ کی ہے وہ بھی مذکور ہے پھر تبفاوت یسیر حضرت امام شافعی کا یہہ قول بھی بیان کیا ہے وقال الشافعی رح وما احدث وخالف کتابًا او سنۃ او اجماعًا او اثرًا فھو البدعۃ الضالہ وما احدث من الخیر ولم یخالف شیئًا من ذلک فھو البدعۃ المحمودۃ انتہی۔ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ جو احداث مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہو تو وہ بدعت ضالہ ہے اور جو احداث خیر سے ہو اور امور مذکورہ مین سے کسی امر کے مخالف نہو وہ بدعت محمودہ ہے انتہی۔ علی ہذا اور اکابر اہل سنت کے مصنفات مین بھی تفصیل و تفریق مذکور ہے اور کیونکر نہو کہ تحقیق معانی صحیحہ کا لغت پر دار مدار ہے لہذا حضرت مولف ایک آخری حجت اور سن لین پھر اونکو اختیار ہے صاحب مجمع البحرین نے معنی بدعت کے اسطرح توضیح کی ہے البدعۃ بالکسر والسکون الحدث فی الدین وما لم یکن لہ اصل فی کتاب وسنۃ فما دل علیہ الشرع ولو بالعموم خارج منہ فمن شرع فاحل حرامًا او حرم حلالًا او کرہ ما لم یکرہ کان مبدعًا خارجًا عن الشریعۃ انتہی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ بدعت کے معنی حدث فی الدین ہین لیکن نہ علی الاطلاق بلکہ وہ حدث خاص جسکے واسطے کتاب وسنت مین کوئی اصل نہو پس جس حدث پر شرع دلالت کرے اگرچہ یہہ دلالت بالعموم ہو وہ بدعت منہی عنہا سے خارج ہے بدعت محرمہ وہی ہے جو باعتبار معنی

اجمیر بطور تشریع کے ہو کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام اور غیر مکروہ کو مکروہ کرے
باقی دیگر محدثات جنکو اصل شرع سے کسی قسم کا لگاؤ ہے وہ بدعت محرمہ شالہ
کیسی اطلاق بدعت ہی سے خارج ہین لیئے اسکا ہی مآل کار وہی ہے جو اکابر فریقین
سے ہم نقل کر چکے ہین اب غور کرنا چاہیے کہ ہرگاہ باجماع اہل اسلام یہہ
قاعدہ مسلم الثبوت اور معمول بہا ہے کہ محدثات امور بعد آنحضرت صلعم قواعد
شرع سے مطابق کرکے حکم بوجوب یا حرمت یا ندب یا کراہت یا اباحت کیا جاتا
ہے پس بنا بر اسی قاعدہ مسلمہ کے ہر مسلمان دیندار کو جسپر خدا و رسول کی محبت
واطاعت فرض ہے اور خدا نے بموجب آیۂ کریمہ عظیمہ قُل لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا
إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ محبت اہل بیت نبوت اور خاندان رسالت کو اوسپر
لازم کر دیا ہے بلکہ اس متاع گرانمایہ کو اجر رسالت قرار دیا ہے لازم ہے کہ آنحضرت
صلعم کے ایام ولادت اور اوقات خوشحالی اور مسرت مین علی ہذا حضرات اہلبیت
کے ان ایام متبرکہ مین اظہار سوز و سرور اور ان بزرگوار ونکی زمان وفات اور
مصیبت و شہادت مین اعلان رنج و غم موفور کرے کہ یہہ محدثات بسبب رجحان
شرعی خالی از اجر و ثواب نہین مین یہی وجہ ہے کہ مسلمانان ہندار روز ولادت
باسعادت حضرت رسول مختار جلسہ میلاد شریف بکمال زینت و تکلف کرتے ہین
اور اوسکو امور مباحہ و مستحسنہ سے جانتے ہین چنانچہ بوارق محمدیہ مین بحوالہ لمعہ
ابو شامہ سے منقول ہے ومن الحق ما ابتدع فی زماننا ما یفعل کل عام فی
الیوم الموافق لیوم مولدہ صلعم من الصدقات والمعروف واظہار الزینۃ
والسرور فان ذلک مع ما فیہ من الاحسان الی الفقراء مشعر بمحبۃ
صلعم وتعظیمہ وجلالتہ خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ ہماری زمانہ مین جو یہہ امر احداث
ہوا ہے کہ ہر سال بروز مطابق روز مولد آنحضرت صلعم صدقات خیرات اور

اظہار زینت و سرور کرتے ہین نیہ سب حق اور درست ہے اسلئے کہ یہ امر خیر ہا وجود اسکے کہ اسمین فقرا و مساکین مسلمین کے نسبت احسان ہے مشعر بہ محبت و تعظیم و جلالت آن حضرت صلعم ہے اسیطرح روز شہادت و یوم مصیبت آن حضرت و اہلبیت آن حضرت اظہار غم و الم کرنا مشعر کمال خلاص و محبت آن حضرت و اولاد آن حضرت ہے خصوصًا مصیبت و شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام جنکی شہادت بشہادت سر الشہادتین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی و تحریر الشہادتین شاہ سلامت اللہ صاحب قائم مقام شہادت آنحضرت صلعم اور جنکے غم مین بموجب روایت حضرت ام سلمہ رضہ مرویہ شاہ صاحب سر انور و ریش مبارک آن سرور خاک آلودہ ہوئے پس ایسے مظلوم کے غم مین جو فدیہ رسول خدا ہوا اور آن حضرت کا عالم مثال مین اوسکے غم مین خود یہ حال ہوا ہو انصاف سے کہو کہ اوسکی مصیبت مین رونا رولانا اور بغرض اعلان سانحہ عظیمہ لوازم عزا درست کرنا اور بنانا کسقدر مشعر محبت حضرت رسول مقبول و رضای آن حضرت کہ عین رضای حضرت احدیت ہے ہوگا پس ہر مسلمان کو لازم ہے کہ مثل دیگر محدثات لوازم عزای جگر گوشہ سید کائنات کو بھی اونہین قواعد پر منطبق کرے اور تدبیر و تامل صحیح کو عمل مین لائے مثل حضرت مولف شدت بغض و عناد سے یزید و ابن زیاد کا ہاتھ نہ بٹاوے تا حقیقت حقیت عزاداری امام مظلوم بخوبی اوسپر منکشف ہوجائے کہ وہ بھی مانند اقسام محدثات مذکورہ منقسم بچند اقسام ہے اول ذکر فضائل و مصائب عظام حضرت امام و دیگر اہل بیت کرام تواریخ و احادیث معتبرہ و مراثی معتبرہ سے اور رونا رولانا مصیبت عظیمہ اور واقعہ جسیمہ تاراجی آل عبا و دیگر شہدای کربلا اور نہب و غارت خیام مطہرہ و اسیری حرم محترم سید دوسرا یہ سب امور شرعًا جائز و مسنون بلکہ موجب اجر بیشمار

اور باعث رضامی الہی اور حضرت ختمی پناہی ہین اسلئے کہ خود آن حضرت صلعم نے
بنفس نفیس قبل از وقوع واقعہ شہادت دنیا ی پر اختلال مین اور بعد از وقوع
عالم مثال مین اپنے فرزند قرۃ العین حضرت امام حسین کی مصیبت پر مع دیگر اہلبیت
غم والم اور حزن و ماتم کیا ہے اور قرآن مجید مین ما بکت علیہم السماء آیا ہے
ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ فرمایا ہے پس تعجب ہے کہ حضرات انبیاء
اور اولیاء و ملائکہ و جن اس رونے رولانے مین آن حضرت کے پیروی کرین اور
اس مصیبت مین آپکا ساتھہ دین اور ہم جو خاص آپکی امت اور مخاطب بخطاب
پیروی حسنہ آن حضرت ہین ایسی سخت مصیبت مین آپکی پیروی سی ہاتھہ اوٹھا ئین
اور آپکا ساتھہ چھوڑ کر الگ ہو جائین سو یہہ ستم ہے ہوا ہے نہ کبھی ہوئیگا جو
مسلمان ہے وہ حضرت کیطرح روئیگا۔ اللہ اکبر جس مصیبت مین خود حضرت شارع
علیہ السلام صاحب عزا ہوں روئیں اور اپنے اہلبیت مین رسم تعزیت برپا فرمائی
اوس عزاداری کی شرعی ہونیمین کیا کلام ہے بلکہ جملہ امور مین آن حضرت کی پیروی
کرنیکا نام اسلام ہے پس جو شخص اسکو بدعت محرمہ سمجھی اور اسپر استہزا کرے
اوسنے بلا شبہہ حضرت پیغمبر اور دین پیغمبر پر استہزا کیا وَاللّٰہُ یَسْتَھْزِءُ بِھِمْ
وَیَمُدُّھُمْ فِیْ طُغْیَانِھِمْ یَعْمَھُوْنَ دوم وہ امور جو اصل شرع سے مباح
ہین جیسے مجلس عزا منعقد کرنا مومنین کو شریک عزا کرنا غربا و مساکین سے
باخلاق تمام و احسان و اطعام پیش آنا زیادتی مصیبت و لوازم عزا اور اسباب
گریہ و بکا کے واسطے ضریح و تعزیہ و تابوت و علم بنانا علی ہذا اور امور جو اصلاح
شرعی بکا و ابکا کے معین ہون جنکی اباحت اصل شرع سے بموجب ارشاد حضرت
شارع کُلُّ شَیْءٍ مُطْلَقٌ اَیْ مُبَاحٌ حَتّٰی یَرِدُ فِیْہِ النَّھْیُ پائی جاتی ہے یعنے
ہر چیز مباح ہے تا اینکہ نہی اسمین وارد ہو اور ظاہر ہے کہ نہی شارع علیہ السلام

مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے تصویر غیر ذیروح عند الفریقین نہی سے مستثنے ہے چنانچہ اہل سنت سے فاضل ابن حجر نے ناقلاً عن شرح مسلم بیان کیا ہے واما تصویر صور الشجر ونحوھا مما لیس بحیوان فلیس بحرام یعنے صورتین شجر وغیرہ کی بنانا جو ذیروح ہوں حرام نہین ہین اسیطرح بخاری نے ابن عباس سے زجر و توبیخ ایک شخص کی جو تصویر جاندار بنا تا تہا نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے اوس سے کہا کہ اگر تیری معیشت تصویر سازی ہی پر منحصر ہے تو تصویر درخت وغیرہ غیر ذیروح کی بنایا کر اور تصویر ذیروح کی بنانا چہوڑ دی کہ مین نے آن حضرت صلعم سے سُنا ہے کہ جو شخص تصویر جاندار بناے خدا اوسکو عذاب کریگا کہ اسمین روح پہونکے اور وہ کبہی نہ پہونک سکیگا انتہی۔ اور امامیہ سے کلینی رح نے بواسطہ ابن عباس صادق آل محمد صلعم تفسیر کریمہ یعملون لہ ما یشاء من محاریب وتماثیل روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا واللہ ماھی تماثیل الرجال والنساء ولکنھا تماثیل الشجر وشبھہ یعنے بخدا یہہ تصویرین مردون اور عورتونکی نہین بلکہ درخت وغیرہ غیر ذیروح کی تہین اسیطرح محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ انہون نے حضرت صادق علیہ السلام سے تصاویر شمس وقمر کو پوچہا آپنے فرمایا جبتک تصویر حیوان کی نہو کچہہ خوف نہین ہے انتہی پس ہرگاہ بنانا تصاویر غیر ذوی الارواح کا بموجب شرع عند الفریقین جائز ہوا تو تعزیہ اور ضریح اور تابوت وعلم وغیرہ بنانا سب بلا نکیر جائز ومباح ہین بلکہ اگر صورت کے معانی ذوات الارواح وغیرہ سے عام ہی لیے جائین جیساکہ معرب مین ہے کہ الصورۃ عامۃ فی کل ما یصور شبیھا خلق اللہ تعالی من ذوات الارواح وغیرھا جب بہی ضریح وتعزیہ وتابوت وعلم وغیرہ

مستثنی ہوگئے اسلیئے کہ شبیہ مخلوقات خدای تعالی نہین ہین بلکہ نقل روضہ منورہ اور ضریح مقدس خامس آل عبا نقل نشان کرامت نشان حضرت پیغمبر خدا ہین اور انمین کسیطرح ممانعت نہین بلکہ صریح اباحت ہے اور با وجہ اباحت چونکہ سعین قسم اول ہین تو بنانا انکا نورًا علی نور اور بنانیوالا اور تعظیم کنندہ انکا لاریب ثواب و ماجور ہے قال اللہ تعالی ومن یعظم شعائر اللہ فانها من تقوی القلوب پس بمفاد آیۂ کریمہ جسطرح تعظیم نقل کعبہ معظمہ در وضہ منورہ آن حضرت صلعم و دیگر مشاہد مشرفہ و کوہ صفا و مروہ بلکہ نقل نعلین مبارک حضرت سید کونین جمہور اہل اسلام اور تمامی امت خیر الانام پر واجب و لازم ہے اسیطرح تعظیم ضرایح و اعلام وغیرہ منجملہ شعائر اسلام ہے اور تعظیم انکی خاص و عام پر لازم بلکہ منجملہ حقوق امام علیہ السلام ہے اور اہانت و استخفاف اسکا اہانت حضرت کرام اور بفحوای من اھان اولادی نقلا ھلنئے اہانت سید انام ہے فقامل سوم وہ امور جو عزاداری مین بطور رسم کیئے جاتے ہین وہ مباح محض ہین یعنے نہ اونکے واسطے شریعت مین بالخصوص ممانعت ہے اور نکوئی رجحان شرعی اونمین پایا جاتا ہے جیسے ضریح و تعزیہ کے آگے قرآن مجید وغیرہ رکہنا ترک زینت و لذات وغیرہ کرنا لباس ماتمی پہننا مگر سیاہ مکروہ اور سبز وغیرہ محمود ہے علی ہذا در امور بشرطیکہ تشریع کا اونمین لگاؤ نہو والا قسم اخیر محرم مین داخل ہوجائینگے چہارم وہ امور جو خلاف شرع اور منجملہ منہیات ہین اور اکثر اونمین سے بطور خلطوا عملا صالحا واخر سیئا عوام سے سرزد ہوتے ہین جیسے تصاویر ذوات الارواح مثل تصویر براق و ذو الجناح و ملک و جن و پری وغیرہ بنانا تاشا ڈہول بوق بہنا وغیرہ بجانا ذوات مقدسہ حضرات کو حاجت روای مستقل جانکر خاص اونہین سے

حاجت طلب کے نا ہان اگر بواسطہ آن حضرت کے حاجت اپنی خدای عزوجل سے طلب کرے تو اسکا مضائقہ نہین اور سب سے بدتر سجود لغیر المعبود ہے پس تعزیہ و ضریح کو خاص سجدہ کرنا موجب شرک ہے اور چونکہ خواص شیعہ اس قسم اخیر سے محترز ہین اور اسکو بدعت و شرک جانتے ہین لہذا افعال جہلا و عوام پر انسے مواخذہ نہین ہو سکتا کہ ہر فرقہ کے عوام کچھہ نکچھہ ایجاد بندہ خالی نہین ہوتے بعد اس تفصیل کے ظاہر ہو گیا کہ اقسام عزاداری سے فقط قسم اخیر منہی عنہ اور حرام ہے اور اطلاق بدعت کا خاص اسی قسم اخیر پر کیا جائیگا نہ اور اقسام پر کما لا یخفی علی المتاملین فلا تکن من الغافلین ہر چند جو کچھہ اس مقدمہ مین بیان ہوا منصف غیر متعسف کیواسطے اسیقدر کافی و وافی ہے اور جواب جملہ ایرادات ناصواب حضرت مولف اسی مختصر سے حاصل ہو سکتا ہے لیکن بمقتضای مثل مشہور جہوٹے کو گہر تک پہونچانا ضرور ہے لہذا حضرت مولف کی ہر قول کا رد بہی بقدر ضرورت لکہے دیتا ہون تاکہ مرد عاقل و منصف بعد ملاحظہ ہدایت المومنین اس رسالہ مسمی بہ **نصر المومنین** کو بہی دیکہے اور بشرط پسند انصاف اور در صورت لغزش و غلط معاف کرے فانتقمنا من الذین اجرموا و کان حقا علینا نصر المومنین۔

قال المولف اس رسالہ قبل شروع کتاب کے جو چند مقدمہ ہکا لکہ دیے ہین تا حقیقت حال بخوبی للنشین ہو

اقول لرفع الضلالہ وای بر فردی کہ سر دفتر بود - یہہ مقدمہ کیا ہے پادریکا وعظ اور سرے ہی سے دین بر حق پیغمبر پر اعتراض ہے چنانچہ تفصیل اسکی آتی ہے ساری قلعی کہلی جاتی ہے -

قال اسکو سننا چاہیے کہ ہمارے پیغمبر کے پہلے خلقت شرک و گمراہی مین گرفتار تہی اور جاہل لوگ اپنے باپ دادا کی بری راہ پر اڑی تہی حضرت نے تقریر زبانی اور تلوار کے زور سے اونکو مسلمان کیا اور دین حق کو سمجہایا اور رسومات جاہلیت کو اٹہایا

اقول ماشاءاللہ کیا حسن تقریر اور طرز تحریر ہے منکران دین اسلام و نبوت
حضرت خیر الانام کا بعینہٖ یہی کلام ہے کہ معاذ اللہ آپکا دین حق نتہا فقط تقریر زبانی
اور محاربہ سیفی و سنانی سے آپنے لوگونکو مسلمان کیا اور زبردستی بزور شمشیر اپنے
دین کو رواج دیا چنانچہ ایک روز لکھنؤ مین ایک پادری نے بیان کیا کہ اگر محمد
صاحب کا دین سچا ہوتا تو فقط تقریر زبانی پر اکتفا نفرماتے مثل انبیاء سابقین
کوئی معجزہ بین ایسا دکہلاتے جس سے لوگ گرویدہ ہوکر خود ہی ایمان لاتے برخلاف
اسکے حکم جہاد دیا تب بمجبوری لوگون نے آپکا دین جان کے خوف سے اختیار کیا
حالانکہ یہہ شبہہ انکا محض تعصب سے ہے ورنہ مورخین عیسا خوب جانتے ہین کہ جس
پیغمبر کے وقت کے لوگ جس فن مین کمال رکہتے تہے حقتعالے اوس پیغمبر کو اوسی قسم کا معجزہ
عطا فرماتا تہا اور اہل فن عاجز ہوکر سمجہہ لیتے تہے کہ یہہ امر فوق طوق بشر ہے چنانچہ
حضرت موسے کے زمانہ مین سحر کا بڑا چرچا تہا آپکو معجزہ عصا ملا حضرت عیسی کے وقت
مین فن طبابت اور امر علاج امراض صعبہ مین کمال تہا آپکو احیاء اموات کا معجزہ
دیا گیا ہماری حضرت کے عہد دولت مین فن فصاحت و بلاغت مین غلو تہا آپکو
ایسا معجزہ بین یعنے قرآن مبین عطا کیا گیا کہ جس سے بڑی بڑی فصحا و بلغاء عرب
عربا کے مقابلہ مین فاتوا بسورۃ من مثلہ کا دعوی بالاعلان کیا گیا جسکے جواب مین
بڑی بڑے مدعیان فصاحت اور گردن کشان جاہلیت نے لیس ہذا من الکلام
البشر کہکر از راہ عجز اپنی گردنین جہکالین چنانچہ کتاب تنزیہہ الفرقان مین مذکور
ہے کہ کسی سے کچہہ جواب نہ آیا بلکہ اکثر اوس مین لطف فصاحت سے بیخود ہوکر ایمان
لے آئے اور بعضون نے اگرچہ باغراض نفسانیہ ضبط کیا مگر نرکہ سکے اور خال خال جو دام
شیطان مین پہنس گئے وہ ایسے عاجز ہوئی کہ اونہون نے تلوار سے لڑنا اختیار کیا جان و
مال کا تلف گوارا کیا مگر قرآن کے مقابلہ اور معارضہ مین اوسکا ایک فقرہ بہی نہ کہا گیا

اور نہ اوسکے فصاحت سے انکار کیا گیا انہی پس جب باوجود عاجز ہونے کے بھی ایمان نہ لائے اور حجت الٰہی تمام ہوگئی اوسوقت حکم جہاد صادر ہوا نہ پہلے ہی سے جیسا کہ منکرین نبوت آن حضرت بیتین بناتے ہین اور ہمارے پادری صاحب اونکی ہان مین ہان ملاتے ہین

قال بعد انتقال حضرت کے خلیفون نے بھی خوب دین کو قائم فرمایا۔

اقول یہہ فقرہ تو شاید آپنے حضرات اہل سنت کے خوف سے لکھا ہی ورنہ جب محدثات ما بعد النبی کو آپ عموماً بدعت منہی عنہا کہتے ہین تو خلافت خلفا جو مابعد آن حضرت منعقد ہوئی وہ بھی آپکے زعم ناقص مین ایسی ہی ہوگی اب ہمکو آپ سے بحث کرنی اور آپکو عاجز کرنے کا پورا موقع ملا بس اب میدان مین آئیے اور سوچ سمجھکر فرمایئے کہ حسب تصریح حضرات اہل سنت نہ خلافت کے بارہ مین کوئی نص آنحضرت تھی نہ استخلاف بلکہ اوسکا دار و مدار بعد آن حضرت صلعم اجماع اہل حل و عقد پہ ہوا پس اگر بعد آن حضرت مطلق احداث علی ای وجہ کان بدعت محرمہ اور قبیح ہے تو پھر حضرت سلامت خلافت خلفای اربعہ کیونکر صحیح ہے پس خلافت خلفا پر رخنہ نکالکر آپ شیعہ سنی دونون دین سے گئے نہ ادہر کے ہوئے نہ اودہر کے اور اگر خلافت خلفای راشدین اور اون حضرات کے اقامت دین کے آپ بدل معتقد ہین تو ہیرپل کی لکڑی یعنی ہر محدث کو بدعت ضالہ کہنے سے ہاتھ اوٹھائیے اور ارشاد حضرت خلیفہ ثانی در بارہ تراویح بنص صریح نعمت البدعة ھی کو ملاحظہ فرمایئے علمائے اسلام تو بدعت حسنہ کہتے ہین پس اگر آپ بھی تراویح پڑہتے ہین تو یقیناً اسکو حسنہ ہی جانتے ہونگے بدعت سیئہ جانتے تو کاہیکو پڑہتے اپنے موہنہ سے آپ ہی قائل ہوئے اور اگر اسکو بھی بدعت محرمہ سمجھکر نہین پڑہتے اور خلیفہ کا ارشاد نہین مانتے تو آپ مسلمانون کے کسی فرقہ مین نہ رہے بلکہ غیر ملت اسلام کی طرف مائل ہوئے چلے جاتے ہین سمجھئے اس سے بہتر کوئی بات کی

مگر خلاصی کی سبیل نہین آپ مسلمانون کو کچھ آپسے قال و قیل نہین سے اگر دریافتی
بر دانشت بود ہمین ✤ وگر نشناختی افسوس افسوس ✤

قال جب زمانہ خلافت کا آخر ہوا اور حکومت بنی امیہ کے ہاتھ آئی تو عجب طرح کا
فساد اسلام مین برپا ہوا کہ اہل بیت پیغمبر کے قتل تک کام بڑھکے نوبت پہونچی

اقول گستاخی معاف آپ ایسے نامقید ہین کہ جو موہنہ مین آیا بلا قید کہہ بیٹھے
کہہ بیٹھے ہین یہہ عموماً بنی امیہ کی حکومت پر کیون آپنے طعن کیا کچھ امیر معاویہ
سے بھی خفا ہین صاحب سمجھ بوجھ کے بات کیا کیجیے کیا آپکو اسکی خبر نہین کہ
بعد صلح حضرت امام حسن اونکی خلافت بھی مان لی گئی ہے اہل سنت یہہ تو
مارے ڈر کے آپ کوی بات بصراحت موہنہ سے نہین نکالتے فقط اشارے
وکنائے پہ ٹلتے ہین پہلے خلافت مین جھگڑا ڈالا اب امیر معاویہ کو زمرۂ خلفا
سے نکالا یک نہ شد دو شد مگر شیعہ طلب آپ بہت کہل کہیلے ہین کہ اونکی تعزیہ داری کا
کرتے تعزیہ و علم بنانے روتے رولانے پر کوی دقیقہ تمہین و توہین کا آپنے
اوٹھا نہین رکھا خیر یہہ بھی غنیمت ہے سو تہہ دیکھئے کینہ کا کہ اونکے
دل مین ہے۔ اہل بیت پیغمبر کیا واجب القتل ہی تہے جو شہید کا لفظ انکی
نسبت آپکے موہنہ سے نہ نکلا جبکہ آپ ایسے بعد شیعہ بہی کہتے ہین کہ وہ مانع بدعت تہے
پھر آپکو شہید کہنے مین کیا عذر تھا خیر یہہ بھول چوک معاف ہے اب فرمائیے کہ حضرات
اہلبیت کونسی بدعت کے مانع تہے آیا خاص اوسی بدعت محرمہ کے یا مطلق محدثات
کے بر تقدیر اول آپ کیون اون حضرات کی پیروی نہین کرتے کہ ہر محدث کو
بدعت محرمہ مین شمار کیے جاتے ہین کیا وہ بعد الثقلین نہین ہین یا اونکی پیروی کے
بھی آپکے نزدیک معاذ اللہ بدعت محرمہ ہے اور بر تقدیر ثانی مجملاً کہ اہلبیت پر
افترا ہے وہ حضرات کبھی محدثات حسنہ کو بدعت نہین جانتے تہے کیا وہ اپنے

جد امجد حضرت پیغمبر خدا کے روضہ منورہ کی زیارت نہیں کیا کرتے تھے جس روضہ
مقدسہ کی اہانت پر آپ لوگ مرتے ہیں پناہ بخدا اوسکو تعبیر بصنم اکبر کرتے ہیں
کبرت کلمۃ تخرج من افواههم۔

قال اوسوقت میں بادشاہ اور لوگ قدیم رسومات جاہلیت اور کفر کی محبت
رکھتے تھے فرصت غنیمت جانکر کھل کھیلے اور اسلام میں رسومات جاہلیت اور عتیرہ نکالنے شروع کیں

اقول یہہ صفت تو بعض سلاطین بنی امیہ میں خصوصًا آپکے پیر و مرشد یزید کی تھی
وہ ان سب منہیات میں البتہ کھل کھیلا تھا یا اب اوسکے بعض چیلے اپنی بدعتیں
کھل کھیلے ہیں مگر حضرت امام حسینؑ نے اپنی جان عزیز کا دینا قبول کیا اور اوسکی
بیعت کرنا نہ قبول کیا تاکہ بدعتیں اوسکی اسلام میں مستند نہو جاویں اور دنیا کے
لوگ سمجھہ لیں کہ ایسے بدعتی فاسق ظالم کی بیعت جائز نہیں ہے اور نہ اوسکی اطاعت جائز ہے

قال چند مدت میں وہ بدعتیں اور رسمیں ایک عالم میں پھیل گئیں اور پچھلوں نے
اگلوں کی سنت سمجھکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض و واجب جانا

اقول جو لوگ دیندار تھے وہ خود یزید ہی کو اوسکی بدعتوں پر سرزنش
کرتے تھے اوسکی سنت کیا قبول کرتے چنانچہ جب یزید پلید نے چوب
خیزران حضرت امام حسین کے لب و دندان مبارک پر رکھی تو بعض صحابی
حضرت رسول جو اوسوقت یہہ سانحہ دیکھہ رہے تھے بیتاب ہوکر
کہنے لگے کہ ای یزید اوٹھالی چھڑی لب و دندان حسین سے کہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ حضرت رسول خدا صلعم
ان لبونکی بوسے لیتے تھے الخ چھوڑتے تھے ہاں جو نامسلمان بطمع زخارف دنیا اور فاسق کی اطاعت کرتے تھے
وہ البتہ اوسکی سنت پر چلتے تھے اور اب بھی مثل آپکے جنکو یزید پلید سے محبت اور
حسین شہید سے عداوت ہے وہ اگر یزید کے وقت میں ہوتے تو ضرور اوسکا
ساتھہ دیتے خون حسین میں شریک ہوکر جائزہ و انعام لیتے مگر چونکہ اوس وقت میں امام حسین

ہیئین ہین مجبوری یزید کی روح خوش کرنیکو حضرت کی مصیبت پر رونے رولانے اور آپکی عزاداری مٹانے پر جان دیئے دیتے ہین تاکہ واقعہ شہادت اور آپکے مصائب اور یزید کے معائب کا اعلان نہو کہ اسمین اونکے مرشد کی سخت رسوائی ہے پس یہہ آپکا کہنا آپ ہی پر صادق آتا ہے کہ پچھلون نے اگلونکی سنت سمجھکر اور مرغوب نفس پاکر اونکا کرنا اپنے اوپر فرض واجب جانا۔

قال جو علماے دیندار ہوتے گئے جہانتک مقدور اور میسر ہوا دفع رسوم اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے۔

اقول واقعی جو علماے دیندار ہین اونکا ہر زمانہ مین یہی شعار رہا ہے کہ بقدر امکان دفع رسوم فاسدہ اور عقائد باطلہ کا کرتے رہے ہین چنانچہ ہمنے اس رسالہ کے مقدمہ مین بیان کیا ہے کہ علماے دیندار فریقین نے معنی بدعت مین کسقدر توضیح و تفصیل کی ہے اور بدلائل ثابت کر دیا ہے کہ وہ احداث جو بطور تشریع کے ہوا اور اوسکو اصل شرع سے کچہہ لگاو نہو وہ البتہ بدعت ضالہ و محرمہ ہے نہ مطلق محدثات جنمین بموجب انطباق قواعد شرع کوئی واجب کوئی سنت کوئی مباح کوئی مکروہ ہے اونکو بدعت ہی نہ کہنا چاہیئے مگر جب میان محمد فاضل ایسے کچہہ ملا سے بدنام کنندہ نکو نامی چند۔ نہ مانین اور اپنی ہی کج فہمی کی پیروی واجب جانین تو اسمین کیا اختیار ہے خدا کا کلام برحق ہے وہ فرماتا ہے انا ہدیناہ السبیل اما شاکرا و اما کفورا

قال قصہ یہہ ہا ہزار دن رسمین اور عقیدے کفر و جہالت کی جہان مین قائم ہوئی

اقول کیونکر نہ قائم ہوتی کہ کچہہ ملاؤن نے عالمون کی ضد اور اپنی گرم بازاری کی غرض سے جاہلون کو ہموار کرنے کے جو چاہا سو ایجاد کر دیا اور ماد ہونکے ملا مخدوم سمجھکر دیا انکا کہنا مان لیا مناسب مقام ایک نقل ہمکو یاد آئی کسی قریہ میں ایک ناخواندہ ملا صاحب وارد ہوئے سوچے کہ یہہ لوگ جاہل ہین خوب گذریگی اتفاقا اونکو تہوڑے ہی

دیتو ہین خوب رام کیا جناب مولانا صاحب کہلاے اخذ و جبر کا قرار واقعی موقع جمایا خوب
چہلکے پہچے اوڑاے اتفاقاً ایک عالم بہی اوس قریہ مین وارد ہوئے اونہون نے جو
اون بیچارے جاہلونکا حال دیکہا تو بمقتضاے درد دین و الشفقة علے المسلمین
چاہا کہ اونکو عقائد اسلام اور شریعت کے احکام بقدر ضرورت تعلیم کرین یہہ
دیکہکر پہلے کٹہہ ملا صاحب گہبرائے پہر سونچکر باین تقریر سراپا تزویر اہل
قریہ کو فریب مین لائے کہ یہہ عالم نہین بلکہ جاہل ہین لفظ مار تک نہین لکہہ جانتے
اگر تمکو یقین نہو تو اونکا اور میرا دونون کا امتحان لو یہہ سنکر وہ عالم کے حضور میز
حاضر ہوئے اور مار کے لکہنے کا اصرار کیا مرد عالم نے پہلے تو یہہ سوال مہمل سمجہکر
تامل کیا بالآخر اونکی خاطر سے مار لکہدیا پہر پہلے ملا کی نوبت آئی اوسنے سانپ
کی شکل بنائی اور اون جاہلونکو دکہاکر کہا کہ صاحبو انصاف کرو مار کی یہہ صورت
ہے جو مین نے لکہی ہے یا وہ ہے جو ان صاحب نے لکہی ہے یہہ دیکہکر سب اپنے
ملا کی قابلیت کا ایمان لائے اور بیچارے مرد عالم چلتے پہرتے نظر آئے۔

قال اور بسبب ضعف اسلام اور موقوف ہونے جہاد کے اور مصاحبت کفار کی ہر ملک
مین ہر فرقہ نے اپنی خواہش کے موافق جو چاہا سو تراش لیا۔

اقول سچ ہے اگر ضعف اسلام نہوتا اور علماے اسلام کو احکام اسلام کی اشاعت
مین اقتدار تام ہوتا تو دین اسلام مین رخنہ ڈالنے والے امور مباحہ کو جنسے رونق
اسلام زیادہ ہوتی ہے بدعت محرمہ جاننے والے کب کی سزا پاگئے اور راہ راست پر
آگئے ہوتے ہر ملک مین ہر فرقہ نے فرقہاے اسلام سے تو کچہہ ہی نہین تراشا
مگر قنوج کے بعضے بہمنون نے اپنی خواہش کے موافق معاذ اللہ ایک صنم اکبر تراشا
ہے جو دینداروں کے نزدیک لائق عبرت و حاشا اور نا سعیدون کے نزدیک
کہیل اور تماشا ہے اور موقوفی جہاد کا فقرہ شاید ترغیب مسلمانون کے لیئے اونہونکا

تراشا ہوا ہے جب سکہون کے ساتہہ قصد جہاد تہا پہر کاش غازی نہین ہوئی تہی تو شہید ہی ہو جاتے جان بچا کر گہر تو نہ بہاگ آتے جہاد سے بہاگنا علاوہ ارتکاب کبیرہ سبب قوی ضعف اسلام ہے اب بہت نازنہ کیجیے کہ آپکی تسرکی تمام ہے۔

قال اور اسلام و کفر کہچڑی ہوگیا۔

اقول سچ اسلام و کفر مین تو نسبت تضاد ہے وہ تو کفر کے ساتہہ کہچڑی ہو نہین سکتا ہان اسلام برائے نام اگر کفر سے ملکر کہچڑی ہو جائے تو کچہہ عجب نہین جیسے پہلے آپ شیعہ تہے پہر سُنّی ہوئے پہر وہابی ہوگئے اب وہابیت مین بہی پتہ لگایا کہ ہر بابی ہوگئے پس آپ ہی کا اسلام اجزائے مختلفہ سے ملکر کہچڑی نہین بلکہ کہچڑا ہوگیا چلئے مبارک ہو۔

قال خصوصًا ہندوستان مین یہانتک نوبت پہونچی کہ ادہر کلمہ بہی کہتے ہین اودہر بت بہی پوجتے ہین اور جو ادمین ذرا قابل ہوئے اونہون نے بعینہ جب رسوم ہنود کے کرنا مناسب نہ دیکہا اور مطلق چہوڑنا بہی خواہش نفس کے خلاف پایا سو اسواسطے ویسی رسمین اپنے گہر صورت و نام بدلکر تقرر کرلین

اقول ہندوستان مین اون لوگونکی البتہ یہانتک نوبت پہونچی جو محض دہقانی گنوار جہالت کے پتلے ہین اور اونکی معاشرت ہمیشہ کفار سے رہی اور آنکہہ کہولکر اونہین کے رسوم اور عادات کو دیکہا اور ابتدا ہی سے اوسی کے خوگر ہوئے پس اون گنوار دہقانین یہہ قابلیت کہان کہ وہ رسوم ہنود سے تفرقہ اور تمیز کرین نہ یہہ تراش و خراش کرین آپ ایسے قابل البتہ ایجاد بندہ کر سکتے ہین چنانچہ اپنی قابلیت سے جس مطلب کیواسطے آپنے یہہ تمہید اوٹہائی ہے وہ آپکی تانت بولتی ہی ہم یہہ راگ سمجہہ گئے اور اسکا دفع دخل ہم اوسی

قاعدہ کلیہ مذکورۂ بالا سے یہان بہی کیئے دیتے ہین کہ جن امور مین اجازت
شارع علیہ السلام کی ہو یا اونمین ولو بالعموم کچہہ شرع کا لگاؤ ہو وہ بلا دغدغہ
جائز ہین گو نظر ظاہری مین وہ مشابہ بعض رسوم مذموم کفار معلوم ہوتے ہون
اور جن امور مین اجازت شارع یا شرع کا لگاؤ نہو وہ بلاشبہہ ناجائز ہین
خواہ اونمین مشابہت کفار کی ہو یا نہو اس قاعدہ کو یاد رکہیئے گا کہ آپکی بد اعتقادیون
مین بہت کام آئیگا۔

قال مثلاً ہنود جو بیاہ مین مور باندہتے ہین یہہ لوگ سہرا اور مقنع باندہتے ہین

اقول ان جزئیات کا تعرض سنت مین ہماری نظر سے نہین گذرا لیکن اگر
شارع کیطرف سے اسمین بہی نہی وارد ہوئی ہے تو مباح و جائز ورنہ ناجائز ہین

قال اور جو وہ اپنے مُردُون کے دِن کرتے ہین یہہ بہی تیجا اور دسوان
اور چالیسوان اور برسی مثل فرض و واجب کے کرنے لگے۔

اقول چونکہ ماحصل حدیث شریف کا یہہ ہے کہ اپنے موتے کے امور خیر
اور صدقات سے اعانت کرو یہ چونکہ ایام مذکورہ مین تلاوت قرآن مبین اور
صدقہ و خیرات و اطعام غربا و مساکین کیا جاتا ہے اور ثواب اسکا روح میت کو
بخشدیا جاتا ہی اور اصل شرع سے اوسکو لگاؤ ہی بدین وجہ خالی از رجحان شرعی نہین ہی مگر آپکے
عقیدہ غیر سدیدہ مین اموات کو اعمال غیر سے کچہہ نفع نہین پہونچتا اسی بنا پر آپنے اسکا تعرض کیا
حالانکہ یہہ آپکا خیال خام اور منجملہ وساوس و اوہام ہی جسکی رد مین علماء فریقین کی کتب و رسائل مع حجت
و دلائل موجود ہین افسوس کہ آپکے واسطے یہہ ثواب مفقود ہی بنا بر مثل مشہور نہ فاتحہ نہ درود ہے

قال اور جو وہ بتون کی اوپر شبہہ بنا کر پوری کچوری پانی وغیرہ چڑہاتے ہین یہہ بہی اپنی قبر و غیرہ
گنبد بنا کر لیدہ و پوری اور گوشت اور چادر وغیرہ چڑہانے لگے اور جو اونکے مشہور مہنت اور گوسائین او پر رہتے
رہتے ہین اونکے یہان بہی گنبد و نمین خادم اور مجاور اور پیرزادے مقرر ہوئے۔

اقول جملہ اہل اسلام تو اپنی قبرون پر گنبد نہین بناتے یہہ آپکا محض دعوی بے برہان جو لوگ اہل سلوک اور ریاضت اور صاحبان کشف و معرفت است آن حضرت سے ہین اور نفوس قدسیہ اونکی علائق دنیویہ سے پاک اور استغراق جلال سرمدی مین فانی اور خاک ہو رہے ہین یہہ خاک بچشم صاحب ادراک بہتر از اکسیر ہے اور سے طلا بنتا ہے اسمین بنحوای کریمہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ولا کی تاثیر ہے ایسے اکابر کے قبور متبرکہ پر البتہ گنبد بناتے ہین خادم اور مجاور بٹھاتے ہین اونکی فیضان روحانی کے واسطے سے دعائین اہل غرض کی جناب احدیت مین مستجاب ہوتی ہین خدا سے مرادین پاتے ہین غرض نکلنے کے بعد نذر و نیاز چڑہاتے ہین یہہ بہی بعد انتقال اون بزرگون کا تصرف اور فیض ہے کہ جس سے بعض بندگان خدا مانند خدام و مجاورین وغیرہ مستفید ہوتے ہین علاوہ اسکے گنبد بنانے اور خدام وغیرہ رکہنے سامان ظاہری سے ایک شوکت اسلام ظاہر ہوتی ہے کفار کے دلونمین رعب چہاتا ہے جنکی امت کے لوگ ایسے ہین وہ برگزیدہ پیغمبر کس عظمت و جلالت اور کسقدر خدا کے محبوب اور مقرب بندہ ہونگے اسمین تو سراپا اونکی تذلیل اور اونکی مذہب فاسد کے بطلان کی دلیل ہے آپ اپنی خوش فہمی سے اسکو اونکی بدعات کی شناعت سمجہتے ہین سہ بدین عقل و دانش بباید گریست۔

قال اور جو وے گنگاجی کی جے اور ہم مہادیو بولتے ہین تو یہہ بہی نعرہ یا حسین اور دم مدار کہنے لگے

اقول اب آپکا وسوسہ شیطانیہ سمجہ مین ہونے لگا یزیدیون کی تیغ و سنان اور آپکے جراحات زبان سے اہل بیت کا خون ہونے لگا پس جسطرح حسین مظلوم نے یزیدیون کے مظالم پر صبر کیا اوسیطرح ہم بہی اس زمانہ کے یزید

Presented by Ziaraat.Com

کی بد زبانی پر صبر کرتے ہین یہہ کہان توفیق ہوئی ہوگی کہ کبہی بہولے سے مقاتل حسین جو مصنفات فریقین سے ہین ہاتہہ مین لیکر ایک نظر دیکہتے تو آنکہین کہلجاتین کہ مخدرات عصمت و طہارت بعد شہادت امام مظلوم اپنی بیکسی اور بے بسی اور کربت و غربت پر روتین اور رولاتین اور ہیہم وا محمداہ واعلیاہُ واحسناہُ واحسیناہُ فرماتی تہین پس جنکے گہر سے اسلام جاری ہوا شرع نے رواج پایا انکی کلام پاک کو ہذیانات کفرہ سے تشبیہہ دینا شیطان کا کام ہے یا مسلمان کا ؟ تم آجتک ہوئے نہ اس سے آگاہ ؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

قال اور جیسے وہ ہر ہر کہتے ہین یہہ بہی علی علی مچانے لگے۔

اقول اب پورے سڑی ہوگئے اگر بیہودہ بکنے کی یہی صورت ہر تو جو بندہا کہولنے کی ضرورت ہے اگر جنون سے افاقہ ہو اور اہلبیت نبوت خصوصًا نفس نفیس حضرت رسالت سے کچہہ علاقہ ہو تو حدیث شریف مین دیکہو کہ ذکر علی عبادت ہے اور سچے مسلمانونکو ہر عبادت کی عادت ہے پس علی کہنا ثواب سے خالی نہین مگر اونکی نزدیک جو مثل آپکے لاابالی نہین۔ دوسری حدیث مین آیا ہے آن حضرت صلعم نے وادا و علی من نود واجد فرمایا ہے پس بلحاظ ان خصوصیات کے علی کہنا ویسا ہے جیسے رسول اللہ یا محمد صلعم کہنا مگر آپ اس نام مقدس کے ذکر کو بہی ایسا ہی سمجہتے ہون گے گو مسلمانونکی خوف یا اپنی وہابیت چہپانیکو اسکا اظہار نہ کرین مگر یہہ ممکن نہین کہ کوئی یا رسول اللہ آپکے سامنے کہے اور آپ حجت و تکرار نہ کرین ارے بندۂ خدا مسلمان کہلاکر کیون طریق جہالت و ضلالت پر اڑے ہو اور کیون حضرت رسول اور خاندان رسول کے پیچہے پڑے ہو ارے میان اب تو یزید بہی نہین جو تمہاری ان باتون

خوش ہو کر تمکو جائزہ وانعام دیگا کہ بلا سے دین بگڑا تہا تو دنیا ہی کچھ بنتی اپنی کچھ خسرین ہو دنیا و آخرت اور کچھہ حاصل نہین آیندہ بچا تم جانو اور تمہارا کام واللہ عزیز ذو انتقام۔

قال اور اگر اونکے یہان گیا اور متہرا اور کاشی جاتی ہین یہان بہی کمن پور و بہرائچ واجمیر کو تیار ہو گئے اور جو وے وہان سے پرشاد لاتے ہین تو یہہ بہی ریگ اور صندل لانے لگے اور جو وی جگنناتہہ کا بہات دور دور لیجاتے ہین یہہ بہی کمن پور کے چانول منزلون پہونچانے لگے اور جو وی مہادیو اور ہر دیو کی جہنڈیان بناتے ہین یہان بہی مدار سالار کے نام کی چہڑیان اور نیزے چڑہانے لگے اور جو اونکے یہان ہر دیو وغیرہ کے چبوترے ہین یہان بہی امام کے نام کے سینکڑون چبوترے بن گئے اور جو اونکے یہان سال بہر پیچھے دت کا ند و دہوم دہام سے نکالنا ضرور ہے تو یہان بہی برسوین دن تعزیہ بنانا واجب اور فرض ہو گیا اور جو وہ لنکا بناتے ہین تو یہہ بہی اپنے یہان کربلا بنانے لگے اور جو اونکا ٹہاکر دوارہ ہے تو انکا امام بارہ ہے۔

اقول اب سودے کا اسقدر زور ہوا کہ سواد و بیاض روز روشن و شب دیجور ظلمت و نور مین کچھہ فرق نرہا خوب گہال میل کیا آیہ کریمہ خلطوا عملا صالحا واخر سیئا کا مفہوم اچہی طرح ظاہر کر دیا میان بگڑے بخاری آپکے خرافات کا جواب پیر بخار والے خوب دیتے وہ بخار نکالتے کہ آپکی دماغ کے ابخرہ سوداوی سب دور ہو جاتے بالکل ہوش مین آجاتے اور علمار کی یہہ شان نہین ہے کہ انکو طرف مقابل بنائین اور آپکے مہملات کا جواب لکہین لیکن بخیال حفظ عقائد مسلمین کچھہ دفع دخل کرنا ضروری تہا بدین وجہ بقدر ضرورت کچھہ لکہنا پڑا پہلے تو یہہ فرمائیے کہ اگر کوئی قابل اہل ہنود ہی آپپر یہہ طعن کرے کہ آپکا اسلام

ہمارا نام ہے جیسی ہماری مذہب کی رسمین ہین ویسی رسمین آپنے بھی لہذا یہان
صورت و نام بدل کر مقرر کر لی ہین ہم شاستر پر چلتے ہین تمنے شرع نکالی ہم
ہونسری کرتے ہین تم نکاح ہم سنکہ بجاتے ہین تم اذان کہتے ہو ہم پوجا پاٹ
کرتے ہین تم نماز پڑہتے ہو ہم مالا جپتے ہین تم تسبیح پہیرتی ہو ہم ہر سال
تیرت کرتے ہین تم ہر سال حج کو جاتے ہو ہم تیرت مین سر منڈاتے ہین
تم حج مین حلق و تقصیر کرتے ہو ہم تیرت سے پرشاد لاتے ہین تم مکہ سے
آب زمزم کی کپیان خانہ کعبہ کا کپڑا مکہ کی کہجورین عقیق البحر کی تسبیحین لاتے
ہو ہم پکرما کرتے ہین تم صفا و مروہ مین سعی کرتے ہو ہم مندرونکی گرد
پہرتے ہین تم خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہو ہم بتون کی ڈنڈوت کرتے ہین
تم حجر اسود کو چومتے ہو ہم بتون پر بکرا چڑہاتے ہین تم منی مین قربانی
کرتے ہو ہمارے ملنگ مٹہون مین ایک ٹانگ سے کودتے چلتے ہین
تم ہرولہ کرتے ہو ہم ہر ہر پکارتے ہین تم لبیک اللہم لبیک کا غل مچاتے
ہو ہمارے بتخانے ہین آپکی مسجدین اب انصاف سے کہیئے اس غلبۂ
لسانی قائل اور اوسکی تقریر لاطائل کا آپکے پاس کیا جواب ہے
ہمتو جانتے ہین کہ آپ سے کچہہ جواب دیتے نہ بنیگا وہ آپ ہی کی اولٹی تقریر سے
آپکے موہنہ مین پتہر دیگا پس کافرونکی ملامت سے تو مسلمانونکی راہ سلامت
بہتر ہے آپ بہی راہ راست پر آجائیے اور ضد و جہالت کو چہوڑ کر علمای محققین
کی تحقیق و تنقیح کا یقین لائیے کہ جو احکام تعبدیہ منجانب خدا شارع علیہ السلام پر نافذ
ہوئی ہین یا جن امور مین رجحان شرعی یا کچہہ لگاو اصل شرع سے پایا جاتا ہی وہ سب ایسے
ہین کہ جنکا کرنا واجب یا سنت یا جائز و مباح ہے اور جو اصل شرع سے قطعاً خارج یا
بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی محض بطور رسم مشہور ایجاد بندہ اگرچہ گندہ ہین وہ

قطعی ناجائز و حرام ہین پس ہنود کے رسوم و عادات محض قسم ثانی اور آپکی شبہات بہی ویسے ہی پوچ ولایعنی ہین یعنیے ہمنے ایک مختصر بات سے آپکا اور آپکے ہم خیالون ہنود کا دونون کا جواب دیدیا اب دونون قسمون مین غلط ملط نکیجیے اور ملوہ تشابہین نہ نکالیئے بلکہ قسم اول کے متعلقاتکو قسم ثانی کے خرافات سے علٰحدہ کر لیجیئے اور چہانٹ ڈالیئے پہر دیکہیئے کہ اس تفریق و تفصیل مین کتنی بڑی آسانی ہے دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی ہے۔

قال علی ہذا القیاس اور ہزارون رسمین کفار کی مقابلہ مین ان لوگون نی بہی مقرر کرلین اور خوش ہوئی کہ ہم انسے کم نہین ہین۔

اقول یہہ قیاس آپکا بطور اول من قاس قیاس مع الفارق ہی ہم تفریق کی صورت بتا چکے ہین اوسی قاعدے سے ہر قسم کو الگ کر لیجیئے کفار سے مقابلہ نکیجیئے کہ وہ اگر تبہ آپکو بہکاچکے اور خوش ہوئی کہ ہم انسے کم نہین بلکہ بڑہے ہوئ اور ان پر چڑہے ہوئی ہین جو سچے دل سے حمایت اسلام کرتے ہین خدا اونکی تائید کرتا ہے اور جو طلب دنیا کیواسطے یہہ حیلہ اور وسیلہ کرتے ہین وہ ایسی ہی زک اوٹہاتے اور موہنہ کی کہاتے ہین۔

قال اور اتنیا رسب رسمین جہانتین نہین نکلین مگر جو آتا گیا وہ نئی ایک اپچ نکالتا گیا اور دوون کی لیتا رہا۔

اقول یہہ آپنے بہت سچ کہا کہ جو آتا گیا وہ نئی ایک اپچ نکالتا گیا اور دونکی لیتا رہا چنانچہ پہلے آپکے بڑے پیر و مرشد علامہ خراب شیخ عبد الوہاب نے عقائد مسلمین مین خلل اندازی کی بنا ڈالی نجد سے یہہ اپچ نکالی وہ نجد جسکی نسبت آنحضرت صلعم نے هنالك الزلازل والفتن فرمایا ہے اسکے بعد وبها یطلع قرن الشیطان بہی آیا ہے پہر اس شیخ نجدی کی بعد اوسکے پوتے تمرد و خارجی نامسعود نے اور دوون کی لی مکہ معظمہ اور طائف اور کربلای معلی مین قتل عالم علماء و

صلحا معززین اہل اسلام کے بعد خوب لوٹ مار کیا آخر مجاہدین اسلام کے ہاتھ سے اپنے مقر اصلی کو پہونچا بقیۃ السیوف ایسے گم ہوئے کہ مثل سعود مردود وہ بھی نیست و نابود معلوم ہوتے تھے لیکن ایک مدت دراز کے بعد اب یہ خبر ہوئی کہ اوسی سعود نامسعود کی روح کثیف آپکی قالب شریف مین جلوہ گر ہوئی اب ثالث بالخیر آپکا ظہور ہے مسلمانونکو بدعتی ٹھہرانے کا فخر بنالیجئے عقائد اہل اسلام کو استہزا کیجئے جو چاہیئے اوچ نکالیئے دُون کی لیجئے کہ آپکی زبان اوسی سعود بدبخت کا ظہور ہے۔

قال اور سبب اسکا یہ ہے کہ مسلمانین جتنے کام خواہ دین کے ہون خواہ دنیا کے کفار کے طریقہ اور مشابہت سے نہایت بعید ہین۔

اقول پہر آپنے کیون مسلمانی کی رعایت کی اور کفر و اسلام مین فقط مشابہت ہی نہین بلکہ کہچڑی کر دیا سبب اسکا یہ ہے کہ مسلمانونکے جتنے کام ہین وہ ایسے اصول و قواعد پر مشتمل ہین کہ جسسے شرع کا لگاؤ نہین چہوٹتا اور اون اصول و قواعد سے آپ بالکل ناواقف ہین بدینوجہ آپ دہوکے مین اگر کہبی مشابہت بگہارتے ہین کہبی کہچڑی بگہارتے ہین حضرت سلامت پہر ہم کہتے ہین کہ اس اپنی کہچڑی سے چانول الگ کر لیجیئے تب بلا ٹلے گی اور آپکی دال گہنی ہے ہرگز نہ گلے گی سبحان اللہ یزید پلید کی حمایت اور امام شہید کی سعایت مین آپ ایسے از خود رفتہ ہین کہ یہ بہی نہین سوجہتا کہ وہ کیسا مسلمان تہا جسنے فرزند رسول کو شہید کیا خاندان رسالت کو تباہ و برباد کر دیا جسکے اسلام پر غیر ملت اسلام کے منصف لوگ بہی ہنستے ہین چنانچہ کسی شاعر نے خوب کہا ہے ؎ مین اک نصاری سے یون ازرہ نادانی ✤ پوچہا کہ مسلمان ہے یون بولا وہ نصرانی ✤ جسنے نواسے کو کرعید کی قربانی ✤ گر سمجہتے تو مین ہوتا وہ عوائے مسلمانی پس

یزید کی مسلمانی تو ایسی نہین کہ کفار کے طریقہ کی مشابہت سے بعید ہو پس آپ اوسی کی مسلمانی پر اس طعن و تشنیع سے ہاتھہ صاف کرتے اور مسلمانونکو معاف کرتے

قال اور عبادت خدا مین کفار کیطرح صورت اور شکل اور شرک و وہم اور لذات دنیا کا نام و نشان نہین اور خدا نماز روزہ مین نظر نہین آتا ہے۔

اقول یہہ کیا مجذوب کی بڑ آپنے ہانکی خدا کی عبادت مین صورت شکل لذت و وہم و شرک کو کیا دخل ہے اور کون کہتا ہے کہ خدا نماز و روزہ مین نظر آتا ہے یہہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہین وہ وحدہ لاشریک لہ ہے اوسکی عبادت مین کوئی شریک نہین پہر مسلمانون کے مقابلہ مین اسکا ذکر ہی فضول مگر خیر یہہ بہی ایک دخل در معقول ہے۔

قال بخلاف کفار کے کہ ہر وقت اپنے معبود کی صورت کے سامنے منت اور پوجا کرتے ہین۔

اقول جب کافر و مشرک ہین تو اونسے کیا بحث ہے صورت مورت جسکے سامنے جو چاہین کرین اہل اسلام تو ایسا نہین کرتے ہمارا معبود تو واجب الوجود ہے جسکے واسطے نہ صورت نہ شکل ہے وہ اپنے مخلوقات کا صورتگر ہے جسکی صفت هوالذی یصوّرکم فی الارحام کیف یشاء ہے اسی سے اسلام و کفر کے طریقہ مین مباینت ظاہر ہوگئی مگر پہر آپ کہاں میل کرینگے حالانکہ بموجب اصل قاعدہ کچہہ اسکے فائدہ نہین لیکن اپنی عادت سے مجبور ہین۔

قال مسلمان جاہلون نے بہی اس بات کو دیکہہ اور پسند کر نفس اور شیطان کی مشورت سے ویسی باتین اپنے یہان بہی بے وغدغہ خلاف شرع مقرر کرین۔

اقول افسوس ست گوسالہ ما پیر شد وگاؤ نہ شد۔ ہمنے بہت سمجہایا کہ یہہ

قواعد شریعت تعلیم کیئے مگر بزاخفش کیطرح بجز سرہلادینے کے آپکو کچھ بھی نہ آیا جن باتون کو خلاف شرع آپ کہتے ہین اور کئین بہت سی باتین بموجب قواعد مقررہ علمائے دین و قانون شریعت حضرت ختم المرسلین صلعم خلاف شرع نہین ہین فقط آپکی سمجھ کا پھیر ہے پہر دوسرے کی سنتے ہی نہین اپنی ہی ضد پر اڑے ہو کیا اندھیر ہے۔

قال سچ ہے قدیم سے یہہ قاعدہ شیطان کا ہے کہ جب کسی قوم کو دیکہتا ہے کہ بعینہ رسوم کفر اور خیانت کو اللہ و رسول کی منع کرنے سے خوف اور دہشت سے نہ کرینگے تو صورت بدل کر اوسی کام کو اور لباس مین اونسے کرواتا ہے تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو۔

اقول واقعی شیاطین آپکی طرح بڑا ضدی ہے جب خدا تعالی سے فبعزتک لاغوینھم اجمعین کہا اپنی ہٹ اور ضد سے باز نہ رہا حضرت آدم سے بغض اور زیادہ ہوا بنی آدم کے اغوی پر بدل آمادہ ہوا مگر جب آپکو دیکہا کہ یہہ پڑھے جن فن و فریب مین میرے بھی استاد ہین اونسے حیلوں سے کام نہ چلے گا انکو انہین کے مذاق مین پہندا لگانا اور دین پنجتنیان گرامی دیکر اپنے راہ پر لانا چاہیئے چنانچہ حالت تشیع مین بیٹھے آپکے دل مین وسوسہ ڈالا کہ اس مذہب مین تعزیہ داری ایک نئی ایجاد ہے پس بوجہ بدعت یہہ مذہب پر از فساد ہے پس مذہب اہل بدعت سے مذہب اہل سنت خوب ہے سنی ہونا چاہیئے کہ یہی پسندیدہ و مرغوب ہے پس آپ مذہب اہل سنت مین آئے تو شیطان نے اس اوکہار پچہاڑ سے اپنا مطلب حاصل پاکر خوشی خوشی اور خیالات جمائے کہ اصل مین احکام کتاب خدا و سنت رسول واجب التعمیل اور قابل قبول ہین یہہ ائمہ اربع مذہب اہل سنت کے بھی کیا خدا

کے بھیجے ہوئے رسول ہین جو ہم انکے فتاوی کی تعمیل بمقابلہ کتاب و سنت
انکی تقلید واجب جانین اور خدا و رسول کا کہنا نہ مانین اس سے بڑھکر اس مذہب
پیری مریدی اور پیر کی تعظیم و توقیر مین زیادتی و افراط اور روش خلاف
اعتقاد ہے کہ حد شرع سے گذر کر مرتکب انواع بدعات ہوتے ہین اوسپر
طرہ یہہ ہے کہ فرقہ شیعہ کیطرح اون بدعتون مین اقسام واجب و سنت
مباح مکروہ حرام نکالتے ہین بدعتی ہوکر اہل سنت کہلاتے ہین یہہ مذہب
ہی کچھہ ٹھیک نہین ٹھیک مذہب اسلام وہ ہے جسمین بجز کتاب و سنت
دوسرے حکم کو نہ مانین تقلید کو حرام جانین محدثات ما بعد انبیا صلعم کو ما
بدعت محرمہ سمجھی حنفی شافعی مالکی حنبلی شیعی کچھہ نہ کہلائے غیر مقلد ہوکر
اپنے تئین خدا سے ملادے یعنے وہابی ہو جائے اور آمین بالجہر کے نعروں سے
خانہ خدا ہلادے یہہ ہی تو شیطان نے ایسی پڑھائی کہ آپ جھٹ پٹ
ہوکر جھٹ پٹ وہابی ہوگئے کچھہ بن نہ آئی واہ رے شیطان جب اوسنے
دیکھا کہ اللہ و رسول کے خوف سے آپ ملت اسلام مین یہہ اولٹ پھیر
نہ کرینگے تو فریب کی راہ چلکر اور کئی صورتین بدلکر اوسی کام کو اور لباس
مین آپ سے کروایا اور بنا بر اخفا و التباس رنگ برنگ کا لباس آپکو
پہنایا تا اصل مطلب اوسکا فوت نہو ہرچند کئی لباس رنگین آپنے بدلے
آخر لوٹ پوٹ وہابی کہلائے اب خواہ وہابی ہو خواہ ہرہابی ہم خوب میان ہرہابی کو
پہچانتے ہوی من ست بہر رنگی کہ خواہی جامہ میپوش + من انداز قدت را می شناسم
قال الغرض جب ملا نو نکو اس بلا مین گرفتار دیکھا تو بندہ خیر خواہ اولاد حسن قنوجی
نے کہ اللہ اوسکو حسن و حسین کے طریقہ اور محبت مین رکھے چاہا کہ اپنے ملنے والونکو
اللہ حسبہ کہ خبردار تو ہو ہو ہے بڑائی ان رسمونکی سمجھا دیوے۔

اقول مسلمان خدا کی اس بلا مین گرفتار ہون آپکو شیطان کے فریبون نے اس بلا مین پہنسایا آپ سب مسلمانون کے لیئے مرتے ہین اپنا ٹیٹہ دیکہتے ہی نہین اور ون کی پہلی پر نظر کرتے ہین اوسپر یہہ نرالی اوپج نکالی کہ حسنین علیہما السلام کے طریقہ و محبت کا جہوٹا دعوی کر دیا کیون جناب کیا حضرات حسنین کا یہی طریقہ تہا کہ وہ ہر محدث پر ایک طرح ناک بہون چڑہاتے تہے اپنے جد امجد حضرت پیغمبر صلعم کے مزار منور کو معاذ اللہ صنم اکبر کہتے تہے اوسکی زیارت کو نجاتے تہے پناہ بخدا ہرگز یہہ اونکا طریقہ نہہا اور نہ آپکو اونسے کچہہ بہی محبت ہے کیا محبت کا یہی نشان ہے کہ محبوب کی مصیبت پر خوشی کرے سامان غم محبوب کو مٹائے محبوب کے دشمن سے بیزاری درکنار اوسکا دوست اور طرفدار بنجاے جب ایسی باتون کی برائیان آپ خود نہین سمجہتے اورونکو کیا سمجہائیگا ہان اسلام مین مباح رسمونکی برائی جیسے شیطان نے آپکو سمجہادی ہے آپ اورون کو بتائیے گا خدا آپکو سمجہادے اور سب مسلمانون کو اس بلا سے بچاوے۔

قال مگر دیکہا تو انکا عجب حال ہے کہ بے خون نکالے انکے مزاج کے فساد کا دور ہونا ممکن ہی نہین۔

اقول اسمین کچہہ شک نہین کہ آپ محبان معاویہ ملعون اور خاندان رسول کے خون کے پیاسے ہین ہر حیلہ و بہانہ سے اونکا خون بہانا آپ پر فرض ہے پہر فساد مزاج کی تہمت نہ کیجیئے اپنے فساد مزاج اور خون سوداوی کے اخراج کی لیئے جلد فصد لیجئے

قال لیکن بعضے لوگ کہ دو چار مہینہ کے نصیحتونسے انکا اچہا ہونا معلوم ہوتا تہا ان لوگونکو سمجہانا شروع کیا

اقول لیجیے یہہ بیچارے بہی آپکی طرح گئے گذرے یہہ وہی نصیحتین ہین جنکو معلم الملکوت نے آپکو سمجہایا ہے انہین نصیحتون کا ذکر قرآن مبین مین آیا ہے ناصح ثانی سنئین کہ ناصح اول کی زبانی انی لکما لمن الناصحین فرمایا ہے۔

قال پہر جب دیکہا کہ زبانی کہنے سے فائدہ عام نہین ہوتا اور ہر شخص کو ہر بات یاد نہین رہتی تو اسلیئے اسوقت مین کہ ۱۳۰۶ ہجری مین یہہ رسالہ ہندی زبان مین لکہتا تاکہ ہر کوی اسکو اپنی بولی مین سمجہہ کر بے تکلف بوجہہ لے اور سمجہہ پکڑے۔

اقول واقعی آپنے مسلمانونکو بہکا نیمین کوی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا پہلے مُتون زبانی بہکایا کیئے پہر اپنے پیر بہرپوی کی سنت پر چلے امام چوک کہد وانے اور تعزیہ پر ہاتہہ چلانیکا ڈہنگ ڈالا چاہتے تو مسلمانون نے سمجہایا اور ٹالا پہر خوب آپکی خدمت کی اور دل کا بخار نکالا جب آپنے زبانی تقریر لایعنی کا کچہہ مزا چکہا تب اسکو چہوڑ کر یہہ رسالہ لکہا مگر اسکو بہی لوگ ہیچ ولچر سمجہے اور بجز چند جولاہون اور چہینپون کے اور کوئی آپکی جال مین نہ پہنسا اب یہہ جال آپکے واسطے زیادہ جنجال ہوگا ہماری جواب سے اسکی قلعی کہلے گی آپکو رنج و ملال ہوگا کہ بہت دنون کے بعد ہمارے ہی بعض اقربا نے ہمسے انتقام لیا ۱۳۰۹ کا رد ۱۳۱۵ ہجری مین تحریر کیا ع کیونکر نہ دل جلے گا بہلا ایسے داغ سے ؎ آخر کو آگ لگ گئی گہر کے چراغ سے۔

قال پہر دریافت کیا تو سب رسمون مین دو رسمون کا چہوڑنا لوگون پر بہت مشکل ہے اور شاق ایک منت پوجا اولیا وغیرہ کے دوسرے تعزیہ کا بنانا کیونکہ ع چہاتی پہ گر پہاڑ بہی ہووے تو ٹل سکے ؎ مشکل ہے جسمین بیٹہ رہے وہ جی سے نکل سکے۔

اقول تعزیہ کا بنانا کیونکر چہوڑین کہ تعزیہ معین گریہ و بکا ہے اور امام مظلوم کی مصیبت پر رونا رولانا خاص سنت حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس جو مسلمان اپنے پیغمبر کے پیرو ہین وہ اس مصیبت مین ضرور روئینگے رولائینگے جو چیز موجب یاد دہی عزا اور معین گریہ و بکا ہو اور قواعد شریعت کے خلاف نہو مثل تعزیہ وغیرہ بنائینگے آپکے جی مین جو بدعت محترمہ بیٹہی ہے وہ کسی طرح

نہ نکل سکے گی اور نہ یہہ بدعت آپکی ہر جگہہ چل سکے گی ناحق اسکا خیال ہے پس شعر مذکور آپ ہی کے حسب حال ہے

قال اور سنت و پوجا کی بیان مین رسالہ نصیحۃ المومنین لکھا گیا اسواسطے اس رسالہ مین فقط برائی تعزیہ کی صاف صاف بیان کی کیونکہ سمجھانا عوام کا منظور ہے۔

اقول رسالہ نصیحۃ المومنین تو آپنے لکھا پایا مگر اوسکا جواب فضیحۃ الشیاطین شاید آپکو نظر نہین آیا جواب الجواب سے عاجز ہوکر مصلحتاً چھپا یا خیر اب اپنا بھلا چاہتے ہو تو تعزیہ کی برائی سے باز آؤ ورنہ پیچھے کو آگے چلکر اپنے پیر کی تقریر سے منہہ کی کہاؤ گے لطف تو یہہ ہے کہ خود آپ ہی کے نزدیک برائی تعزیہ کی ثابت کرنا ایسی مہمل بات ہے کہ اوسکو خواص کے مقابلہ مین بیان نکر سکے عوام کے اغوا کرنے کا ارادہ کیا قدرت خدا سے اثنای کلام مین لفظ عوام کو زیادہ کیا لہذا ہمکو اپنے عوام کی حمایت اور رئیس الاعمام کی ہدایت کرنا ضرور اور آپکو سمجھانا منظور ہے۔

قال اور حکم ہے بات کرو ہر آدمی سے اوسکی عقل کے موافق۔

اقول یہہ حکم اوسکے نسبت ہے جسکو کچہہ بھی عقل ہو اور جسکو ذرا بھی عقل نہو جیسے آپ ہین اوس سے ہزار ہندی کی چندی کرو وہ نہ کچہہ سنتا ہے نہ سمجھتا ہے ؎ پیش نادان خواندن تنزیل ہیچ + مردہ دل را صور اسرافیل ہیچ۔

قال اور یہی سبب ہے کہ نبی پر کتاب اوسکے قوم زبان مین اوتری پس مناسب ہے کہ اسکو حقیر نہ سمجھین اور اوسکے مطالب کو سوچین بوجھین۔

اقول یہی سبب ہے کہ حضرت پیغمبر پر جو کتاب اونکی قوم کی زبان مین نازل ہوئی بعض ضدی جاہل اوسکو اساطیر الاولین کہتے تھے جیسے آپ اپنے کلام لایعنی کو بمنزلہ وحی ربانی اور دوسری نصیحت کو قصہ و کہانی سمجھتے ہین اب بہی جو ہم عرض کرتے ہین اوسکو حقیر نہ سمجھیے اور اسکے مطلب کو سوچئے بوجھئے

قال اور نام اس رسالہ کا ہدایت المومنین رکھا۔

اقول یہہ بھی اولٹی سمجھہ کا اولٹا نام سبحان اللہ جسمین جمہور اہل اسلام سے مخالفت بغاوت ہے اوسکا نام ہدایت ہے یہہ فقط سمجھ کا پھیر ہے اور عقل کا

تصور ت بر عکس نہند نام زنگی کا فور —
قال اور مطلب اسکے ایک مقدمہ اور تین فصلونمین بیان کیئے۔
اقول مقدمہ خبط فصلین بے ربط مطلب وہی تعزیہ کی برائی جو دلمین آئی سو آئی۔
قال اول مقدمہ مین بدعتونکی ظاہر ہونیکا سبب مذکور ہوچکا۔
اقول چونکہ آپ معنی بدعت اور اوسکے اقسام نہ سمجھتے تھے ایک ہی ہانک بدعت محرمہ کی یاد رکھی تھی لہذا ہمنے اپنے رسالہ کے مقدمہ مین معنی بدعت اور اقسام بدعت بتفصیل و تفریق بیان کر دیئے جس سے آپکا مقدمہ بالکل خراب بلکہ نقش برآب ہوگیا۔
قال اب پہلی فصل مین برائی تعزیہ کی دلیل عقلی و شرعی سے مذکور ہے دوسری فصل مین جاہلون کے سوال کا جواب ہے تیسری فصل مین آیہ و حدیث کی رو سے تعزیہ کی برائی کا بیان ہے۔
اقول یہہ فصول ثلثہ کے اعتراض مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض ہین کوئی دعوی آپکا صادق نہین کوئی دلیل اس دعوی بے بنیاد کی مطابق نہین چنانچہ انشاء اللہ ہر فصل کے جواب سے ظاہر ہو جائیگا آپکا کذب وافترا آپکے آگے آئیگا
قال فصل پہلی اب ای مسلمانون خدا کے واسطے دل سے سُنو کہ تم دین مین آپ مختار نہین ہو کہ جو تمہارے جی مین آوے سو کرو آخر خدا کے بندے ہو پیغمبر کی امت ہو بھلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے یا پیغمبر نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام حسین شہید ہون تب اونکا ہر سال تعزیہ بناؤ اور اوسکا ثواب پاؤ۔
اقول اب اے مسلمانون خدا کیواسطے اس بگڑے مسلمان کی تم کچھہ نہ سُنو یہہ دین مین خود مختار ہے جو اسکے جی مین آتا ہے سو کرتا ہے نہ اپنے تئین خدا کا بندہ سمجھتا ہے نہ پیغمبر کی امت نہ شعائر خدا کی تعظیم لازم جانتا ہے نہ پیغمبر کے

حکم کو مانتا ہے بس اسپر خوش ہین کہ خدا اور رسول نے خاص تعزیہ بنانیکا کہان حکم دیا ہے یہان بڑی قابل ہہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ خدا نے کہان کہا ہے کہ تم صبح کی دو رکعت ظہر و عصر و عشا کی چار چار رکعت مغرب کی تین رکعت فرض پڑہا کرو پہر کیون پڑہتے ہو رسول صلعم نے کہان کہا ہے کہ حضرت امام حسین جب شہید ہون تو تم میرے رونے اور رنج و غم کرنے کا خیال نکرو بلکہ مثل روز عید خوشی کروا اچھی کپڑے پہنو خورم و شاد فتح یزید کی مبارکباد دو کچھہ رنج و ملال نکرو پہر کیون ایسہ بدعتین کرتے ہو پس معلوم ہوا کہ قابل تو نہین جاہل ہو نہین جانتے کہ بہت سی باتین خدا اور رسول نے نہین کہین لیکن اونکا کرنا شرعًا درست ہے کہ شعائر خدا مین داخل اور اباحت شرعی اونکو شامل ہے لہذا ہم پہلے خدا اور رسول کے زمانے سے تعزیہ بنانے کی حقیقت آپکو سمجھاتے ہین پہر آپکے پیر کی ایک تقریر بے نظیر ایسی سُناتے ہین کہ آپکے مونہہ مین پتھر دیدے اور اگر صاحب غیرت ہین تو حیرت مین آکر کہو جائین بلکہ صُمٌّ بُکمٌ کے مصداق ہو جائین اب سُنیئے خدا فرماتا ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب اس سے ظاہر ہے کہ جو چیز علامت عبادت الہی ہو اوسکی تعظیم و تکریم واجب ہے سنگ و خشت حیوان و غیر حیوان قرطاس و بانس وغیرہ کا اسمین لحاظ نہیں کیا جاتا بلکہ اصل انتساب لیا جاتا ہے اسیواسطے دوسری جگہہ فرماتا ہے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ امام رازی اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین فرماتے ہین کہ شعائر اللہ نام ہے نشانی طاعت خدا کا اور جو چیز کہ واسطے طاعت الہی کے بنائی جائے وہ شعائر خدا سے ہے اس تقریر سے ہی تخصیص شے من دون شے اور تعمیم مقصود ہے دیکھئے تیسری جگہہ قرآن مین موجود ہے والبدن جعلنا لکم من شعائر اللہ اور چونکہ بموجب آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

اطاعت خدا و رسول وائمہ ایک ہے اور شعائر امام بعینہ مثل شعائر خدای منعام
ہے اس دلیل متین اور برہان مبین سے واضح ہوگیا کہ جسطرح صفا و مروہ اور شتران
قربانی نشان دین خدا اور علامت ایمانی ہین اسیطرح تعزیہ و ضریح اور تابوت
و علم وغیرہ جملہ لوازم عزاداری باعتبار اصل انتساب بسوی حضرت سید الشہدا
شعائر خدا اور تمغہ مسلمانی ہین اور جیسے سعی مابین صفا و مروہ ہر سال حج مین مورث
اجر و ثواب ہے ویسے ہی تعزیہ بنانا امام کے غم مین رونا رولانا ہر سال موجب
حسنات بیحساب ہے پس تعزیہ بنانے کو خلاف حکم خدا و رسول اور بدعت کہنا
ویسا ہی ہے جیسے سعی مابین صفا و مروہ کو بقول بعض مفسرین بعضے جاہل ایجاد
مشرکین اور بدعت کہتے ہین اور حضرت کا ارشاد ہے کلشئ مطلق ای
مباح حتے یرد فیہ النھی اور نہی مخصوص بتصاویر ذوی الارواح ہے پس تعزیہ
تصویر ذیروح نہین اوسکا بنانا حسب ارشاد پیغمبر جائز و مباح ہے چلیئے خدا و
رسول کا حکم تو آپ سن چکے اب آپکی ہدایت کی دوسری تدبیر ہے بچشم عبرت کتاب
صراط المستقیم مولوی اسمعیل کو دیکھیئے جسمین آپکے پیر کی یہہ مطلب خیز حیرت انگیز
تقریر ہے کہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست یعنے اموریکہ بآن مناسبت
خاص دارد بحیثیتے کہ ذہن کسی کہ واقف بآن مناسبت باشد از ان امور بآن منعم
انتقال می کند مثل تعظیم نام ولباس او و سلاح او حتی کہ مرکب او چنانچہ ہر کسی کہ
ممارست باین امور کردہ مجالست با حقوق شناسان از وزرای عظام بلکہ جمیع
مصاحبان کرام نمودہ و تعظیم ایشان مر فرمان بادشاہی و تخت شاہی
رادیدہ پوشیدہ نخواہد ماند انتہی اب خدا کے واسطے ذرا خواب غفلت سے
چونکئی آنکھین کھولیئے اپنی پیر کی تقریر دلپذیر سنکر آپ بھی پیر کی خاطر سے
یہہ سچی ہانک بولیئے کہ جب دنیا کی بادشاہون کی شعائر اور اون کے نام و

لباس اور سلاح و فرمان حتی کہ مرکب و تخت بادشاہی کی تعظیم اون کی محبت
واطاعت بعینہ اونکی تعظیم ہو تو دین کے بادشاہون کی شعائر کی تعظیم بطریق
اولی اونکی محبت و تعظیم ہے پس حضرت امام حسین کے شعائر یعنے وہ امور جو
آپ سے مناسبت خاص رکھتے ہین جیسے آپکا نام لینا یعنے حسین حسین کہکر
ماتم کرنا اونکے نام کے چبوترے امام باڑے تعزیہ ضریح تابوت علم بنانا اسلحہ کپنا
لباس ماتم رنگنا حتے کہ تخت اور دلدل اور دیگر لوازمات عزا جزو کل کی تعظیم
و تکریم صراط مستقیم آپکے پیر اسمعیل اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی دوستی
و محبت کی خاص دلیل ہے پس واسے آپکی بیہودہ سرائی پر کہ کسقدر صراط مستقیم
سے پھرے ہو بغض و عداوت امام مظلوم مین گھرے ہو یزید پلید کی محبت
و تقلید کا پہلو لیئے ہوئے کفار عنید کا ساتھہ دیئے ہوئے اساس اسلام کو ہلاتے
ہو اور اپنی گنگا و مہادیو کے ساتھہ یہہ نام مقدس ملاتے اور ہر ہر طرح نام علی
و اولاد علی سہو و محو کرنے کو اپنے ہر ہر کے ساتھہ تعریضاً علی علی کا غل مچاتے ہو
امام چوک کو ہر دیو کے چبوترے کی طرح تعزیہ کو بلا تشبیہہ د کاندو کربلا و امام
باڑیکو مانند لنکا و ٹھاکر دوارہ بناتے ہو کفر بکتے ہو مثل صورت منکر و منحوس
یا صدای ناقوس بے تکان غل مچاتے ہو احکام اسلام اور شعائر ایمانیہ مٹ بجاتے
ہو غور کرو کہ یہہ کیسی خدای پاک کی قدرت اور حضرت امام علیہ السلام کا معجزہ ہے
کہ ایسے سخت اور متعصب وہابی کی زبان و قلم پر خدا نے وہ باتین جاری کردین
کہ جنسے گویا خود اونسے جملہ لوازم و متعلقات تعزیہ داری امام مظلوم کی صحت اور جواز کا
اقرار کرلیا اور آپکے طول و فضول کلام مہمل کا مختصر قل و دل جواب دیدیا
لیکن آپ ایسے باغیرت معلوم نہین ہوتے کہ اپنے پیر و مرشد کے کلام
سے شرمائین پانی پانی ہو کر اپنی اور اونکی آبرو بچائین پہر بکلام لا یعنے و فضول

نادین دہول نہ اوڑائین۔

قال آخر کہوگے کہ خدا و رسول نے کہین نہین کہا۔

اقول اگر یہی کہتے تو بہی کچہہ مضائقہ نہتا کہ اوسکا جواز عموم شرع سے مستفاد ہوتا ہے کما مر انفا لیکن جب تعزیہ وغیرہ کا منتسبات اور شعائر امام سے ہونا اور شعائر امام کے مثل شعائر خدا تعظیم کرنا ہم خدا و رسول کے کلام سے بخوبی ثابت کرچکے تو کبہی نہ کہین گے کہ خدا و رسول نے کہین نہین کہا بلکہ آپکے پیر کا ارشاد اور اوسپر ستزاد رہا۔

قال پہر کیون جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

اقول یہہ تو آپ اپنی بیتی کہرہے ہین جب ہمنے آپکو صحیح معنی بدعت محرمہ کے بتلا دیئے اور دیگر اقسام بدعت حسنہ حسب تصریح جمہور علماے اسلام سمجہا دیئے مزید برآن آخر مین آپکے پیر کی تقریر سے جملہ لوازم تعزیہ داری کا بنانا اور اونکی تعظیم وتکریم کرنا ثابت کردیا پہر کیون کہسیانے ہوکر باتین بناتے اور جان بوجہکر جہک مارتے ہو۔

قال اور ہمسے پوچہتے ہو تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے۔

اقول جب کتاب وسنت وادلہ شرعیہ سے تعزیہ وغیرہ بنانے کی اباحت باتفاق اہل اسلام بلاکلام ثابت ہوئی اور تم اوسی اپنی ضد اور ممانعت پر اکڑے اور وہی ہریل کی لکڑی پکڑے جاتے ہو پہر ہمسے کیون نہ پوچہین کہ تعزیہ بنانا کس کتاب مین منع ہے اچہا آپ کتاب خدا وسنت رسول کو جانے دیجیے اپنے شیخ ہی کی کتاب لیجیے کتاب خدا چاہے نہو مگر یہہ کتاب تو ضرور آپکے پاس ہوگی اسی مین دیکہیے کہ تعزیہ علم تخت ولدل وغیرہ بنانے کی اباحت نکلتی ہے یا قباحت اگر ابہی تک یہہ عبارت نہین دیکہی ہے تو شاید دیکہا ہو اگر

حواس سنبھال کر صراط مستقیم پر آجائیے اور اگر دیکھکر اور سنکر یہہ ہٹ دہرمی
ہے تو فضول زق زق بق بق نہ کیجیے سر نہ کہائیے۔

قال اولٹے چور کوتوالی ڈانڈے۔

اقول آپ تو نہ مسلمانون کا کہنا سنتے ہین نہ وہابیون کا ازین سو راندہ و
ازان سو درماندہ دونون دین سے گئے پانڈے نہ ادہر حلوا نہ ادہر مانڈے

قال یہہ ویسی ہی بات ہے کہ کوئی شخص اپنے فلانے مین اونگلی کرے اور پوچھے
کہ کس کتاب مین اونگلی کرنی منع لکھی ہے۔

اقول خدا جانتا ہے کہ ہمنے بازاری شہدون سے ہی یہہ پہکڑ اور بے تہذیبی کی
گفتگو آجتک کبہی نہین سنی اب صاحبان تہذیب ہماری اور انکے کلام کی قدر کرین
گے جو ہمنے قبل اسکے کہا ہے کہ انکا جواب کچھہ پیر بخاراہی والے خوب دیتے
خصوصاً اس فحش بکنے پر تو خدا جانے کسقدر راونگلیون پر نچاتے اور پیچہا لیتے
مگر خیر گذری کہ اونسے سابقہ نہین پڑا غنیمت ہے۔

قال تمتو تعزیہ کا بنانا ثواب جانتے ہو اور اوسکی بہتری کا دعوی کرتے ہو
یہہ تمکو بتانا چاہیے کہ کس کتاب مین تمکو تعزیہ کا حکم ہے قرآن مین یا حدیث
مین فرض واجب سنت مستحب کسمین ہے۔

اقول بیشک ہم تعزیہ کا بنانا قرآن و حدیث و اجماع اہل اسلام بلکہ خود آپکے پیر
کے کلام سے جائز و مباح ہے مگر آپ نہ سمجھین یا سمجھہ بوجھکر ہٹ دہرمی کرین تو
یہہ آپکا قصور ہے سمجھانیوالا بے مجبور ہے۔

قال کہ جسپر ایسی چہاتی کوٹتے اور سر پیٹتے ہو۔

اقول اللہ اکبر یہہ بظاہر تعزیہ دارون پر اور بباطن خاندان نبوت کے
بزرگوارون پر طعن ہو رہی ہے ذکر مصیبت و حزن اہل بیت مین بعض کلمات

Presented by Ziaraat.Com

دلخراش شل لاطمات الخدود وناشرات الشعور آئے ہین اونہین دیکہکر یہہ رنگ لائے ہین کچہہ سوجتا ہے یہہ کس بزرگوار کا غم ہے جس غم مین خاص مخدرات عصمت ہی کا یہہ حال نہین بلکہ سردار اہلبیت حضرت رسول خدا صلعم کو اس سے بڑہکر بعد انتقال صدمہ و ملال ہوا کہ بنا بر خواب ابن عباس روز شہادت امام مظلوم دوپہر کو آنحضرت صلعم کو بال بکہرے گرد آلود شیشہ خون حسین ہاتہہ مین لیئے ہوے اور حضرت سلمہ رض نے آپکو سر مطہر اور ریش مبارک پر خاک ڈالے ہوے اور حال پریشان کیئے ہوئے دیکہا پس اگر ہم بہی بتاسی حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر اس غم مین روئین رولائین تعزیہ بنائین چہاتی کوٹین سر پیٹین تو ہماری کمال ولا اور ارادت اور نہایت پیروی و سعادت ہے اگر امام حسین علیہ السلام کی مصیبت پر غم کرنا آپ پر شاق اور احیائے سنت یزید کا اشتیاق ہے تو آپ بہی تقلید یزید پلید کیجئے امام مظلوم کیطرح اونکی عزاداروں کو شہید کیجئے واللہ آپ ایسا ہی کرتے مگر خدا آپ ایسے لوگون کو ناخن نہین دیتا بلکہ پہلے سے خبر لے لیتا ہے۔

قال ذرا غصہ کو تہام کر اور ضد کو چہوڑ کر تعزیہ کی برائی پوچہو کئی طرحکی برائی ہے اگر

اقول حضرت سلامت مظلوم کے عزاداروں مین غصہ کہان ضد کیسی یہہ دونون عادتین خاص آپ ہی کی ہین آپ ہی کو مبارک رہین ہمکو اگر غصہ ہوتا تو حضرت امام اور جناب امیر المومنین کا نام جس بے ادبی سے قبل اسکے آپنے لے لیا اور جس بیہودہ عنوان سے ان اسماء متبرکہ کا ذکر کیا تو ہم سن سکتے واللہ جسطرح حضرات اہلبیت بازار شام اور اوس چہلش اور اژدحام مین یزیدیون کی زبان سے سر مقدس حسین مظلوم کی نسبت کلمہ سخت ہذا راس خارجی خرج علے الامیر سنتے تہے اور صبر و تحمل کرتے تہے ویسا ہی ہمنے بہی صبر و تحمل کیا جب حسین مظلوم کے

نام سے مانند یزیدیون کے آپکو یہہ عداوت ہے تو تعزیہ کی برائیان نکالنا کتنی بڑی
بات ہے بلکہ اسمین یہہ گھات ہے کہ چونکہ تعزیہ امام کے نام کا ہے اور اسکے ذریعہ
سے خاص و عام حضرت امام کا نام لیتے ہین لہذا اسمین خیالی برائیان اپنے ذہن سے
نکالکر موقوف کرانا چاہیئے کہ پہر کوئی امام کی مصیبتون کا ذکر نکرے امام کا نام نہ لے
آپکے یزید پلید کو ایسے سخت ظلمون کا الزام نہ دے سو یہہ بخبر ہے اسکی امید نکیجیے
اوس حکومت چند روزہ پر یزید نے جو ظلم شدید کیئے وہ گذر گئے اوسکا سخت
مواخذہ اپنے ساتھہ لے گیا مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود اور حضرت امام نے جو
مصیبتون پر صبر کیا اپنے تئین مع فرزندان و انصار راہ خدا مین وقف کر دیا
اوسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ آجتک مثل دیگر شعائر اسلام عزای امام علیہ السلام و نیاز
جاری ہے اور ہمیشہ یہہ عزاداری اسیطرح جاری رہیگی ع آپکا وہ قدح نہ ساقی
ہے ✤ پر یہہ غم تا بحشر باقی ہے۔

قال اول برائی یہہ کہ تعزیہ بنانا شرع کے خلاف ہے۔

اقول پہلے ہی بسم اللہ غلط دعوی تو اس زور و شور کا کہ تعزیہ بنانا شرع کے
خلاف ہے اور دلیل کچھہ بھی نہین مطلع صاف ہے اے صاحب بتلائیے تو کیون
شرع کے خلاف ہے اگر محدثات ما بعد النبی کے ہونے سے آپ اسکو بدعت حرمہ
سمجھتے ہین تو یہہ آپکی سمجھہ کا قصور ہے کہ جملہ محدثات ہرگز بدعت ضالہ نہین ہین چنانچہ
رسالہ کے مقدمہ مین اسکی تفریق کر دی ہے پہر بغور اوسکا ملاحظہ فرمانا ضروری ہے تصویر ذیروح
بنانا البتہ شرع کے خلاف ہے وہ بھی اگر سر بریدہ ہو تو معاف ہے چنانچہ اسکی توضیح آگے آئیگی
اور تعزیہ شریف اول تو تصویر ذیروح نہین دوسرے بسبب اعانت گریہ بکا رجحان
شرعی اوسکے بنانے مین پایا جاتا ہے اور علمای کرام ہر فرقہ کا سیمینی اوسکو حسب الاتفاق
اور منجملہ شعائر اسلام جانتے ہین پہر بمقابلہ علمای اسلام آپکی ضد اور ہٹ دہرمی ہرگز نہ چلیگی بجائے گی

قال۔ یہہ کہین نہین آیا ہے کہ غم اور مصیبت کیواسطے کوئی چیز بنانی چاہیے کسیکی نام کی ہو پیر ہون یا پیمبر امام ہون یا شہید ۔

اقول۔ اجتو آپنے کالہ بجگہ حکام وقت کا ایسا حکم ماشاء اللہ جاری کردیا بتقاضائے عصبیت جاہلیت سلسلہ اسلام اور رشتہ حیا و حمیت کو بالکل توڑا اور پیر شہید کیسے پیغمبر تک کو بھی نہ چھوڑا انچھوڑا ایسے از خود رفتہ نہو جائیے ذرا ہوش مین آئیے بسا امور ایسے ہین کہ غم اور مصیبت اور نیز اظہار شوکت و عظمت کیواسطے اونکا بنانا شرعا جائز بلکہ بعض وجوہ و مصالح سے بمنزلہ واجب کے ہے کہ وہ منجملہ شعائر صاحب مصیبت اور مشعر بکمال تعظیم و تکریم صاحب مصیبت ہے مثلاً اگر قبر مطہر حضرت پیغمبر پر قبہ و روضہ وغیرہ نہ بنلاتے اور اوسکا تزک و اہتمام اور تعظیم و احترام جیسے کہ ہوتی آئی ہے حامیان اسلام نفرماتے تو اس تیرہ سو برس کی مدت مین قبر شریف کا نشان بھی باقی نرہتا مسلمان زیارت سے محروم رہتے اور چند روز کے بعد یہہ کوئی بھی نکہتا کہ یہہ مقام مزار آنحضرت ہے بلکہ اس زمانہ کے کفار نبوت ہی سے انکار کرجاتے اور کہتے کہ وہ کیسے نبی تھے جنکے اور آثار اور اخبار ایکطرف اہل اسلام اونکی قبر تک کا بھی پتہ و نشان نہین بتلاتے اور یہی آپکا اصل مطلب ہے کہ اہل اسلام آپکے دہوکے مین آکر جو امور کہ موجب رونق اسلام ہین اونکو سہو بلکہ آثار رسالت بالکل محو کردین استغفر اللہ یہہ کہان ہوسکتا ہے مسلمانون نے تو آثار نبوت آنحضرت ظاہر کرتے اور اسلام کی شان و شوکت بڑہانے کی غرض سے اصل مزار شریف کا کیا ذکر صدہا نقلین اور نقشے مزار سید کونین اور قبور حضرات شیخین جتنے کہ آنحضرت صلعم کے نعلین کی بنلائے اور ہر سال بنلاتے ہین اور خواص علما اوسمین تاثیرات عجیبہ اور غریبہ مشاہدہ فرماتے ہین اور ان سب چیزون کی تعظیم و توقیر کرتے ہین ایک آپ ہین کہ ان منتسبات واجب التعظیم کے بنانے کی جگہہ انکے مٹانے پر مرتے ہین پس جسطرح ان اشیا کا انتساب آنحضرت کی طرف ہے ویسیطرح

تعزیہ وغیرہ کا انتساب امام حسین کیطرف ہے پس باعتبار انتساب جو بزرگی ان
چیزون مین ہے وہی بزرگی تعزیہ شریف مین بہی ہے بلکہ نعلین ایک چمڑیکی یا لیف
خرما وغیرہ کے ٹکڑے تہے جنہین پاے مبارک کی برکت اور فیض سے خدانے یہہ بزرگی عطا
فرمای اور امام حسین تو حضرت پیغمبر کے دل وجگر کے ٹکڑے تہے جنکے حق مین حسین منی
وانا من حسین فرمایا ہے پہر وہ کون مسلمان ہے جو امام کے منتسبات یعنی تعزیہ
ضریح وتابوت وعلم وغیرہ کی تعظیم وتوقیر نہ کریگا اور ہر سال یہہ چیزین نہ بنائیگا اور روئیگا

قال بدعت وبت پرستی شرع مین اسی کا نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل
نہو اوسکو اپنی طرف سے بنا چناکے تعظیم کرین اور ثواب ٹہرالین۔

اقول بڑے افسوس کی بات ہے کہ اپنے موہنہ سے کہتے جاتے ہو کہ بدعت اوسکا
نام ہے کہ جس چیز کی دین مین کچہہ اصل نہو اور ہم مقدمہ جواب مین بخوبی سمجہا آئے
علاوہ اسکے متواتر بتلا آئے ہین کہ تعزیہ شریف کی دین مین اصل ہے یہہ شعائر و
منتسبات امام مین سے ہے اسکی تعظیم لازم ہے قطع نظر اسکے نہی شرعی مخصوص
بتصاویر ذوی الارواح ہے تعزیہ شریف تصویر ذیروح نہین غیر ذیروح کی
تصویر بنانا باتفاق علمائے اسلام شرعًا مباح ہے پہر کیون تعزیہ کا بنانا بدعت
کہی جاتی ہو۔ بلکہ اور اوسپر طرہ یہہ ہے کہ معاذ اللہ بت پرستی بتلاتے ہو ہمکو تو
آپہی کے کلام سے تعجب تہا لیکن آپکے ہم مشرب خورم علی بلہوری کا کلام دیکہا اور بہی
حیرت ہوگئی کہ تحفۃ الاخیار مین پہلے تو معنے بدعت کے بیان کرنے مین آپ سے بڑہکر
تصریح کی پہر اوس سے زیادہ آپنے خلل دماغ کی توضیح کی بدعت کے معنی یہہ کہی یعنے
جو دین مین وہ نئی چیز نکالے جسکی شرع مین کچہہ اصل نہین نہ کہلی نہ چہپی سو وہ نہایت
گمراہی ہے اور اوسی کا نام بدعت ہے انتہی اب اس سے ظاہر ہوگیا کہ تعزیہ شریف
اور گنبد روضات مقدسہ وغیرہ بنانا انکی شرع مین کہلی اصل اور اکابر کے معاینہ

گچ اور روشنی وغیرہ کرنا انکی چہپی اصل ہے پس انکو بدعت ضالہ سے بمفاد معنی مذکور مستثنی کرنا چاہیئے تہا برخلاف اسکے بعد بیان معنی بدعت یہہ بڑہا نکی ہے مثلاً قبر پہ گچ کرنا گنبد بنانا قبر پر روشنی کرنا تعزیہ بنانا بزرگون کا میلہ کرنا اولیا کی سنت ماننا جہنڈی نشان کہڑی کرنا سراسر دین کے خلاف ہین انتہی بہلا اسمین کچھہ ٹہکانا ہے الہی توبہ یہہ زبان کیاہے کسی ڈفالی کا پہوٹا ربانہ ہی آفرین بر شاباش اول انسے تو پہر ہماری چچا ہی غنیمت نکلے اب ہم پہر خالق باری سناتی ہین انکو اور رشتے کے چچا دونون کو سمجہاتے ہین کہ صاحبو جب تصویر غیر ذیروح کے بنانے کی شرع مین اجازت عام ہے پہر کیون نہین آپ مانتے اور تعزیہ کا بنانا بدعت محرمہ جانتے ہین بالفرض اگر بدعت محرمہ شریف نہوتا بلکہ نقل نعش مبارک امام مظلوم ہوتا تو بہی حسب فتوای بعض علمای کرام اوسکا بنانا کچہہ مضائقہ نہ تہا چنانچہ صاحب مالابد منہ جو اکابر علمای اہل سنت اور قاضی شریعت ہین کتاب مذکور مین فرماتے ہین ومکروہ است پوشیدن پارچہ کہ در آن تصویر آدمی یا جانور باشد یا آنکہ تصویر بالای سر یا در مقابلہ رو یا بدست راست یا چپ باشد اگر زیر قدم یا پس پشت باشد مضائقہ ندارد و تصویر درخت و مانند آن مضائقہ ندارد و ہمچنین تصویر سر بریدہ انتہی پس تعزیہ شریف اور ضریح مقدس کا بت کہنا ایسا ہی جیسے کوئی دشمن اسلام حجر الاسود کو معاذ اللہ بت کہے لہذا جسکو اپنا حفظ اسلام منظور ہو وہ ایسی بیہودہ باتین نکرے چپ رہے اب رہے اور امور مذکور اگرچہ اکثر اونمین سے زمان سلف مین داخل بدعت تہے لیکن بعد اسکے بسبب اختلاف ازمنہ واوقات ومصالحہ وعادات مستحسنات بلکہ مستحبات مین داخل ہوگئے چنانچہ محدث دہلوی کتاب سفر السعادات مین فرماتے ہین کہ احادیث صحیحہ در نہی ازین امور یعنے بناکردن بر قبر ویا چیزے بر آن نشستن وچراغ بر گور افروختن وارد شدہ

واصل سنت در زمان نبوت وخلفای راشدین وصحابہ ہمین بود ولیکن بعد ازان این تکلفات در مقابر پیدا شدہ ومفاخرت ومباہات بران باضافت وآخر زمان بجہت اقتضاء نظر عوام بر ظاہر مصلحت در تعمیر وترویج مشاہد ومقابر مشائخ وعظما دیدہ چیزہا افزودند تا ازانجا ابہت وشوکت اہل اسلام وارباب صلاح پدید آید خصوصًا در دیار ہندوستان کہ اعدای دین از کفار وہنود بسیار اند وترویج واعلائے این مقامات باعث رعب وانقیاد ایشان است وبسا اعمال وافعال واوضاع کہ در زمان سلف از مکروہات بود در آخر زمان از مستحبات ومستحسنات گشتند انتہی۔ ما افادہ پس ہرگاہ حسب افادہ حضرت محدث بسا اعمال وافعال مکروہہ بنابر مصالح مذکورہ آخر زمان مین منجملہ مستحبات ومحسنات ہوگئے اسیطرح تعزیہ کو بہی سمجہنا چاہیئے ہرچند اصل سنت سے اوسکے بنانے کی اباحت ہے نہ کراہت لیکن آپ مثل انہین اعمال مکروہہ کے اسے آخر زمانہ مین موجب ابہت وشوکت اسلام سمجہکر اوسکو مستحبات ہی مین شمار کیجیے بدعت محرمہ تو نہ کہیئے بلکہ اور حد سے نہ گذر جایئے پناہ بخدا بت پرستی تو نہ ٹہرایئے۔

قال دوسری بُرائی یہہ کہ تعزیہ بنانا عقل صحیح مین بہی عیب رکہتا ہے۔

اقول کیا خوب یک نہ شد دو شد سیہہ تو عین فساد عقل کی دلیل ہے کہ آدمی اپنی عقل کو دنیا بہر کی عقل سے صحیح سمجہے اور ایسی تیز ہی عقل نے حکم سے تعزیہ بنانیکو رجمًا بالغیب عیب جانے اور بعد اسکے عیب بہی اونچی کہہ ای سے ایسا بیان کرے کہ جسمیں مونہہ کی کہائی اور ہر شخص کو اوسکی فساد عقل بلکہ مجنون ہونے کا یقین ہو جائے۔

قال کہ ایک چیز کی نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہ چاہیے محض حماقت ہے

اقول حضرت یہہ وہی قول بیڈول ہے جسکے بدولت آپ مونہہ کی کہائیگا اور یہہ نقمہ پاکر بہت پچتا ئینگے اب سنئے کہ ہر چیز کی نقل بنانا اور اوسکی ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے چاہیئے عموماً حماقت نہین ہی بلکہ کسی جاندار دنیا کی نقل بنانا اور اوسکے ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہئے البتہ حماقت ہی جسمین افسوس کہ آگے چلکر آپ ہی مبتلا ہوگئے اب ہم نہین کہہ سکتے کہ کیا تہی اور کیا ہوگئی باقی بعضی چیزین ایسی ہین کہ جنکی نقل بنانا اور اونکو ساتہہ وہی باتین کرنی جو اصل کے ساتہہ چاہئے عقلاً بہت چست اور خدا و رسول کے حکم سے صحیح و درست ہین دیکہو حق تعالے پارہ ۲۳ مین حضرت ایوب سے خطاب کرکے حکایتاً فرماتا ہے وخذ بیدک ضغثاً فاضرب بہ ولا تحنث یعنے لے تو اپنے ہاتہہ مین ایک دستہ گہانس خشک کی ہوی یا باریک تیلیون کا (موافق عدد سو لکڑیون کے) پس مار تو اپنی زوجہ کو اوس دستہ سے (ایکبار) اور مت جہوٹی کر قسم اپنی انتہی اسکا قصہ ابن عباسؓ سے منقول ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ حضرت ایوب کے قسم کہانیکا سبب یہہ تہا کہ اونکی زوجہ اولیا بنت یعقوب ایک روز شیطان رجیم نے بشکل و وضع حکیم اپنے تئین دکہایا اونہون نے ایوب کے واسطے دوا مانگی شیطان نے کہا مین اس شرط سے دوا دونگا کہ جب وہ اچہی ہو جائین تو کہین کہ مین نے اونکو شفا دی نہ میرے غیر نے زوجہ ایوب نے اس بات کو قبول کرکے ایوب سے کہا حضرت ایوب غضبناک ہوے اور قسم کہائی کہ سو لکڑیان اپنی زوجہ کو مارین انتہی پس چونکہ وہ بیقصور تہین طبیب کے دہوکے سے شیطان کو نہین پہچانا تہا بدینوجہ خداے تعالے نے حضرت ایوب کو یہہ ترکیب بتلائی کہ تم بجاے سو لکڑیون کے سو تنکے کا دستہ بناکر ایکبار مار دو تمہاری قسم سچی ہوجائیگی اب دیکہئے سو لکڑیون کی نقل سو تنکے کا دستہ بنایا گیا اور اوسکی وہی بات کیگئی

جو اصل کے ساتھہ چاہیئے تہی یعنے جسطرح سو لکڑیون کے مارنے سے ایوب کی قسم سچی ہو جاتی ویسے ہی اس وستہ گیاہ کے ایکمرتبہ بدن پر لگا دینے سے اونکی قسم سچی ہو گئی اور وہ حانث نہوے اسی طرح حدیث مین آیا ہے کہ آن حضرت صلعم نے نقل قبر والدین بلکہ قبر کے خط اور نشان کی تقبیل و تعظیم کا حکم فرمایا ہے چنانچہ یہہ روایت پر مشہور اور کتاب فقہہ احمدی مین اسطرح مذکور ہے مسئلہ مان باپ کے قدم چومنا مباح ہے حدیث مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالتمآب صلعم کے پاس آکے عرض کی یا رسول اللہ مین نے قسم کہاہی تہی کہ آستانہ جنت اور حور العین کے رخساروں پر بوسہ دونگا آپنے فرمایا کہ باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دی اوسنے پوچہا کہ اگر ما باپ نہون حضرت نے فرمایا اونکی قبر چوم اوسنے کہا کہ اگر اونکی قبر نہ معلوم ہو ارشاد فرمایا کہ دو خط کہینچکر ایک کو باپ کی قبر اور دوسرے کو مان کی قبر قرار دیکر بوسہ دے تاکہ حانث نہو کذا فی جامع المتفرقات انتہی اللہ اکبر آستانہ جنت اور حور العین کے رخسارون کا حکم باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر آیا پہر اونکی قبرون تک پہر قبرون سے اون قبرون کے خطوط و نشانات تک پہونچ گیا باوجود اس نقل در نقل کے ان چیزون کے ساتھہ وہی بات کی گئی جو اصل کے ساتھہ چاہئے تہی یعنے جسطرح آستانہ جنت اور حور العین کے رخسارون پر بوسہ دینے سے اوسکی قسم سچی ہوتی ویسے ہی باپ کے پانون اور مان کی پیشانی پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکے قبرون پر بوسہ دینے سے پہر ویسے ہی اونکی قبرون کے خطوط پر بوسہ دینے سے بموجب ہدایت وارشاد آن حضرت صلعم اوسکی قسم سچی ہوی اب آپکی آنکہین کہلین اور سمجھہ مین آیا کہ بعض چیزون کی نقل بنانا اور اونکے ساتھہ وہی باتین کرنی جو

اصل کے ساتھہ چاہیئے حسب ارشاد خدا و رسول عین حکم شریعت اور محسنات اور منہیات سبکو ایک ہے لکڑی سے ہانک دینا جیسے آپ ہر امر نیک و بد پر اپنی ضد اور ہٹ کا ایک بڑا بہاری لٹھہ گہماتے ہیں محض عقل کی تباہی اور حماقت ہی پس ان زیادہ بکبک نکیجیئے اس حماقت کی خبر لیجیئے ہوش مین آئیے عقل درست کیجئے سمجھہ جائیے کہ جسطرح عظمت وجلالت مین آستانہ جنت اور حور العین کی جگہہ والدین اور والدین کی جگہہ اونکی قبرین اور قبرونکی جگہہ اونکے خطوط قائم مقام ہین اسیطرح تعزیہ شریف کو بھی خیال کرنا چاہیئے کہ یہہ نقل روضہ امام مثل روضہ امام و دیگر شعائر اسلام واجب التعظیم ولائق احترام ہے اور اسکے ساتھہ بھی وہی باتین کرنی چاہیئین جو اصل روضہ کے ساتھہ کیجاتی ہین۔

قال مثلاً گہوڑے کی تصویر بنا دی اور اوسکے آگے دانہ گہاس ڈالے اور کہرہرہ کرے تو لوگ اوسکو سڑی بتلا دینگے۔

اقول اسی تصور باطل اور خیال فاسد سے تو آپنے دہوکا کہایا جاندار کا قیاس غیر جاندار پر جمایا نہ سمجھے کہ ذی روح کی نقل اول تو بنانا ہی منع ہے دوسرے اگر بنا وی بہی تو دلوچ روح اوسمین نہین کر سکتا کہ نقل مطابق اصل کے ہو اور جو باتین اصل کے ساتھہ کیجاتی ہین وہی اسکے ساتھہ بہی کیجاوین پس بیکار آپنے اسپ سماحت کو میدان وقاحت مین جولان کیا یہان نقل بازی سے بدین غرض اطفال کی بازی کو یاد دلایا ہے تاکہ شہود ہون ہزارون مین یہہ بہی ہین پانچوین سوارونمین۔ پس جو غازی مرد ایسے بات بیتکی کہین گے بے ڈہنگی مثال لاوینگے بے شبہہ عاقل لوگ اونکو اگر گہوڑے کے جند نہین تو سڑی بتلاوینگے۔

قال اسیطرح وہ لوگ بہی سڑی ہین کہ حضرت امام کی قبر کی نقل بناکر فاتحہ و درود اوسپر پڑہتے ہین

اقول ہم سڑی کے کہنے کا برا نہین مانتے مگر اتنا جانتے ہین کہ خیالی گہوڑی نے
آپکو سیدہی راہ سے بہکا اولٹی راہ پر لگا دیا کہ چکر کہانے لگے اور ہر چیز کی نقل کو
گہوڑی کی نقل پر تبلانے لگے ہم اوپر تبا آئے ہین کہ بعضی چیزونکی نقل کے ساتہہ
معاملہ اصل کرنا بموجب حکم خدا و رسول خدا ہے تو یہ کہیئے کہ اسکو حماقت کہنا اور نقل
بنانیوالونکو سڑی بنانا خدا و رسول کے حکم پہ تمسخر یہ و استہزا ہی کیا نقل قبر امام حسین
نقل قبر والدین کے بہی برابر نہین کہ اوسپر بوسہ دینا جائز اور تعزیہ پر فاتحہ و درود
پڑہنا ناجائز ہو آپکا حال تو خدا جانے مگر مسلمانون کے اعتقاد مین تو حضرت امام
حسین بہ نسبت والدین بمراتب افضل ہین ہرگاہ نقل قبر والدین بنانا اور تقبیل
و تعظیم اونکی حسب ارشاد سید کونین کرنا جائز اور ماذون فیہ ہے تو نقل مزار
فائض الانوار جگر گوشہ رسول مختار اور فاتحہ اور درود اور زیارت اور تقبیل
اور تعظیم اور تبجیل اوسکی بطریق اولی جائز اور صحیح ہے اور جملہ اہل اسلام کیا خواص
و کیا عوام اور علمای کرام اسکی تعظیم و تکریم کرتے اور فاتحہ و درود اسپر پڑہتے
آئے ہین چنانچہ منجملہ علمای کرام صاحب ازالۃ الاوہام کتاب مذکور مین فرماتے ہین
اینجانب از ثقات شنیدہ کہ حضرت مولانا نظام الدین محمد قدس سرہ
و بچشم خود دیدہ کہ حضرت مولانا عبد العلی محمد قدس سرہ و مولوی مجید الدین
محمد عرف مولوی مدن مرحوم و مولوی انوار الحق و مولوی نور الحق قدس سرہما
و دیگر علمای فرنگی محل و کلکتہ و مندراج وغیرہ از بلاد ہرگاہ تعزیہ شریف امام
مظلوم علیہ السلام میدیدند ایستادہ می شدند و ہر دو دست بطرف تعزیہ شریف
دراز کردہ از بسیار خضوع و خشوع و عجز و انکسار فاتحہ می خواندند و عند الاستفسار
می فرمودند کہ تعظیم و فاتحہ امام مظلوم است نہ پیہاکہ تعزیہ غریب موسوم بنام
نامی امام مظلوم است انتہی سبحان اللہ علمای اسلام رتبہ شناس اہل بیت کرام علی جدہم

وعلیہم السلام یہہ ہین کہ ہرگاہ تعزیہ شریف کو موسوم بنام نامی امام مظلوم جانا گیا اوس سبب سے
پیش آئے کہ بدون اضافہ لفظ تعظیم تنہا نام تعزیہ معتقدین زبان پر نہ لائے جب دیکھ لیا باادب استادہ
ہوکر زیارت کی فاتحہ و درود ادا کیا اب اہل انصاف غور کرین کہ ٹھری کون ہے اور کون اپنی
حماقت مین مبتلا ہے سچ ہے ضد اور جہالت بد بلا ہے **قال** تیسری برائی یہہ ہے کہ غرض
تعزیہ سے تمکو یہہ ہے گو کہ شرع اور عقل کی مخالف ہے کہ اوسکے دیکھنے سے غم والم پیدا ہو سو وہ بہی تو حاصل نہین ہوتا
اقول تیسری حماقت یہہ کہ اوپر تو تعزیہ سے غم والم پیدا ہونے کا اس
صراحت سے اقرار کیا کہ اوسپر ایسی چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا الزام دیا اب یہان
آکر ایسے بہولے کہ بیان کی اولٹی بات بولے کہ غم والم اسمین حاصل نہین اور نہ
کہ یہہ سمجہایا کہ تعزیہ بنانا شرع وعقل کے مخالف نہین بلکہ موافق ہے اسکو بدعت
بتاتے گئے مگر آپکو اپنی کہی تو یاد ہے نہین رہتی ہماری کہی کب یاد ہوگی لہذا پہر یہہ
عرض ہے کہ اب ہمارا کہنا سچ مانیئے سہو تمکو ہی خطا ہے نہ قصور ہے جب حافظہ ہی
نہو تو انسان مجبور ہے۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ غم والم کن چیزون کے دیکہنے اور ہونے سے آتا ہے
آیا فاقہ اور روکہی روٹی اور پرانے پہٹے کپڑے اور تنہائی اور اندہیری اور معشوق کی
جدائی اور شکستہ جہونپڑے مین درد وغم پیدا ہوتا ہے یا اوسکی ضد مین۔

اقول اب معلوم ہوا کہ آپکے نزدیک غم والم اسیکا نام ہے جو سامان ظاہری
اور مرادات دنیوی کے نہ ملنے سے دنیا طلبون کو ہوتا ہے شاید آپکو اسی غم والم
کی عادت ہے اسکو چہوڑیئے اور دینداروں کا غم والم دیکہئے جو مایہ فخر وسعادت
ہے پس ہم آپ سے کہتے ہین کہ غم ایک امر نفسانی اور کیفیت وجدانی اور علامت
ایمانی ہے دنیاوی امور پر غم کرنا مذموم ومردود اور دینی جتنے غم ہین وہ سب
ماجور ومحمود ہین ایسے مضمون ہین خصوصاً غم امام علیہ السلام مین کچہہ دنیا کے رنج و

راحت و غربت و امارت فقر و فاقہ مرض وا فاقہ کہین گے و فرسودگی لباس البسہ فاخرہ و دیگر نفیس و فاس غربا واہل دول جہو پڑے و محل کہ ذکر قل منین ہے اس قسم کا غم اون مومنون کے دلون سے متعلق ہے جو مصداق انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم ہین اور اس غم کو مثل غم فقدان مرادات دنیویہ سی سمجھنا اور اوسپر تحریر و استہزا کرنا اون لوگون کا کام ہے جنکے قلوب تحت مصداق ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ ہین سو ہمارے اور اونکے دل کی صورت ایک ہے لیکن جو فرق ظاہری پوچھو تو یہ سینہ ہے وہ پتھر ہے۔

قال اب سوچو کہ فاقہ کی عوض تعزیہ کے دنون مین شیرمال حلوا ہر جا موجود ہے

اقول یہہ حضرت امام علیہ السلام کی نذر و نیاز کی برکت اور فیض ہے کہ جو غربا و مساکین بیچارے فقر و فاقہ کے مارے سال بھر طعام لذیذ نہین پاتے وہ تعزیہ کے دنون مین امام کے بدولت شیرمال و حلوا کہاتے ہین اور آپ اس اطعام مومنین و مساکین اور فیض عام امام مبین دل ہی دل مین کڑہتے اور للچاتے ہین بلکہ پانی موںہہ مین بھر لاتے ہین پہر جناب مجبوری ہے حلوا خوردن را روی باید

قال اور دنون مین چاہے فاقہ ہو مگر اس سن کا ناج پانی ہر کوئی جمع کرکے رکھتا ہے

اقول یہہ رسم تو عام نہین ہے کہ ہر کوئی ایسا کرتا ہو اور جو مومنین ایسا کرتے ہین وہ شاید اس غرض سے کرتے ہونگے کہ دس دن تو علائق دنیا سے مطمئن ہوکر اپنے امام کا غم کرین اور ہر چند یہہ اناج و پانی کی ترکیب بنا بر اصطلاح عام آپنے فرمائی لیکن اس سے سبیل نذر امام تشنہ کام کی بھی سبیل نکل آئی۔

قال اور پرانے پھٹے کپڑون کی جگہہ خاصی خاصی قبائین اور گوٹے پٹھے ان دنون مین پہنکر نکلتے ہین۔

اقول مسلمانون کا تو یہہ طریقہ ہمنے ان بلادمین کہین نہین دیکھا ہان یزید پلید کے ہواخواہون اوسکی فتح کی خوشی منانے والون آپکی تعلیم پانیوالون کا اگر یہہ معمول و دستور ہو تو کچہہ بعید نہین پہر ہمسے نفر لیئے اونہین کو سمجہائیے۔

قال اور تنہای کی عوض ہزار یار آشنا بہائی بند ہم نوالہ ہم پیالہ۔

اقول پہر آپ مسلمانون کی جماعت سے کیون الگ ہوگئے تنہای کیون پسند آئی من فارق الجماعۃ کی لعنت کیون اوٹہای مسلمانونکی جماعت مین آئیے محفل میلاد سید کونین و مجلس عزای امام حسین مین شرکت فرمائیے مثل دیگر مسلمانان پاکباز تبرک نذر و نیاز کہائیے جہان بقول آپکے ہزار یار آشنا بہائی بند جمع ہوتے ہین ہم نوالہ و ہم پیالہ کما قال صلعم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ

قال اور شکستہ مکانکا تو کیا نشان جہان عمدہ امام باڑے فرش فروش تیار

اقول یہہ وہی سامان ہے جس سے کفار کے دلون مین ابہت وشوکت اسلام و رعب اہل اسلام زیادہ اور ہر کافر اسی رعب و داب سے نذر و نیاز چڑہاتے اور انقیاد و آداب عزاخانہ بجالانے پر آمادہ ہوتا ہے۔

قال اور سینکڑون تعزیہ جہلملاتے پنا اور کرکرکے موجود۔

اقول اللھم زد ہمارا سین آپکی آنکہون مین کیون چکاچوند اور خیرگی اور طبیعت مائل بہ تیرگی ہوتی ہے ہان سچ ہے یکاد البرق یخطف ابصارھم

قال اور اندہیرا کیا مذکور جہان ہزارون فانوس و چراغ سے آگ لگ رہی ہے

اقول اسکا آپکو ناحق حسد اور داغ ہے یہہ قدرتی چراغ ہے یہہ نور نبوت کی شعاعین اور اسرار شہادت کے جلوہ گر ہین انکا بجہانا مشکل اور بجہانیکا ارادہ سعی لاطائلہ ہے یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہ الایۃ الحق سے چراغے را کہ ایزد بر فروزد + ہر آنکو پف زند ریشش بسوزد۔

قال اور معشوق کی جدائی کا کیا ذکر۔
اقول ہان محبوب الہی کے محبوب کی جدائی کے ذکر مین یہہ واہیات ذکر کرنا تو مناسب نہین ہے۔
قال جہان ہزارون بہوین بیٹیان ایک سے ایک خوبصورت امیر فقیر سبکی جو دیکہے چہاتی کوٹے اور برس دن تک روتا رہے زیارت کے واسطے موجود۔
اقول نعوذ باللہ من ہذا الافترا زنان صاحب عصمت وعفت کا مجمع رجال مین شریک ہونا نہ کبہی دستور تہا اور نہ اب ہے اور زنان اراذل کوچہ گرد کا جو دن دہاڑے پہرتی پہراتی رہتی ہین اونکا کیا اعتبار ہے بہلی بیبیان اس تہمت سے بری ہین اور پہر یہہ غیظ وغضب اور شور وشغب بیکار ہے یہہ شرفا ونجبا وامرا وغربا کی بہو بیٹیون پر تہمت کرنیکا نتیجہ ہے کہ بعضی بہوین خود مختار بلا حجاب ونقاب رات کیسی دن دہاڑے محو سیر وشکار ہین اور موجود دربار فاعتبروا یا اولی الابصار۔
قال اور علاوہ اسکے نقارون اور تاشون سے اور بہی رونق حاصل ہے۔
اقول ایسی رونق عوام کو مرغوب اور خواص کے نزدیک معیوب ہے لیکن آپ چونکہ نقارون اور تاشون سے رونق سمجہتے ہین اور عزاداری کی رونق سے گہبراتے ہین لہذا عوام آپکی ضد سے رونق بڑہانے کو نقارے اور تاشے بجاتے ہین جب آپ اپنی ضد کو چہوڑین گے تو شاید وہ بہی چہوڑ دین۔
قال اب خدا کیواسطے انصاف سے کہو کہ یہہ سب اسباب غم کا ہے یا خوشی کا
اقول انما الاعمال بالنیات ہم انصاف سے کہتے ہین کہ غم اور خوشی اسباب پر نہین بلکہ نیت پر موقوف ہے عزای امام مظلوم مین چونکہ نیت ہماری خاص رونے اور رولانے اور غم کرنے کی ہوتی ہے بدین وجہ یہہ سب سامان

باعث ہماری غم والم کی زیادتی کا ہوتا ہے ہر مومن اس سامان سے بے اختیار ہو ہو کر روتا ہے بلکہ اس سامان کا اتنا بڑا اثر ہے کہ ہندوؤن کو روتے دیکھا ہے مگر آپکو کیا خبر ہے آپکے دل مین جو فتح یزید کی خوشی جمی ہوئی ہے تو جوش مسرت سے دل لہراتا ہے ساونون کے پہوٹنے ہرا ہرا سوجہتا ہے یہہ سب سامان غم اسباب خوشی کا نظر آتا ہے کیون نہو ہ فکر ہر کس بقدر ہمت اوست۔

قال چوتہی برائی یہہ کہ ایک عالم کو اس تعزیہ کے سبب سے کہیل اور تماشا ہوا چنانچہ سب ظاہر ہے آنکہہ کہول کر دیکہو اور سمجہو تو صاف یقین ہوئے ہر گز شبہہ نہ ہے۔

اقول تعزیہ شریف کو دیکہکر تو بے اختیار رقت آتی ہے امام کے تصور تام سے دل غمزدہ کی وہ کیفیت ہوتی ہے کہ کہی نہین جاتی ہے آپنے اپنے تعصب سے یہہ نیا فقرہ تراشا ہے کہ تعزیہ کے سبب سے کہیل اور تماشہ ہے ہمکو سخت تعجب تہا کہ یہہ بے تکا کلمہ کیا آپنے فرمایا آخر بڑے غور و تامل کے بعد آپکا مطلب سمجہہ مین آیا آہ آہ انا للہ یہہ وہی تماشہ ہے جو شام کے ازدحام مین اہلبیت امام و مخدرات کرام کی نسبت ہوا کہ جب شامیان شوم اور آپکے پیشوایان معلوم نے بعد شہادت امام مظلوم عترت بشیر و نذیر اور صاحبان تطہیر کو اسیر و دستگیر کیا اور دشت مصیبت و بلا یعنی مقام کربلا سے شام بد انجام کا رستہ لیا تمام اہل شہر یہہ خبر سن کر نزدیک و دور سے خندان و مسرور جمع ہوئی شہر مین آئینہ بندی ہونے لگی بازارین مصفا و دکانین آراستہ ہوین خلق کی وہ کثرت ہوئی تہی کہ لوگ لدے پہندے گرتے تہے باہم معانقہ و مصافحہ کرتے مبارکباد دیتے پہرتے تہے آہ آہ جسوقت اہل بیت رسالت پناہ کربلا کے مصائب جانکاہ اور صعوبت و مصیبت کی راہ کے علاوہ بے مقنع و چادر شتران بے کجاوہ پر سوار گرد و پیش ہزارون نابکار بایں حال زار داخل شہر ہوئی تو جم غفیر بلکہ جملہ برنا و پیر اسیران دلگیر و ثابت قدمان پابزنجیر کے تماشے کو آئے مخدرات عصمت و طہارت کو دیکہکر از راہ

شرارت یہہ کلمات حقارت زبان پر لائے کہ یہہ پابندان غم والم مانند بندیان ترک و دیلم کہانکے اسیر ہین جو مبتلای مصیبت و بلا و مکارہ لاتعد ولاتحصی ہین ہائے افسوس ہماری جان اون اصوات نحیف و صداہای ضعیف پر قربان جن آوازون سے اون پردگیان عصمت و کرامت نے بصد حسرت و ندامت فرمایا کہ ہم اسارای آل محمد ہین پس جب مدعیان اسلام یعنی آپکے پیشوایان بد انجام نے حاکم شام کی خوشی کے واسطے اپنے پیغمبر سے کچہہ حیا نکی اور اونکی عترت اطہار کا ایسے حال زار مین بکمال مسرت و استبشار تماشا کیا پہر یہہ کتنی بڑی بات ہے جو آپنے تعزیہ کو کہیل و تماشا قرار دیا ذرا کان کہولکر سنو اور سمجہو تو صاف یقین ہوگا ہرگز شبہہ نرہے گا کہ جب بروز محشر انہین یزیدیونکے ساتہہ بحضور حضرت پیغمبر جاؤگے تو اون ظالمون کیطرح تم بہی کیا عذر کروگے اور آنحضرت کو کیا سوہہ دکہاؤگے اور انشاء اللہ اس کلمہ ناصواب کا پورا جواب اوسی روز پاؤگے۔

قال اور اگر بالفرض دو چار آنسو نکو اس تکلف سے رونا آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے۔

اقول جنکے دلونمین محبت امام کی ہے اونسے کب رہا جاتا ہے تکلف بے تکلف سب طرح رونا آتا ہے ہان بعضے سخت دل کہ شاید آپ ایسے ہی ہوتے ہین جو کسیطرح نہین روتے ہین پس اولٹی سمجہہ والی سیدہی باتکو یون کہئیے کہ اگر بالفرض دو چار اولٹونکو اس تکلف سے بہی رونا نہ آیا تو اوسکا اعتبار نہین کہ اکثر کو حکم کل کا ہے دیکہیے یہہ نتیجہ آپکی اولٹی سمجہہ اور بیجا شور و غل کا ہے۔

پانچوین برائی یہہ کہ سوای نقصان دین کے دنیا مین ناحق مال ضائع ہوا اور اوسکے سبب زیر باری ہونی پڑی۔

اقول تعظیم و ترویج شعائر عترت آل مین دین کمال ہے نقصان فقط آپکی عقل کا ہے

وہ دیندار کیسے تہے جنہون نے امام کی حمایت اور اہلبیت کرام کی رعایت مین اپنی جانین دیدین ہمارا حال کیا حال ہے ہمکو آل کا غم اور آپکو مال کا غم ہے اب دیکہین کسکے لیئے جنت اور کسکے لیئے جہنم ہے

قال غرض اونکی وہ مثل ہوی نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سوماندہ وازان سوراندہ

اقول یہہ مثل تو آپ اپنی بیتی کہتے ہین وہابی بنکر مسلمانونکی عقائد کو خراب کیا دنیا مین رخنے ڈالے اسلام کو نقش برآب کیا غرض جو دین کے رہزن دنیا مین مسلمانون کے دشمن اولاد حسن کہلا کر یزید کے پسر خواندہ ہین اونکی وہ مثل ہے نہ دین کے نہ دنیا کے ازین سوماندہ وازان سوراندہ ہین۔

قال اور جو جاہل کہتے ہین یہہ امام کی تربتین ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے حضرت امام کی ایک قبر ہے۔

اقول اور جو میان محمد فاضل تربتون سے قبرین سمجہتے ہین یہہ محض وہم اور غلط ہے ہر عاقل و جاہل تعزیہ اور تربتون کو نقل قبر امام سمجہتا ہے نہ اصل قبر جسمین جسم کا ہونا بالذات اور دیگر وہمیات جو بعد اسکے آپنے متفرع کیئے ہین لازم آئے بیشک فہم و فراست مین آپ ہنبقہ کے پیر اور اس اولٹی سمجہہ مین آپ خود ہی اپنے نظیر ہین بہلا یہہ کون کہتا ہے کہ حضرت امام کی متعدد قبرین ہین جو آپ فرماتے ہین کہ حضرت امام کی ایک قبر ہے پہر اسپر بہی نہین صبر ہے اور زیادہ باتین بناتے ہین گے گذری عقل پر اور آفت لاتے ہین۔

قال کسی کتاب مین ایک شخص کی دو قبرون بنانا نہین آیا ہے بہلا یہہ ہزار ہا قبرین ایک شخص کی کہان درست ہوسکین۔

اقول بے شک آپکی باتون پر شکلے ہنستے ہنبقہ روتا اگر آپکے ساتہہ ان باتونکا اجماع ہوتا صاحب نقل قبر کو اصل ٹہرانا اور اوسپر یہہ باتین بنانا آپ ہی کا کام ہے

اگر ایسی بات کوئی اور کہتا تو آپ ہی کہتے کہ اسکو مالیخولیا یا سرسام ہے خیر پہر ہم یاد دلاتے ہین کہ یہہ ہزاروں قبرین نہین ہین بلکہ ایک مزار مقدس کی ہزارون نقلین ہین جو خاص ہمین نے نہین بنائی ہین بلکہ سلف سے یونہین بنتی چلی آئی ہین منظومہ جامی دلائل الخیرات روضۃ الاحباب جذب القلوب وغیرہ تصانیف اکابر وثقات ملاحظہ ہون کہ مزار فائض الانوار حضرت سید کونین و حضرات شیخین کی کتنی نقلین بنتی چلی جاتی ہین اور خلفا عن سلف وہ باعتبار انتساب الی الاصل واجب التعظیم شمار کیجاتی ہین آپ کسی ایک ہی کتاب کو دیکہتے تہے ہمنے اتنی کتابونکا پتا بتایا اب مانئے یا نہ مانئے آپ جانیئے

قال اس مقام مین سنا ہے کہ بعض احمق یون کہتے ہین کہ امام کی ایسی مثال ہے جیسے آفتاب کہ باوجود ہونے ایک مقام کے سب جگہہ اوسکی روشنی موجود ہے۔

اقول یہہ کہنے والا احمق نہین بلکہ اولٹا سمجہنے والا احمق ہے قائل کے کلام سے مثل سپیدہ صبح روشن ہے کہ تشبیہہ آفتاب سے اوسکا صرف یہہ مقصود ہے کہ جیسے آفتاب کا جرم ایک جگہہ اور روشنی اوسکی ہر جگہہ ہے اسی طرح وجود ذیجود امام گو ایک ہی مقام پہ ہو لیکن اونکی نور کا ہر جا ظہور اور روشنی اونکی ہر جگہہ موجود ہے اور جس چیز کو امام سے انتساب زیادہ ہے اوسیقدر اونکے نور کا انعکاس بہی اوسمین زیادہ ہے اسیوجہ سے تعزیہ تربت ضریح تابوت علم امام باڑہ وغیرہ جتنے منتسبات امام ہین اون سبکی تعظیم مورث اجر عظیم ہے۔

قال کیا بات بڑی قابلیت خرچ کے سوال وجواب مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے۔

اقول حضرت خفا نہو جیئے آپکا سوال ہی بے تکا ہے آپ اپنی دانشمندی سے تربتونکو قبرین سمجہیئے اور اوسپر تو یہہ تودہ طوفان اوٹہایا آگی چلکر قبر [illegible] لازم بتایا اوسپر کسی قائل نے اس کلام لاطائل پر آفتاب کی تشبیہہ سے آپکی تنبیہہ کی

کہ یہہ خبر نہیں نقل قبر ہے اور چونکہ نقل کو بہی آپکے ساتھہ انتساب ہے اور حسب مطہر الامام کو مثل آفتاب ایک ہے مقام پر ہو لیکن اوسکی روشنی ہر جگہہ موجود خصوصًا منتسبات مین اونکی نور کا زیادہ تر ظہور ہے واہ کیا بات بڑی قابلیت کی ہیچ کے سوال و جواب مین زمین آسمان رات دن کا فرق بتایا لیکن سوال کی غلطی رفع کرنے کا کچہہ خیال نہ آیا۔

قال اول قیاس غائب کا شاہد پر درست نہین۔

اقول امثلہ اور تشبیہات مین قیاس غائب کا شاہد پر بہت آیا ہے مگر افسوس کہ آپنے علم بلاغت کو ملاحظہ ہی نہین فرمایا۔

قال دوسرے حضرت امام بشر کا وجود رکہتے تہے جو ہر شمسی نتہا۔

اقول آپکے قیاس تک تو ہمکو خاموشی تہی لیکن اب حمیت اسلام کی گرمجوشی ہے یہہ آپنے امام پر نہین بلکہ حضرت پیغمبر علیہ السلام پر طعن کی حضرت پیغمبر بہی بمقابلہ کریمہ قل انما انا بشر مثلکم بشر کا وجود رکہتے تہے پہر جیسا سامنے ویسا پس پشت جسطرح روشنی مین اوسی طرح تاریکی مین کیون دیکہتے تہے زمین سخت بلکہ سنگ سخت پر نشان قدم اور مقام نرم مین اوس نشان کا عدم کیون ہوتا تہا اس سے بڑہکر معراج مین جسم شریف افلاک مین کیونکر در آیا سطح خاک نے اوس جسم پاک کا سایہ کیون نہ پایا اب فرمائیے پیغمبر کے وجود بشری سے ان خوارق امور کا ظہور ہوا یا نہین اگر ہوا تو پہر امام کے وجود بشری سے جو بمجواے حسین منی مانند وجود بشری پیغمبر ہے کیون ایسے امور کی نفی پر اصرار ہے اور اگر معاذ اللہ وجود بشری آن حضرت صلعم سے ظہور ان خوارق امور کا نہین ہوا تو حضرت کی معراج شریف بلکہ نبوت ہی سے انکار ہے پہر جب پیغمبر ہی کو نہین مانتے تو امام کو کب مانو گے غرض ان خرابیون سے

یہہ معلوم کہ آپ امام و پیغمبر کے مرتبہ ہی کو نہین پہچانتے وجود بشری کے دہوکے سے اونکو مثل سائر ناس جانتے ہین یہہ محض غلبۂ وہم اور سوء فہم ہے حضرت پیغمبر اور آل پیغمبر کو اور لوگون پر قیاس نہ کیجیے اتنا سمجھ لیجیے کہ شام و سحر شمس و قمر جن و بشر بلکہ از کرۂ خاک تا عالم ملکوت و کنگرۂ افلاک سب کے سب صاحب لولاک اور اونکی آل کے طفیلی ہین وہ حضرات علت غائی کائنات ہین جو ہر شمسی و دیگر جمادات کو اونکی وجود ذیجود سے کیا نسبت وہ اشرف مخلوقات ہین اگر ذوات مقدسہ حضرت پیغمبر و اہلبیت پیغمبر کا ظہور نہوتا دنیا تاریک رہتی شمس و قمر مین نور نہوتا اونکے وجودات مقدسہ کے کمالات اور خرق عادات اونکے ذوات نہ ہونے سے نا متناہی ہین وہ اسی وجود بشری مین متخلق باخلاق الٰہی ہین پس اونکے وجودات بشری سے جو تکیف کیفیات صنائع و بدائع الٰہیہ مین جسقدر امور غریبہ اور خوارق عجیبہ ظہور مین آئین وہ بیشک اہل تحقیق قابل اذعان و تصدیق ہین اونسے انکار نہ کیجیے لا نسلم کی نہ کیجیے ورنہ نہ اسلام ہی باقی رہیگا نہ دین۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

قال پھر ہونے کو تجسد لازم ہے ایک جسد الگ جگہہ تقسیم نہین ہوسکتا۔

اقول تمہارے ہونے کو جسد لازم ہے تو ہو نقل تبرکے واسطے تو کچھہ بھی لازم نہین یہہ ایک جسد کی الگ جگہہ تقسیم کیونکر ہوی سو عبث عبث تمہین اس اضطراب نے ڈالا ہے سمجھہ کے پھیر نے کیا کیا عذاب مین ڈالا۔

قال اور جب امام مثل آفتاب کے اس جہان مین طلوع و ظاہر تھے تب تو جسم یا روح ہر ایک جگہہ موجود نہوتا تہا اب بعد فوت کے کہ حکم غروب آفتاب کا پکڑا خوب رات کو دھوپ نکلی۔

اقول ہم یہہ چکے کہ اجسام مقدسہ حضرت پیغمبر و امام کا قیاس اور اجسام پر

باوجود خارق قیاس مع الفارق ہے یہہ محض انوار الٰہی ہین وجود بشری یہین انکا نور مجسم اور بعد انفکاک قالب عنصری علائق جسمانیہ سے مجرد ہے انکے اجسام طاہرہ کے خواص مافوق اجسام بشریہ ہین ان شموس سماء نبوت کے واسطے صعود نزول طلوع وافول مین ایک حالت ہے انکی موت وحیات زندگی و وفات کی ایک کیفیت ہے حضرت امیر آن حضرت صلعم کو جب غسل دیتے تہے تو آپ اودہر سے اودہر خود کروٹ لیتے تہے اور شہدار تو بحکم خدا بعد شہادت بہی زندہ ہین اور سید الشہدا کو اونکے جد بزرگوار کی برکت سے خدا نے مثل دیگر حضرات یہہ قدرت عطا فرمائی ہے کہ جسطرح وہ حالت حیات مین ہر ایک جگہہ موجود ہوسکتے تہے بعد شہادت و وفات بہی وہی قدرت ہے آپکو بسبب فقدان عرفان اہل بیت اونکے حالات وکمالات مین بیجا حیرت ہے ناحق وہم نے گہیرا ہے وہان اگر اونکی سمجہ سے راتکو دہوپ نکلی تو مثل معجزہ رد شمس کچہہ تعجب نہین مگر آپکی آنکہون مین دوپہر کو اندہیرا ہے

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ امام کی یہہ سچی قبرین ہین یا جہوٹی اگر تم سچے ہو تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین۔

اقول ہم تمسے ہزار بار کہہ چکے ہین کہ یہہ قبرین نہین اصل مزار کی نقلین ہین اگر ہم انکو قبرین کہتے تو البتہ آپکا سوال لائق جواب ہوتا اور اب تو یہہ سوال بالکل مہمل ہے بیشک اگر لوگ دیکہین گے تو کہین گے کہ سائل کے دماغ مین کچہہ خلل ہے اب اگر آپ نقل قبر کو قبر ہی کہے جاتے ہین تو ہم آپ سے پوچہتے ہین کہ خط قبر والدین درحقیقت قبرین ہین یا فقط خط آپ تو قبرین کہین گے پہر صحیح قبرین ہین یا غلط جہوٹی قبرین ہین یا سچی پکی ہین یا کچی اگر تم سچے ہو تو کہدو کہ جہوٹے پر لعنت کہ ہم بیش باد کہین بلکہ یہہ اور استہزا کہین کہ یزید آپکے

نزدیک مستحق اس کلمہ کا ہے یا نہین چونکہ شیعون مین صاف صاف اور اہل سنت مین کچھ اقل قلیل کا اسمین اختلاف ہے اور آپکا مسلک دونون کے خلاف ہے تو غالباً آپ بجماعت یزید ضرور اسکی نفی فرما دین گے اور خود ملا یزید بنجا دین گے جنہون نے عدم جواز لعن یزید کا فتوی دیا اور بعض علما نے اس لطیف فقرہ سے اونکو رسوا کیا کہ صد بر یزید وصد دیگر بر مزید افسوس آپ تو خود ہی ملا مزید بن گئے اب بیش باد کون کہے

قال اتنے کہنے سے کہ یہہ امام کی قبر ہین ہین ایسا کیا آگیا کہ انپر سلام و تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا۔

اقول اس مسئلہ کو پہلے تو خدا سے پوچھیے کہ اوس دستہ گیاہ مین ایسا کیا آگیا کہ حضرت ایوب کی قسم سچی ہوگئی پہر جناب رسول خدا سے پوچھیے کہ کیون حضرت اتنا کہنے سے کہ یہہ خط قبر والدین ہے ایسا کیا آگیا کہ اوسپر بوسہ دینے اور تعظیم کرنے کا حکم ہونے لگا اور سائل نے یہہ مزا لوٹا کہ قسم کے جہوٹے ہونے سے سستا چہوٹا پہر اون علمای کرام سے جو تعزیہ شریف کی تعظیم و تسلیم کا دم بہرتے تہے اوسکے سامنے ادب سے استادہ ہوکر تسلیم و تعظیم اور فاتحہ و درود ادا کرتے تہے پہر اپنے مولوی اسماعیل سے پوچھیے کہ ان سب بزرگوارون کے بدلے وہی آپکو اسکا جواب اسطرح باصواب دین گے۔ کہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست یعنے اموریکہ بآن مناسبت خاص دارد الخ چونکہ تعزیہ و ضریح و تخت و تابوت و علم وغیرہ یہہ سب حضرت امام سے خاص نسبت رکہتی ہین اور آپکے شعائر سے ہین اور حسب ارشاد علمای کرام تعزیہ شریف موسوم بنام نامی امام اور اوسکی تعظیم و فاتحہ تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام ہے پس اتنے کہنے سے ایسا شرف آگیا کہ انپر سلام اور تعظیم اور فاتحہ اور درود ہونے لگا اب اگر اسمین بہی نہ سمجہے

کہیئے گا کہ ایسا کیا آگیا تو ہم بے شک سمجھین گے کہ آپکے پیٹ مین شیطان یا یزید بے ایمان سما گیا۔

قال اس وہم کو شرع و عقل مین کہین اعتبار ہے کہ جو ہم کہدین کہ یہہ تیغا حضرت مرتضیٰ علی کا ہے اور یہہ سیڑہی حضرت فاطمہ کی اور یہہ دروازہ کی چوکہٹ حضرت رسولخدا کی تو ہمارے کہنے سے سچ مچ انہین کے ہوگئے۔

اقول شعائر اور منتسبات وہ ہوتے ہین جنکو ایک مناسبت و خصوصیت خاص منتسب الیہ کے ساتھہ ہوتی ہے اور شرع اور عقل بہی اوسپر دلالت کرتی ہے بہلا سیڑہی اور حضرت فاطمہ اور دروازہ کی چوکہٹ اور حضرت رسول سے کیا مناسبت ہے جو آپکے کہنے سے سچ مچ انہین کی ہو جائیگی غرض جو آپ کہتے ہین ایسی ہی بے ڈہنگی کہتے ہین۔

قال غرض یہہ وہم ویسا ہے کہ جیسے چہوٹی لڑکیان گڈا گڑیا بنا کر دولہا دولہن ٹہرا کر آپس مین اونکا بیاہ کرا دیتی ہین اور جانتی ہین کہ حقیقت مین یہہ بیاہ ہے۔

اقول دختران نابالغہ سے چونکہ تکالیف شرعیہ ساقط ہین اور جبلی نقصان عقل کے علاوہ یہہ سن بہی بے تمیزی کا ہوتا ہے بدین وجہ یہہ حرکت اور کہیل اونکا نہ لائق مواخذہ ہے نہ قابل اعتبار مگر افسوس ہے اون پیر نابالغ کی عقل پر جو چہوٹی لڑکیون سے زیادہ نافہم اور شعائر اسلام کو لڑکیون کے کہیل سے میل کرنے مین اسقدر مغلوب وہم ہین فاعتبروا یا اولی الابصار۔

قال اور لڑکی اور لڑکے کی گہوڑے پر گہانس کا گہوڑا بناکر سوار ہوتی ہین اور دوڑاتے ہین اور پوچہتے ہین کہ ہمارا گہوڑا ہے۔

اقول لڑکو نکی اس لکڑیلے گہوڑے پر کیون آپ رشک کرتے ہین آپنے ہی تو قبل اسکے ایک گہوڑے کی تصویر بنائی ہے اوسپر آپ ہی سواری کیجیے یا انہین لڑکو نکی

طرح بانس کا گھوڑا بنایئے گھانس کا کوڑا ہاتھہ مین لیجئے خوب دوڑایئے لڑکون کی طرح ہمارا گھوڑا ہی پوجتے جایئے گو اسمین ہنسی ہے مگر تھوڑی ہے بعضے دیکھنے والے فقط اتنا کہین گے کہ یہی گھوڑی ہے۔

قال اور پوچھو تو اصل اس وہم کی ہندؤن سے ہے کہ وہ لوگ ٹھاکر کی مورتین اپنے ہاتھہ سے بناکر خوش ہوتے ہین اور بجاے اصل کے پوجتے ہین۔

اقول شعائر اسلام اور کافرون کے اوہام مین زمین و آسمان حق و باطل کا فرق ہے قبل اسکے یہہ مرحلہ بخوبی طے ہوچکا ہے اور آپکی غلطی ان تشبیہات مین قرار واقعی ثابت کرادی گئی ہے اب پھر اوسکو مکرر ملاحظہ فرمایئے اور اس غلطی فاحش اور اپنی جان و ایمان کی کاہش سے باز آیئے۔

قال سو تعزیہ دار اونسے بھی زیادہ احمق ہین مورتین درکنار یہہ قبرونکی صورتین نقل کرتے قبر کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے۔

اقول عجب عقلمند سے سابقہ ہے کہ جسکے دل کا غبار نکلتا ہی نہین ٹیڑہی راہ چھوڑکر سیدہی راہ چلتا ہی نہین شیطان جسقدر وسوسہ دلاتا ہے اوسیقدر بہکتا جاتا ہے اجی حضرت تعزیہ دار احمق نہین بلکہ احمقون کو عقل سکہاتے ہین دین کے طریقے خدا و رسول کے احکام بدون شبہات و اوہام جیسے خود سمجھے ہین اورون کو سمجہاتے ہین دیکھیئے تعزیہ دار تو تنظیم نقش قبر مطہر حضرت امام حسین حسب اجازت سید کونین بہ تقبیل قبر فرضی بلکہ خط قبر والدین موجب اجر و ثواب جانتے ہین اپنے پیغمبر کا فرمانا سر آنکھون سے مانتے ہین آپکے زعم باطل مین قبر کا مرتبہ صورت سے کمتر ہے حضرت فرماتے ہین کہ حکم تقبیل مین خط قبر قبر کے برابر ہے پس ہم رسول کے حکم پر چلتے ہین اور آپ دین مین نئے رنگ مین کچھہ مضائقہ نہین لکم دینکم ولی دین۔

قال غرض ایسی باتون مین یہہ ہندوون کے بڑے بہائی ہین۔
اقول ہندوون کے بڑے بہائی آپ ایسے ہر بابی اور شوفسلامی ہین۔
قال طرفہ تماشا ہے ہندوون کو ہنستے ہین کہ دیکہو اپنے ہاتہہ سے صورت بناتے ہین اور تعظیم کرتے ہین اور آپکو نہین دیکہتے کہ ہم انسے کیا کم ہین۔
اقول حضرت سلامت جو ہندوون کا راگ آپنے ابتدا مین بے تال و سر گایا تہا یہہ سب اوسیکے بہارجی ہین چونکہ وہین آپکا طنبورا خراب یعنے اوسکا پورا جواب ہو چکا ہے لہذا اب پہر وہی تان نہ چہیڑیے اور بار بار گڑے مردے نہ اوکہیڑیے مسلمانون کے اعمال بحکم شارع و رجحان شرعی والقای ربانی کافرون کے افعال بخواہش نفسانی و اغوای شیطانی ہین اونہین انہین میٹہے کڑوے مرد آدمی اور ہیجڑے کا فرق ہے آپ مرد آدمی ہوکر تو ہیجڑوون کا راگ نہ گائیے مسلمان کہلاکر تو اسلام و کفر کی باتین نہ ملائیے۔
قال یہہ ویسی بات ہوی کہ آپکو ہپ اور وںکو اخ تہو۔
اقول میٹہا ہپ اور کڑوا اخ تہو ہوتا ہے یہہ نئی بات کیا ہوی۔
قال الغرض وی اندہے ہین یہہ ہیئے کے پہوٹے۔
اقول الغرض وی ہردم خیالی ہین اور آپ جہوٹے وی اندہی ہین اور آپ ہیئے کے بہوٹے
قال اور کہتی ہین کہ ہم تعزیہ کو حضرت امام کی محبت سے بناتی ہین اور اونکو دوست ہین
اقول سین کیا شک ہے بہت سچ کہتی ہین یہہ حضرت امام ہی کی محبت کا ولولہ اور جوشش ہے کہ دشمنون کے طعنے سُنتے جاتے ہین مگر امام کی یادگاری کو تعزیہ ضرور بناتے ہین حضرت محبت و عداوت ایسی چیز نہین جو چہپائے سے چہپ سکے ہمارے حضرات اپنے دوستون کی علامت مین فرماتے ہین یحزنہم حزننا ویسرہم سرورنا یعنے ہمارا غم اونکو محزون و مغموم اور ہمارا سرور اونکو

مسرور کرتا ہے دیکہو پہلے علامت محبت کی اپنے غم مین مغموم ہونیکی فرمائی کہ محبت مین اسکا اثر زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہر مومن محبت اہلبیت ان حضرات کی مصیبتون پر دل سے کڑہتا اور روتا ہے پس امام مظلوم کی مصیبت مین رونا رولانا و ماتم بکا اور اسکا کیواسطے تعزیہ بنانا امر ایمانی اور محبت خاص بلکہ کمال اخلاص کی نشانی ہے اوسکی تعظیم عین محبت و تعظیم امام ہے (چنانچہ از فروع حب منعم تعظیم شعائر اوست) آپکے پیر کا بہی کلام ہے۔

قال بڑے جہوٹے احمق ہین کبہی دوست نہین ایسے لوگ امام کے دشمن ہین۔

اقول جہوٹے احمق امام کے دشمن وہ لوگ ہین جو امام کے شعائر مٹانے مین حضرت امام کی سعایت یزید پلید کی رعایت کفار عنید کی حمایت کرتے ہین سبحان اللہ جو امام کے نام کا تعزیہ بناوین اونکی مصیبت پر روئین رولائین دیگر شعائر امام سے آپکی مصیبت و شہادت کا اعلان کرین یزید پلید کے مظالم سے اوس فاسق و فاجر پر طعن کرین وہ جہوٹے احمق اور امام کے دشمن قرار پاوین اور جو بنیاد اسلام کو ہلائین اور امام کے نام کے ساتہہ نقل کفر کفر نباشد مہا دیو کو ملائین تعزیہ شریف کو معاذ اللہ بت تعزیہ دار کو بت پرست شہرائین امام کی مصیبت پر نہ روئین نہ رولائین بلکہ رونیوالون کا سونہہ چڑہائین وہ مطلق اور امام کے دوست بنجائین یہہ امام کے دشمن دوستون سے جلے اپنے تعصب کیا اولٹی چال چلے ہین خیر ہمین اسکا کچہہ غم نہین کہ یہہ انقلاب بہی حضرت امام کیطرف نسبت بغاوت اور یزید کی طرف انتساب خلافت کے انقلاب سے کچہہ کم نہین۔

قال اگر آپ امام کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے۔

اقول واقعی محبت کا مقتضی یہی ہے کہ ہر امر مین رضا جوئی محبوب منظور رہے محبوب کے غم مین مغموب اور اوسکی خوشی مین مسرور رہے حضرت امام خود فرماتے ہین انا قتیل العبرۃ لا یذکرنی مومن الا بکے سو ہمنے رونے رولانے تعزیہ وغیرہ جو امور

باجات شرعیہ میں گریہ وبکا ہیں اونکے بنا نہیں حضرت امام کی اطاعت اختیار کی یزیدیون کے طعنے سہے مگر اپنے امام کی محبت واطاعت سے غافل نہ ہے مگر آپنے اولٹی جمای امام کے ارشاد کی تعمیل تعزیہ شریف کی تعظیم وتجمیل خلاف اطاعت ٹہرای خیر اگر بفرض محال یہہ خلاف اطاعت بہی ہوتا تو بہی محبت مین کچہہ نقصان نہ تہا کہ محبت واطاعت مین لزوم نہین ہے آپکو معلوم نہین ہے محبت تو ایسی چیز ہے کہ اطاعت کیسی باوجود ارتکاب اکبر کبائر بہی نہین جاتی اور بڑے وقت مین بڑی کام آتی ہے اپنے رہے سہے اسلام پہر تبشہ نہ لگائیے مدارج النبوۃ مین عبداللہ ابن عامر کی کیفیت ملاحظہ فرمائیے جنکو برابر شغل شراب وکباب رہتا تہا لیکن بلحاظ صحابیت کوی اونکو کچہہ نہ کہتا تہا جب قلعہ خیبر فتح ہوا تب غازیون نے غنیمت بہت پائی ازانجملہ شراب کثیر بہی ہاتہہ آئی ابن عامر مفت کی شراب غنیمت سمجہہ کر خوب نوش فرمای بعض صحابہ نے بحضور آن حضرت اونکو لعنت وملامت کی آن حضرت نے صحابی زاجر سے فرمایا کہ ابن عامر کو زجر وملامت مت کرو کہ وہ خدا ورسول کو دوست رکہتا ہے انتہی دیکہیے باوجود شرب خمر حضرت پیغمبر نے عامر کی نسبت خدا ورسول کے محبت کی تصدیق فرمائی اور صحابی زاجر نے سکوت کیا ابن عامر کو یہہ الزام نہ دیا کہ اگر رسول کی محبت مین سچے ہوتے تو اونکی وضع اور اطاعت اختیار کرتے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول کے نزدیک ابن عامر خدا ورسول کی محبت مین سچے تہے اور آپ اپنے دعوی میں جہوٹے چلیئے ستے جہوٹے۔

قال یہان جو کوئی ایک مالزادی کو چاہتا ہے تو کبہی بڑے بڑے پٹے رکہا کر مستی دہڑی جما کر داڑہی گہٹا کر بعینہ آپکو بہڑوا بناتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اوس مالزادی کو یہہ سیری وضع بہاتی ہے۔

اقول آہا اب ہم سمجہے کہ یہہ دنیا کی ناپاک محبت کا آپ ذکر رہے ہیں شاید آپکو ابن ملجم بہڑوی اور قطامہ مالزادی کا قصہ یاد آگیا ارے صاحب اوسنے تو وضع کیسی اوس

بالزادی کی ناپاک محبت مین اپنا دین وایمان ہی تج دیا جیسے آپ یزید کی ناپاک محبت مین اپنا دین وایمان تجے بیٹھے ہین پس بمقابلہ پاک محبت خدا ورسول وآل رسول ایسی ناپاک محبت کا ذکر نہ کیجئے اسکو اپنے اور ابن ملجم ہی تک رہنے دیجئے۔

قال بہلا جب بحیا بالزادی کو خلاف وضع اپنی نہ بہادی تو حضرت امام اپنے مخالف قوم کو کسطرح دوست جانین گے۔

اقول استغفر اللہ ؂ چہ نسبت خاک را بعالم پاک۔ آپنے دنیاوی ناپاک محبت اور دینی پاک محبت مین کچہہ فرق نکیا دونون کو خلط کردیا صاحب دنیاوی محبت کا ثمر اور دینی محبت کا اثر اور ہے حضرت امام اپنے مخالف وضع کو بفرض تسلیم اوسیطرح دوست جانین گے جسطرح حضرت رسول صلعم ابن عامر کو باوجودیکہ پیغمبر خدا ورسول کا دوست جانتے تہے ان نفوس قدسیہ مین فقط دوستون کی حمایت نہین بلکہ دشمنون کی بہی رعایت تہی منافقین اشرار کی ایسی پردہ پوشی کی بجز دو واقفین اسرار حذیفہ وحضرت عمار اور کسی سے اونکا حال زار بیان نہ فرمایا یہہ مرتبہ بجز رحمۃ للعالمین اور اونکی آل طاہرین کے اور کسے پایاست ؂ دوستان را کجا کنی محروم ✤ توکہ با دشمنان نظرداری۔

قال امام کی محبت تو تب ہی صحیح ہوگی جب کوئی حکم شرع کا تابعدار ہنے۔

اقول امام کی سچی محبت تو ہرحال مین صحیح ہے ہان یہہ بات ضرور ہے کہ اگر اس محبت کے ساتہہ حکم شرع کا بہی تابعدار ہنے تو نور علی نور ہے۔

قال کفر وبدعت کو چہوڑدے۔

اقول اگر بدعت کے معنی اپنی طرف سے نہ بنائے جملہ محدثات کو اپنی اولٰی سمجہہ بدعت محرمہ نہ ٹہرائے۔

قال کسی امیر فقیر مخالف شرع کی پیروی اختیار نکرے۔

اقول جیسے آپنے اپنے امیر یزید شریر فاسق سکیر کی پیروی اختیار کی۔

قال حکم خدا ورسول صاف صاف بیان کر دے۔

اقول جیسے ہمنے صاف صاف بیان کر دیا۔

قال آپکے اولاد کی تعظیم سب سے زیادہ بجا لاوے۔

اقول پھر آپنے واقعہ جانکاہ اہلبیت یاد دلایا پھر ہمارے قلب مجروح پر ایک نشتر لگا دیا ہم نہین جانتے کہ آپکے نزدیک اولاد رسول کا کیا احترام ہے اور آپکی اصطلاح مین تعظیم کس چیز کا نام ہے اگر وہ تعظیم مراد ہے کہ جو شمر نطفہ حرام نے وقت ذبح سینۂ معرفت گنجینہ امام علیہ السلام کی کی اور خولی بد انجام نے نیزہ پر سر مقدس سوار اہلبیت کرام کی کی یا جمال شر پسند نے بطمع کمر بند زر یا انگشتر دست حق پرست دستگیر ہر نا و پیر کی کی یا آپکے امیر معلوم یزید شوم نے بتقاضای کینہ آبای طشت طلای مین لب و دندان حسین مظلوم کی کی یا خود آپنے بنفاق خفی و بغض جلی اسمائی متبرکہ حسین حسین اور علی علی کی کی تو آپ ہی اس تعظیم سے خوش ہو جیئے اور اسکی داد دیجیئے ہمکو اور سب مسلمانونکو اس سے معاف کیجیئے انشاء اللہ جو صلہ اس تعظیم کا ہے وہ محاسبان روز جزا آپکو اور آپکے ان پیروں شر پرور کو دین گے اور آپ پیچ و تاب کھا کھا اور پچتا پچتا کر لین گے اور اگر مراد تعظیم و تکریم واقعی ہے وہ تو ہم کیا سبھی دیندار کرتے ہین مگر آپکو اس زبانی بات بنانے سے کیا فائدہ کہ آپ تو اپنی اوسی تعظیم اصطلاحی اور اوسی ضلالت و گمراہی پر مرتے ہین۔

قال یہہ عجب محبت ہے ہزاروں روپے بے حکم خدا و رسول کے اینٹ مٹی یعنی امام باڑہ اور ابرک بانس یعنے تعزیہ مین چوپٹ کرتے ہین۔

اقول اگر کوئی کافر ایسی طعن اسلام پر کرے کہ مسلمانون کے خدا و رسول سے یہہ عجب محبت ہے کہ ہزارون روپیہ اینٹ مٹی یعنی مسجدون اور روضہ رسول کے بنانے اور شیشہ و ابرک یعنے جھاڑ و کنول و قندیلین منگانے مین چوپٹ کرتے ہین تو آپ اس

طعن کو تسلیم کیجئے گا یا کچہہ جواب دیجئے گا وہی ہمارا بہی جواب ہے۔

قال اور سیدونکو دیکہتے ہین کہ چہوٹے ٹوٹے مکان مین پڑی ہوئی فاقے کہینچتے ہین کیون نہو دوست ایسی ہی چاہئین خاک مین ملاوین اور سایر کہ وبانس مین لگا دین پہر فرزند حسین کو ندین نہ کہلاوین۔

اقول اب ہم سمجہے یہہ اپنے مریدون چیلے جو لاہون پر آپکا غیظ و غضب ہے ممانعت تعزیہ داری کے پردے مین یہہ اپنے واسطے حسن طلب ہے تاکہ ایک پیسہ تعزیہ دار میر نہ لگاوین اور ہی دمڑی ٹکہ پیسا جو ہمت ہو وہ پیر کو اولاد حسین سمجہکر چندہ کرکے آپ ہی کی خدمت مین پہوچاوین سو یہہ بجز اس حرکت مین کچہہ برکت نہو گی باقی جن اہل دول کو خدای عزوجل نے توفیق دی ہے وہ خیرات و مبرات عزاداری وخدمت سادات سب کچہہ کرتے ہین اور جنکو خیر کی توفیق ہے نہین وہ کچہہ بہی نہین کرتے

قال اور اس بات کو سمجہو کہ اگر دین مین کسی سنت و مباح کے کرنے سے کچہہ قباحت شرعی لازم آوے تو اوس سنت و مباح کا چہوڑنا لازم ہوتا ہے۔

اقول اسی طرح اس بات کو سمجہو کہ اگر دین مین کسی ایسے امر کے کرنے سے جس سے رونق دین اور شوکت اسلام کی بڑہ جاوے تو اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے۔

قال چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی شرع مین کچہہ اصل نہو۔

اقول چہ جائے اوس چیز کے کہ جسکی اصلیت شرع مین باقرار فریقین پائی جائے اور وہ ہزار جگہہ بعنوان مختلف سمجہائی جای اگر آپ نہ سمجہین تو اوسکا کیا علاج ہے

قال بالفرض اگر تعزیہ بنانا اصل شرع مین مباح ہوتا تو بہی اب حرام ہوتا اسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور شیطان کا بازار گرم ہوا۔

اقول تعزیہ بنانا تو سب مسلمان کے نزدیک اصل شرع سے مباح اور اوسکی تعظیم و تکریم موجب صلاح و فلاح ہے بالفرض اگر اصل شرع کے خلاف بہی ہوتا تو بہی اب

جائز ہوجاتا کسواسطے کہ تعزیہ کے سبب بڑی بڑی گناہون سے وہ ذوات الاعلام جنکا پیشہ کسب حرام ہے باز رہتی ہین اور شیطان اور مریدان شیطان کا بازار بالکل سرد ہوجاتا ہے ہان اسی کے ساتھہ یزید نا فرجام اور جملہ اہل شام کے مظالم بہی ظاہر ہوکر جملہ خاص وعام اونکی ظلم وجور سے ماہر ہوی نا واقفون سے یزید وتابعین یزید کی محبت کا علاقہ چہوٹا رونق اسلام بڑہی بڑا کفر ٹوٹا شاید اسی سے آپنے برا مانا اور حرام کرنا واجب جانا

قال ذرا آنکہہ کہولو ہوش سنبہالو کہ بڑا گناہ زنا ہے جسکا یہہ حال ہے کہ جتنے حرامکار سال بھر مین اپنی مرادین پاتے ہین تعزیہ کے بدولت اسقدر دس رات دنمین کماتی ہین

اقول ہم نہین جانتے کہ یہہ کون حرامکار یزید پلید کے رشتہ دار ہین ہمنے تو بہت سی مسلمان رنڈیونکو دیکہا اور سُنا ہی کہ محرم الحرام مین بدولت تعزیہ داری فرزند خیر الانام زنا وغنا کا نام ہی نہین لیتین دس رات دن اوباشون کو اپنے گہر آنے نہین دیتین ہان فواحش بازاری یزید کی غمخواری ماتمیان امام شہید کی دل آزاری مین اگر سال بہر کے بعد انہین دنون مین اپنی مرادین پاتی ہون اور خاص اس دس رات دن مین کماتی ہون تو کیا بعید ہے پہر غم کیسا اونکو خوشی اور محرم کیسا اونکی عید ہے

قال بیگانے جوان مرد وعورت کا ایکجا جمع ہونا کہین عقل شرع مین درست ہے اور یہان جب کثرت سے ہجوم ہوا تو مرد وعورت کا بدن سے بدن ملنا ضرور ہوا۔

اقول یہہ آپکا وہی اگلا افترا ہے زنان اشراف کا مردونکے مجمع مین آنا بالکل جہوٹ اور تہمت ہے اوپر اسکا بیان ہوچکا ہے گستاخی معاف یہہ مجلس امام ابرار ہے بلاتشبیہ دہلی کا دربار نہین جسمین نقاب وحجاب یکقلم دور ہو ملاقات حکام کے بہانے کہلے خزانہ مردانے مین آنا ضرور ہو زیادہ سو منہہ نہ کہلوائیے دل ہی دل مین سمجہہ جائیے یہہ اس تہمت وافترا کی سزا ہے کہ دلی خویش آمدی پیش۔

قال قبول کیا کہ تمہاری عورتین نیک بخت مین گر جبکہ بخت ہمہین ادہر چہوڑتن۔

اقول او نہین بگبختون کا یہہ صبر بعضی کمبختون پر پڑا شرمایئے اور اب ہی اس تہمت و تہدید
سے باز آیئے مگر آپکی حیا تو الولد سر لابیہ سے ظاہر ہے - صاحبزادی کی غیرت سراپا
حیرت سے خلق خدا بخوبی ماہر ہے ۔

قال اسمیان سوچو کہ اگر تمسے کوی کہے کہ اپنی عورتون کو جو بڑہیان ہون نماز جماعت
مین عشا کے وقت بھیجو اور وے سبکے پیچہے مسجد مین نماز جماعت پڑہ کر سلام پہیرتے ہی چلی
جاوین کسی کو معلوم نہو کہ کون آیا اور کون گیا تو تم کہوگے ایسی باتین ناک کٹہاتی ہے
اور اشرافون کی بی بیان مرد وغیرہ باہر نہین آتی ہین ۔

اقول اگر مستورات ضعیفہ شریفہ وقت شب بغرض تحصیل ثواب جماعت
امام متقی و عادل کے پیچھے کہڑی ہوکر اقتدا کرین اور سلام پہیرتے ہی چلی جاوین
تو اسمین ناک کٹنے کی کیا بات ہے ہان آپکی ناک شاہ آس غیرت سے کٹجای کہ اینٹ
مٹی مین جو روپیہ چوپٹ کرکے مسجد بنائی اوس مسجد مین کیون گئین ۔

قال سو وے تعزیہ کے دنون مین دس رات بھر ہزارون آدمیون کے
روبرو جہان چار طرف روشنی ہورہی ہے اور سب اچہے برے کافر مسلمان لوگ
موجود ہین تمہاری بہو بیٹیان ہاتہہ سے ہاتہہ ملائے کندہے سے کندہا رگڑتی
کہلے خزانے زیارت کے بہانے پڑی پہرتی ہین ۔

اقول لعنۃ اللہ علی الکاذبین کسقدر جہوٹ اور افترا اور بہتان ہے کہ جسکا کچہہ
حساب ہی نہین سچ تو یہہ ہے کہ اگر جہوٹ بولے تو اتنا تو بولے - جہوٹ بولنے مین
آپکی طرح بڑا پکا ہو کچا نہو ایسا مبالغہ کذب مین کرے کہ ساری تقریر مین ایک
حرف بہی بہولے سے سچا نہو کیا کہنا آفرین صد آفرین ؎ این کار از تو آید و
کاذوب چنین کنند ۔

قال اور بعضے قرمساق اپنے ساتھ لیکر نکلتے ہین ۔

اقول خصوصًا دربار مین تو ضرور ساتھی چلتے ہین۔

قال بھلا ہم تمسے پوچھتے ہین کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹے نہین کٹتی یا وہ سد سکندر رہے کہ قیامت تک کوی یاجوج و ماجوج نہین گراسکتا

اقول ہمسے کیا پوچھتی ہواونہین میان سابق الالقاب سے تخلیہ مین نہین بلکہ عین دربار مین پوچھو کہ یہان وہ ناک اژدہات کی ہوجاتی ہے کہ کاٹے نہین کٹتی یا وہ سد سکندر ثانی ہے کہ قیامت تک کوی یاجوج و ماجوج نہین گراسکتا بلکہ اگر قافیہ تنگ نہو بلکہ چست اور درست ہو تو اتنا فقرہ اور بڑھا دیجیے کہ یا وہ بھوپال کا تال ہے کہ جسکی کوئی تھاہ پا نہین سکتا۔

قال کیون نہو خداوندا جو تیری غیرت نکرے اوسکی ایسی ہی بیغیرتی چاہیئے۔

اقول آمین بلکہ آمین بالجہر

قال جو تیرے در سے آشنا نہوا مثل سگ اوسکو در بدر دیکھا۔

اقول چونکہ وہ آپکے سگو نمین ہین مثل سگ آپ ہی کہئے ہم بجز اسکے اور کچھہ نہین کہہ سکتے ہے آپکو اور اونکو دونون کو بسینے خوآب کی راہ پر دیکھا۔

قال اور بڑا گناہ خانہ جنگی ہے وہ بھی تعزیہ کے سبب اکثر ہوتی ہے محرم کے سپاہی مشہور ہین۔

اقول خانہ جنگی تو جاہلون کا کام ہے کچھہ محرم پر موقوف نہین جب آپ پیشین ہی ہوئی ذراسی بات پر شجاعت دیکھانے اور جہالت جتلانے کو لڑ بیٹھو یا کسی پیرو یزید نے کچھہ تعزیہ امام شہید کی بے ادبی کا ارادہ کیا اور اس فساد و عناد پر اپنے ساتھہ اور ونکو آمادہ کیا اور تعزیہ دار اسکے مانع و مزاحم ہوئے اور اس درنگی مین خانہ جنگی ہوی جیسا کہ آپنے کیا اور اوسکا پورا خمیانہ اوٹھایا شاید اس جگہہ وہی خیال آیا تعزیہ شریف کے ساتھہ تو کچھہ بے ادبی نکر سکے اب اوسکا یہ قصاص

لیا کہ تعزیہ مقدسہ سب گناہون اور خانہ جنگی وغیرہ کا سبب قرار دیا سبحان اللہ یہہ تو وہی بات
ہوئی کہ جنگ صفین مین جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے شامیونکے ہاتہہ سے شہادت پائی
اور صحابہ طرفین کو حدیث عماد جلد ہ ما بین عینی تقتلہ الفئۃ الباغیۃ یاد آئی تو دونون
لشکروںمین اسکا چرچا ہوا شامیون نے اپنی بغاوت چھپانیکو یہہ بات بنائی کہ قاتل عمار علی
ہین جو اونکو لڑنے بہیجا اپنے ساتہہ اس معرکہ مین لائے بعضے بزرگون سے نرہا گیا
بیساختہ بول اوہٹے کہ سبحان اللہ اس اولٹی سمجہہ کی راہ سے تو قاتل حضرت امیر حمزہ
خود حضرت پیغمبر قرار پائے ویسی ہی اولٹی سمجہہ آپکی بہی ہے ہم نہین جانتے کہ یہہ
کج فہمی آپ مین کیونکر آگئی اور شامیونکی روح خسیس آپکے قالب نفیس مین کیونکر سماگئی
قال اور محرم کے بدولت جسقدر قتل شہر لکہنو مین ہوتا ہے سب جانتے ہین برس
روز کے قصے قضیے انہین دنون محرم پہر اوٹہا رکہتے ہین۔
اقول یہہ خام خیالی بہی بالکل جہوٹ اور لاا ُبالی ہے لکہنو مین تو ان دنون
کبہی کسیکی نکسیر بہی نہین پہوٹی ہماری عمر لکہنو ہی مین گذری ہمنے کبہی محرم مین
کچہہ جہگڑا فساد بہی نہین سُنا قتل کیسا لکہنو آپ محرم مین نہ کبہی گئے نہ آئے مگر
گہر بیٹہے خوب دُہرہنگے اوڑائے واہ حضرت واہ ماشاء اللہ۔
قال اور قطع نظر گناہ کے کفر و شرک کیا کم ہوتا ہے کہ ہزارہا خلقت تعزیہ کو سجدہ
کرتی پہرتی ہے۔
اقول اسکو تو ہم مقدسہ رسالہ مین ذکر کر چکے ہین کہ سجود لغیر المعبود منہی عنہ ہے
پس تعزیہ شریف کو سجدہ کرنا تو کسی مسلمان کا دستور نہین ہان کفرہ وارازل
وغیرہ کا مذکور نہین وہ شاید ایسا کرتی ہون پہر اونکی شرک پر تعزیہ شریف سے
کیون مواخذہ کیا جاتا ہے اونکے گناہ کا الزام نقل روضہ امام کو کیون دیا جاتا ہے
یہہ بفرض تسلیم ممانعت سجدہ غیر علی الاطلاق ہے والا علماء نے سجدہ تحیت

غیر اللہ کیواسطے جائز جانا ہے پھر آپ پر سجدۂ تعظیمی تعزیہ شریف جو عوام کالانعام
کرین کیون شاق ہے چنانچہ لطائف اشرفی سے اس سرخفی کا زیادہ ظہور ہے
دیکھیئے اوسمین یہہ طرفہ تقسیم و تعظیم مذکور ہے قال ابن عباس سجدة التحیّة
بمنزلة السلام ولا باس بوضع الخدین بین یدی الشیوخ والسجدة
اثنتان سجدة العبادة وسجدة التحیّة فالاول خاصة للہ تعالی والثانی
بوجہ التکریم فی خمس محل جائز القوم للنبیّ والمرید للشیخ والرعیّة للملك
والولد للوالدین والعبد للمولی فی کل حال یرخص واذا سجد الانسان
سجدة التحیّة لایکفر واذا سجد الرجل للامام والغیر وکان تصد التعظیم
والتحیة دون الصلوة لایکفر ھذا کلہ فی فتاوی قاضیخان۔ انتہی۔ خلاصہ
اسکا یہہ ہے کہ ابن عباس نے کہا سجدہ تحیّتہ بمنزلہ سلام کے ہے اور دونون رخسارے
روبرو شیوخ کے رکہنا کچہ مضائقہ نہین اور سجدہ دو ہین ایک سجدہ عبادت
دوسرا سجدہ تحیت پہلا خدا کے واسطے خاص ہے دوسرا بوجہ تعظیم و تکریم پانچ
جگہہ جائز ہے امت کا پیغمبر کیواسطے مرید کا پیر کے لیئے رعیت کا بادشاہ کے
لیئے بیٹے کا مان باپ کے لیئے غلام کا آقا کے لیئے ہر حال مین مرخص ہے اور انسان
سجدۂ تعظیمی سے کافر نہین ہوتا اور جب کوئی مرد امام وغیر امام کا بقصد تعظیم و
تحیت نہ بارادہ عبادت سجدہ کرے تو وہ کافر نہین ہوتا یہہ سب فتاوی قاضیخان
مین ہے انتہی۔ اس سے تو اراذل و عوام بلکہ شرفا و خواص انام کا اشخاص مذکورہ کو
سجدہ تحیت کرنا جائز معلوم ہوا پھر جب پیغمبر و امام بلکہ مشائخ کرام و بادشاہ اسلام
وغیرہ ہمکو سجدہ تعظیمی کرنا درست ہے تو تعزیہ شریف کو عوام کے سجدہ تعظیمی کرنے
مین کیا گناہ لازم آیا جو آپنے اور سبکو چھوڑ خاص تعزیہ کی نسبت باوجود تنبیہہ
قاضی خان مفتی مین یہہ شور و غل مچایا۔

قال اور اوسکی (یعنے تعزیہ) کے آگے کہڑے ہوکر منت و مراد مانگتے ہیں کوئی واہی اسپر سہرہ و نشان چڑہاتا ہے کوئی جاہل عرضی لکہکر ابرک بانس مین لگاتا ہے کوئی بیوقوف زبانی ہی بیٹا مانگتا ہے۔

اقول اگر یہہ امور عوام کے بقصد توسط و استمداد ہین تو بلاشبہہ خالی از عیب و فساد ہین اگر تعزیہ شریف کو محل استجابت دعا سمجہکر بواسطہ حضرت امام خدائے منعام سے منت و مراد مانگتے ہین تو اسمین قباحت ہے بلکہ شرعاً اسکی اباحت ہے مدارج النبوۃ محدث دہلوی ملاحظہ ہو فرماتے ہین روایت کنند کہ فرمود آن حضرت صلعم چون متحیر شوید شما در امور یعنے برآمد کارہا پس مدد جوئید از اصحاب قبور۔ اب دیکہئے یہان تو اصحاب قبور سے عموماً استمداد کا حکم عام ہے پہر تعزیہ شریف تو نقل قبر مطہر امام ہے جو لوگ اصل مزار مقدس سے دور ہین وہ نقل ہی کے وسیلہ گردانئے مین معذور ہین ابہی چہرہ شریف کا رنگ نہ بدلیئے ذرا اور آگے چلیئے کہ استشفاع کا طریقہ اچہی طرح مفہوم ہو اور تعزیہ مقدسہ سے استمداد اور اوسکے ذریعہ سے طلب منت و مراد کا حال بخوبی معلوم ہو شیخ محدث موصوف بعد کلام سابق ارشاد کرتے ہین ونیست صورت امداد مگر ہمین کہ محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب عزت الہی بتوسل بروحانیت بندہ مقرب مکرم درگاہ والای او کہ خداوندا ببرکت این بندہ کہ تو رحمت واکرام کردہ او را برآوردہ گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندہ مقرب و مکرم را کہ ای بندہ خدا و ولی وی شفاعت کن مرا و بخواہ از خدای تعالی مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست بندہ درمیان مگر وسیلہ و قادر و معطی و مسئول پروردگار است تعالی شانہ و دروی ہیچ شرک نیست چنانکہ منکر وہم کردہ انتہی پس حضرت محدث تو عموماً ہر بندہ مقرب کے پکارنے اور قضای حاجت ہر او سے شفاعت چاہنے کا حکم دیتے ہین پہر آپکو خاص ہمارے امام اور اونکے شعائر سے کیا

عداوت ہے جو اونکو خالق و مخلوق مین وسیلہ نہین لیتے ہین شیخ محدث کا الزام ہے کہ جو استشفاع مقربان خدا کو شرک سمجھے وہ منکر ہے سید مجیب کا کلام ہے کہ استشفاع ائمہ ہدیٰ اور وسیلہ نقل تربت سید الشہدا مین جو کلام کرے وہ بدتر از منکر ہے ہماری تائید کیواسطے امام شافعی کا ارشاد کیا کم ہے جو فرماتے ہین کہ اجابت دعا کے واسطے مرقد مطہر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تریاق اعظم ہے اور اگر عبارت فارسی محدث کی سمجھنے مین کچھ وقت ہو تو کتاب مظہر العجائب کی یہہ عبارت ہندی دیکھی کہ استعانت بغیر خدا اس طور پر کہ اوس غیر پر اعتماد کلی ہوے اور اوسکو عون الٰہی کا مظہر نجانے حرام ہے اور اگر التفات محض حق کی جانب ہے اور اوس غیر کو عون الٰہی کا مظہر سمجھکر اوس سے استعانت ظاہری کرین دور عرفان سے نہین اولیا انبیا بھی اس قسم کی استعانت غیر سے کرتے آئے ہین لیکن حقیقت مین یہہ استعانت بخدا ہے انتہی ہرگاہ جمہور اہل اسلام کا استعانت مذکور پر اتفاق ہے تو آپکا انکار مورث عناد و نفاق ہے۔

قال اور بعض احمق اوس لکڑی کی کہپاچون پر کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان ہے ایک مورچہل لیے گنتا پرشاد کیطرح کا لکا مورت پر کہیان ہانکتے ہین۔

اقول اب ہم سمجھے کہ آپکی پرستش کے واسطے گوریا کالا کہ ایسا نزالا بت چاہیئے کہ جسکو گرمی لگے سردی لگے اور جسمین جان ہو اور اس ٹہاٹہہ کا لکڑی کاٹ کا بہی نہو یہہ کیا ہوا انسان ہو وہ کون آپکے پیر سید احمد صاحب بریلوی جنکی سواری مین بکمال خلوص و جان نثاری مولوی عبد الحی و مولوی اسمعیل انکے دو چیلے مورچہل لیے ادھر اودھر جمنا داس اور رنگا پرشاد کیطرح بجنسہ بلکہ لالی مورت پر ہلاتے اور آپ اکیلے آگے آگے نرسنگا بجاتے چلے جاتے ہین بہلا اس تعصب کا کچھ ٹہکانا ہے کہ میان اسمعیل صاحب تو تخت شاہی کی تعظیم کا حکم دیتے ہین اور آپ تعزیہ شریف کی نسبت کسقدر تعصب کی لیتے ہین

حالانکہ تخت بہی لکڑی ہے کہ جسکو نہ گرمی لگے نہ سردی نہ اوسمین جان ہے خیر یہہ تو
تخت سلطان ہے کعبہ معظمہ کو دیکہو جسکو حضرت خلیل نے بنایا اور اینٹ چونا پتہر لگایا
اور اوسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون بشرط استطاعت اوسکے
حج کا وجوب اور وہ خود مطاف ہر مسلمان ہے حجر اسود بہی ایک پتہر ہے نہ اوسکو
سردی لگے نہ گرمی نہ اوسمین جان ہے پہر کیون سید الانس و جان اور اونکی علم سے
جملہ مسلمان اوسکا بوسہ لیتے ہین کوہ صفا و مروہ بہی پتہر ہین جنکو نہ سردی لگی نہ گرمی اور
اونمین جان ہے پہر کیون حضرت نے اونمین سعی کرنا لازم جانا اور کیون خدای تعالے
نے اونکو اپنے شعائر سے گردانا مساجد اہل اسلام مین بہی یہی اینٹ پتہر چونے
لکڑی کا سامان ہے جنمین نہ سردی اثر کرے نہ گرمی نہ جان ہے پہر کیون مسجد ونمین
نماز پڑہنے کا زیادہ تر ثواب اور اوسکا اجر بحساب ہے قرآن شریف کی ہزارہا
جلدین لکہی اور چہپی ہوی موجود ہین جنکو آدمیون نے مٹی یا تانبے یا شیشے کی دواتون
اور لکڑیکی قلمون سے بانس کے کاغذ پر لکہا ہے اور پتہر دن پر اونکا نقشہ سیاہی سے جماکر
لکڑیکی کلونمین لگاکر چہاپا اب اس بانس کے کاغذ مین جسکو نہ سردی لگے نہ گرمی نہ
جسمین جان ہے کیون ایسی بزرگی آگئی کہ تمام مسلمانون کا دین و ایمان ہے اور کیون
وہ ہر دیندار کے نزدیک واجب الاحترام اور حالت نجاست مین اوسکا مس کرنا
حرام ہے اب ہم آپسے پوچہتے ہین کہ آپکے اعتقاد مین کعبہ معظمہ کا حج کوہ صفا و مروے
مین سعی مسجد ونمین نماز جماعت قرآن شریف کی تلاوت واجب مستحب سنت ہے یا بسبب
اینٹ چونا پتہر لکڑی بانس ہونیکی بدعت در صورت اول بسبب اشتراک اصل دلیل
باضافہ دیگر توجیہ و تاویل تعزیہ شریف کے اباحت بہی اسی قبیل سے ہے پہر زنار
تعصب کو توڑ دیجئے اور تعزیہ شریف کی اہانت کو چہوڑ دیجئے اور در صورت ثانی پہر
یہہ تقریر و تحریر فضول و لایعنے ہے دین و اسلام ہی سے موںہہ موڑ دیجئے ہمارے

کہنے پر کیا ہے آپتو پہلے ہی سے گنگا نہلئے اپنے بجرنگ بلی کی مورت پر دہونی رمائے بیٹھے ہین رہکر اپنے بڑے بہائی ہندؤن کا ذکر کیونکر نہ کیجیے کہ آپ اور وہ بسبب مخالفت اسلام ایک تہالی کے کہانے والے اور آخرت مین دونون ایک ہی راہ جانے والے ہین اور دنیا مین ہی آپکے اسلام برائے نام کی اسیقدر بنیاد ہے جیسے اب متہرا کا نام اسلام آباد ہے۔

قال علیٰ ہذا القیاس اور بہت رسومات کفر کے ہوتے ہین اگر ان سبکا بیان کیجیے تو ایک بحر طویل ہے۔

اقول رسوم کفر کے کچہہ ہی نہین ہوتے ہین جنکو آپ رسوم کفر کے سمجہے ہین وہ مستحبات و محسنات شرعیہ ہین مگر آپکی سمجہہ کا پہیر اور اپنی سمجہہ کے آگے دوسرے کی بات نہ سُننا اور حق و باطل مین تمیز نہ کرنا یہہ اور اوسپر اندہیر ہے۔

قال اب سچ کہو کہ جسکے سبب سے اسقدر گناہ اور شرک ہو اوس سے روح حضرت امام حسین علیہ السلام کی خوش ہوگی یا ناخوش اور خدا و رسول راضی ہونگے یا ناراض۔

اقول کہانتک سچ کہین آپ سچ مانتے ہی نہین بلکہ سوا جہوٹ کے سچ جانتے ہی نہین تعزیہ شریف العیاذ باللہ سبب گناہ و شرک نہین ہے یہہ نئی بات ہے کہ گناہ کوئی کرے شرک مین کوئی گرفتار ہو اوسکے بدلے تعزیہ شریف مواخذہ دار ہو اسکا خیال نہین آتا کہ ایسا بیہودہ الزام اصل تک پہونچ جاتا ہے ذرا جذب القلوب کی یہہ عبارت دیکہیے آوردہ اند کہ یکے از عمال روم خواست کہ بر حجرہ شریف بول کند بمجرد قصد آن چنان بر زمین افتاد کہ سرش ریزہ ریزہ شد۔ اب فرمایئے کیا حجرہ شریف ہی اوسکے گناہ کا سبب ہوا نعوذ باللہ منہ۔

قال ہم تمسے پوچہتے ہین کہ حضرت امام کے تم بڑے دوست ہو اور غمخوار یا جو امام زادے اور خود امام تہے بہلا بتلاؤ کہ دوازدہ امام مین سے بعد امام حسین کے کسی امام نے

بہی تعزیہ بنا لیا ہے۔

اقول ہم تمسے پوچھتے ہین کہ علاوہ امام حسینؑ کے گیارہ دوازدہ امام اور حضرت امام حسین ملاکر تیرہ امام تھے اسی معرفت پر دعوائ محبت اہلبیت کیا جاتا ہے جو ائمہ اہلبیت سے ایسا اجنبی اور تعداد ائمہ اثناعشر کے یاد رکہنے مین اسقدر غافل اور غبی ہو وہ آن حضرات کی محبت بہی خوب یاد رکہتا ہوگا اب ہمکو یقین ہوا کہ سوائے سرکیے دو تین نامون کے اور ائمہ اہلبیت کے نامون سے بہی آپ واقف نہین والاکبہی ہمت نہ ہارتے اور اپنے تعزیونکی ساتہہ اونکو بہی پکارتے بہرکیف اون حضرات کو کچہہ تعزیہ بنانے کی ضرورت نہ تہی ہملوگ تعزیہ اس غرض سے بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت امام مین زیادہ رونا آوے یہہ حضرات بغیر تعزیہ بنانے کے اسقدر روتے تہے اور امام مظلوم کا غم کرتے تہے کہ امکان بشری سے خارج ہے اگر ہم آن حضرات کی گریہ و بکا کی کیفیت لکہین تو ہر اسا ایک کتاب تیار ہو لیکن ہم چاہتے ہین کہ آیندہ موقع مناسب پر بالا ختصار کچہہ اسکا اظہار ہو۔

قال اور تاشے ڈہول اور مرثیہ کتاب اور مجلس وہ بہی کرتے تہے۔

اقول اگر آن حضرات کے وقت مین مصائب امام مظلوم کا چرچا نہوتا اور وقتاً فوقتاً وہ ذکر نہ کیئے جاتے تو یہہ اخبار شہادت علمائے شیعہ و اہل سنت کہانسے پاتے اور کتب مقاتل کیونکر تالیف فرماتے مگر آپ اپنی ضد اور جہالت سے نہ کچہہ دیکہتے نہ سنتے ہین ہر چیز کے انکار پر سر دہنتے ہین یہان بہی تاشے ڈہول کے ساتہہ مرثیہ کتاب اور مجلس کا بہی انکار اور اس انکار پر وہی اصرار ہے لہذا ہم آپکی ان شقوق ثلثہ کا جواب علحدہ علحدہ دیتے ہین دیکہین اب بہی آپ ہٹ دہرمی کرتے ہین یا مان لیتے ہین۔ جواب شق اول تو اتنے ہی مین تمام ہے کہ تاشے ڈہول بجانا فعل عوام ہے شغل لہو و مزامیر مذہب اہلبیت میں حرام ہے شق ثانی مرثیہ و کتاب ہے جسکا یہہ جواب ہے کہ مرثیہ و کتاب سے تو یہی مراد ہے کہ نظم مین یا نثر مین مصائب امام بیان کرے سو اسکا چرچا تو حضرت پیغمبر سے لیکر

ائمہ طاہرین اور صحابہ وتابعین بلکہ سلف سے خلف تک برابر چلا آیا ہے آن حضرت نے خود اپنے فرزند کا واقعہ حضرت جبرئیل سے سنکر اپنے اہل بیت سے بیان کیا اور اہل بیت نے آپکی زبان سے یہہ مرثیہ سنکر روئے رولانیمین آپکا ساتھہ دیا اسی بنا پر آن حضرت صلعم کی وفات مین اہل بیت وصحابہ نے مرثیہ کہے اور مرثیہ پڑہ پڑہکر روتے رولاتے رہے مدارج النبوۃ کی یہہ عبارت ملاحظہ ہو ہر کدام از اہل بیت آن حضرت و صحابہ عظام مرثیہ در وفات آن حضرت در سلک انتظام کشیدند اول ایشان فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بود کہ چون بعد از دفن بزیارت قبر شریف رفت خاکے ازانجا برداشت وبدیدہ غمدیدہ نہاد وگریہ کرد واین شعر انشا نمود ؎ ماذا علی من شم تربۃ احمد + ان لایشم مدی الزمان عوالیا + صبت علی مصائب لوانہا + صبت علی الایام صرن لیالیا۔ اسی طرح تاریخ طبری مین ہے ورثتہ عمتہ صفیہ بمراثی کثیرۃ ورثاہ ابو سفیان بن الحرث ورثاہ صدیق وحسان ولقد احسن حسان یعنے آن حضرت کے غم آپکی پہوپی حضرت صفیہ نے بہت سے مرثیہ کہے ابو سفیان اور حضرت صدیق اور حسان نے مرثیہ کہے مگر حسان کا بہت اچہا مرثیہ تہا اور ہر شخص کے ذکر مین اوسکے مرثیہ کے اشعار بہی لکہی ہین جنکو ہمنے بخوف اطناب چہوڑ دیا علی ہذا حضرت امام کی مصیبت مین جو حضرت رسول خدا صلعم اور دیگر انبیا وملائکہ اور جنون اور آدمیون نے آپکے مصائب بیان کئے اور مرثیہ کہے ہین اون سب کا ذکر بالاستیعاب موجب طول کتاب ہے پہلے آنکہین کہولکر مقتل نور العین اسفرائینی کو دیکہیے جسمین ایک موکل سرا قدس امام مظلوم کی زبانی ایک واقعہ جانکاہ طولانی مذکور ہے اوسکے بعض فقرات متعلق مانحن فیہ کا ذکر ضرور ہے وہ کہتا ہے فنزل آدم من الہواء واقبل الی الراس وسلم علیہ یعنے پس حضرت آدم اوپر سے اوترے اور سر مطہر

امام کے پاس آئے اور اوسپر سلام کیا وقال عشت سعیدا و قتلت طریدا عطشانا
اور یہہ مرثیہ پڑہا کہ اے فرزند تو اپنی زندگی مین سعید تھا اور تو وطن سے نکالا گیا اور
پیاسا شہید کیا گیا یہہ مرثیہ پڑہکر حضرت آدم کرسی پر بیٹھ گئے پہر اسیطرح حضرت
نوح اور حضرت موسی اور حضرت عیسی تشریف لائے اور مثل حضرت آدم ان انبیا
نے بہی سر مقدس پر سلام کر کے مرثیہ پڑہا اور کرسیون پر بیٹھے ثم جاءت سحابة
اعظم من تلك السحائب ولها دوی کدوی الرعد العاصف وسمعت
خفقان اجنحة الملئکة حتی تزلزلت الارض پہر ایک بدلی اور بدلیون سے
بڑی آئی جسکی آواز مثل رعد کے تند و تیز تہی اور فرشتون کے پرون کی اسطرح
آواز آتی تہی کہ زمین کانپی جاتی تہی فنادی مناد انزل یا ابا القاسم پس ایک
منادی نے آواز دی کہ ای ابو القاسم ای محمد مصطفے صلعم تشریف لائے پس آنحضرت
اس طرح اوس سر مطہر کے پاس تشریف لائے عن یمینه صف من الملئکة
لا یحصیهم الا الله وعن یساره علی المرتضی وولده الحسن وفاطمة
الزهراء داہنی جانب ایک صف ملائکہ تہی جنکا شمار سوای خدا اور کوی نہین جانتا
اور بائین جانب حضرت علی مرتضی اور حسن مجتبی اور فاطمہ زہرا تہین فاقبل النبی
صلعم علی الراس الشریفة واخذها وضمها الی صدره وبکا بکاء اشدیدا
پس حضرت نے بڑہکر اوس سر مطہر کو اوٹہایا اور سینہ شریف سے لگایا اور ڈاڑہین مار
مار کر روئے اور یہہ مرثیہ پڑہا یا حبیبی یا حسین عشت سعیدا وقتلت
طریدا عطشانا ای میرے پیارے اے حسین تو اپنی زندگی مین سعید تہا اور
تو وطن سے نکالا گیا اور پہر کا پیاسا شہید کیا گیا پہر پیغمبر نے وہ سر علی مرتضی کو
اور علی نے فاطمہ زہرا کو اور سیدہ نے حسن مجتبی کو دیا اور ان بزرگوارون نے
ڈاڑہین ماری اپنے سینہ سے لگا کر یہی مرثیہ پڑہکر نوحہ کیا ہمکو حضرت پیغمبر کے یا حبیبی یا حسین

کہنے پر بے اختیار وہ آپکا زہر آمیز طعن خیز کلمہ نعرۂ یا حسین و مدد اریا داگیا کیا
آن حضرت کی روح پر فتوح آپسے خوش اور راضی ہوی ہوگی کہ باید و شاید پہر مولوی
مذکور کہتا ہے کہ اسکے بعد چاروں پیغمبروں نے حضرت خاتم الانبیا کو امام مظلوم کا
پرسا دیا اور السلام علیک ایہا الولد الصالح اعظم اللہ اجرک و قوے
صبرک واحسن اللہ عزاک کہکر رسم تعزیت کو ادا کیا پہر کہتا ہے کہ یہ سب
ماجرے مین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اپنے کانوں سے سُنا اور مین جاگتا تہا انتہی
اسی طرح حضرت بیمار کربلا کے مرثیے جو آپنے کربلا مین شام مین مدینہ حضرت خیر الانام
مین پڑہے اور حضرت ام کلثوم کا مرثیہ وقت داخلہ مدینہ سے مدینۃ جدنا لا
تقبلینا فبالحسرات والاحزان جئنا حضرت امام جعفر صادق کے احادیث مصائب
جنکو مرثیہ کتاب جو چاہئیے کہئیے اور وہ مرثیے جو حضرت امام رضا نے حمیری اور
دعبل سے پڑہوائے اور مرثیہ امام شافعی رح سے تاوہ قلبی والفواد کئیب
علے ہذا اور بہت سے مرثیے ہواتف اور جنوں کے شاہ عبد العزیز صاحب نے سر الشہادتین
مین ذکر کیئے ہین اور فرمایا ہے ثم لما وقعت واقعۃ الشہادۃ و شہر امرہا بانقلاب
التربۃ دما و امطار الدم من السماء وہتف الہواتف بالمراثی ونوح الجن
و بکائہم الخ اسکا حاصل مولوی کرم احمد صاحب اونکے شاگرد رشید نے اسطرح
بیان کیا ہے۔ فرشتگان آواز می دادند از عالم غیب بمرثیہ ہائے آن حضرت بلکہ
شہرت بخشیدا و سبحانہ واقعہ مذکورہ رابدین وجوہ و در قلوب مردم صغیر و کبیر بکا و
حزن ستم را انداخت کہ ہمیشہ محزون و گریان می باشند و گاہے این اندوہ کہنہ نمیگردد
و این واقعات ہائلہ جانکاہ ہمیشہ در امت رسول مذکور می شوند بخواندن کتابہا و مرثیہ
مشعر حالات و روایات صحیحہ واقعہ امام حسین و این امر تا روز قیامت باقی خواہد
بود در آسمانہا و زمینہا و در حاضران و غائبان و در خلق ناطق کہ زبان دارند و در خلق

ضامنت کہ خاموش و بے زبان اندانتھی - اب اس سے زیادہ اور شہرت اور مرثیہ و کتاب
کی کثرت کیا ہوگی آپکو فقط حضرات ائمہ اہل بیت کے مرثیے و کتابکی تلاش تھی ہمنے تمام
مخلوقات کے مرثیے اور کتاب کہہ سنائی اور یہہ شاہ صاحب کا بیان اونہین مرثیونکا
گویا آخر بند ہے جو تا قیام قیامت سبکو رولائیگا اور بقول مولوی کرم احمد صاحب
صغیر و کبیر جوان و پیر سب اس حزن ستمر سے ہمیشہ محزون و گریان رہین گے
مگر آپکو رونا نہ آئیگا خیر بعد مرثیہ و کتاب شق ثالث یعنے مجلس کے انکار کا بھی
مختصر جواب سُنلیجیے کہ مجلس حسین قبل از وقوع واقعہ شہادت پہلے تو حضرت رسول
الثقلین نے کی چنانچہ ترجمہ تاریخ اعثم کوفی مین ایک حکایت طویلہ مذکور ہے جسکا
خلاصہ بقدر ضرورت یہہ ہے کہ قبل از معرکہ حنین آن حضرت صلعم نے سفر کیا اثناء
راہ مین حضرت جبرئیل نے خبر شہادت امام جلیل آپ سے بیان کی آپ نہایت محزون
و مغموم ہوے پھر مدینہ پلٹ کر لوگون کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ پڑھا
اور واقعہ شہادت حضرات حسنین بیان کیا پھر بعد خطبہ دست راست امام حسن کے
سر پر اور دست چپ امام حسین کے سر پر رکھکر ایک آہ سرد دل پر درد سے کھینچی اور
آسمان کیطرف دیکھکر کہا خداوندا مین محمد بندہ اور رسول تیرا ہون اور یہہ دونون فرزند
میرے بیجرم و خطا اشقیائے امت کے ہاتھ سے شہید ہون گے اوسوقت تو اپنی
برکات ان دونون پر نازل کرنا اور انکو سردار شہدا گردا ننا اور انکے قاتلونکی عمرین
قلیل اور اونکو خوار و ذلیل کرنا جب آن حضرت نے اوس مجلس مین یہہ مرثیہ پڑھا تو سب
حاضرین رونے لگے اور صدای گریہ بلند ہوئی اوسوقت پیغمبر صلعم نے فرمایا کہ افسوس
کہ آج تم سب میرے اس بیان پر روتے ہو مگر جب یہہ واقعہ پیش ہوگا تو تم میری کسی
فرزندکی نصرت نہ کروگے انتہی اب ہم آپکو آپکی سنگدلی ہی کی قسم دیکر پوچھتے ہین سچ
کہئیے کہ جب آن حضرت نے حضرت امام کی زندگی مین فقط واقعہ شہادت حضرت جبرئیل

سے سنکر ایسی مجلس کی اور وہ مرثیہ پڑہا کہ اور رونا کیا ذکرہ لوگ بہی روز لگی جو وقت وقوع واقعہ امام مظلوم کی نصرت کرتے پس اگر آن حضرت کی حیات مین یہہ سانحہ ہوتا تو آپ مجلس عزا بر پا کرتے مرثیہ و کتاب شہادت یعنے خطبہ مصیبت پڑہتے یا د مجلس کرتے نہ مرثیہ پڑہتے آپ کہین یا نکہین ہمارا دل کہتا ہے واللہ ضرور کرتے پس جب خود آن حضرت نے مجلس کی تو اماموں کی مجلس کرنیکا سوال بیکار ہے یہہ حضرات تو جبتک زندہ رہے اسی شغل و ذکر مین رہے انکی مجلسون کے ذکر مین تو وہ مجلس کیسی گیارہ مجلسون کی گیارہ کتابین اگر بنائی جائین تو بہی کافی ہونگی آپکو اگر خدا نے سمجہ دی ہے تو اسیقدر بہت ہے ورنہ ہزار جلدین بہی کچہہ نہین من لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر۔

قال الغرض یہہ سبکو معلوم ہے کہ اماموں کے وقت تعزیہ کا نام و نشان نتہا اور وی ہرگز ہرگز کبہی کچہہ بہی تعزیہ کی رسم نکرتے تہے۔

اقول اسی طرح یہہ بہی سبکو معلوم ہے کہ حضرت پیغمبر کیوقت بہت چیزون کا نام و نشان نتہا جیسے قرآن کا بموجب ترتیب موجود جمع کرنا اوسپر اعراب دینا جیسے مسجدین اب مروج ہین ویسی مسجدین بنانا مدرسے قائم کرنا کاروان سرا وغیرہ بنانا اور آن حضرت ہرگز ہرگز کبہی کچہہ بہی یہہ باتین نکرتے تہے مگر بعد آپکے ان سب چیزون سے رواج پایا علمای امت نے انمین رجحان شرعی پاکر انکا استحسان کیا اسی طرح تعزیہ شریف گو اماموں کے وقت مین نتہا مگر رونق عزا اور معین گریہ و بکا ہونے سے علماے امت نے اسکا بنانا جائز و مباح جانا حضرات ائمہ بڑے رونیوالے تہے اونکو زیادتی سامان عزا کی کچہہ ضرورت نہ تہی جو تعزیہ بنالیتے اونکی عزاداری اور ہماری گریہ و زاری مین اصل نقل کا فرق ہے لہذا ہمنے سامان عزا بڑہایا افراط غم و الم کیواسطے امام بارہ تعزیہ علم سبکچہہ بنایا جب ان سب امور کی شرعًا اباحت ہے تو پہر انکے بنانے مین کیا قباحت ہے

قال اب ذرا انصاف کرو کہ آجکے جاہل بیچارے شرافت کے مارے اماموں سے

بھی امام کے بڑے دوست ہوتے کہ انپر اپنی سبقت چاہنے لگے اگر اسمین کچھہ ثواب اور دوستی ہوتی تو کسی امام نے البتہ تعزیہ بنایا ہوتا۔

اقول تعزیہ دارون پر جہالت کا الزام جاہلون کا کام ہے ہم امامون سے امام کے بڑے دوست نہین اونسے بہت چہوٹے اور پست درجہ کے دوست ہین اونپر سبقت نہین چاہتے بلکہ اونکا حکم یعنی ہمہ حزن نا و دیدہ ہمہ سر ہونا بقدر امکان نباہتے ہین لہذا ہمکو تعزیہ بنانے کی ضرورت ہے کہ ہماری واسطے زیادتی غم والم اور ثواب و دوستی کی یہی صورت ہے۔

قال اور ہندوستان کے سوا کسی ملک اسلام مین کوی تعزیہ کے نام کو بہی نہین جانتا کہ مین نہ مدینہ مین نہ روم مین نہ شام مین نہ توران مین نہ ایران مین بس معلوم ہوا کہ ہندوستان کے برابر کسی ملک مین امام کے دوست نہین۔

اقول بیانات سابقہ سے ظاہر ہے ہر مسلمان بخوبی اس سے ماہر ہے کہ امام مظلوم کا غم والم وہ غم ہے جو مکہ مین مدینہ مین روم مین شام مین توران مین ایران مین گبر مین ترسا مین ہندو مین مسلمان مین جنگل مین کوہستان مین جنات مین ملائک مین زمین مین آسمان مین پایا جاتا ہے اصل اصول یہی غم ہے مگر عنوان و رسوم اوسکے ہر مقام مین مختلف ہین کہین ضریح کہین تابوت کہین تعزیہ بنایا جاتا ہے کہین خالی علم رکہہ جاتے ہین سے ضیا سامان ہے ہرجا غم شاہ شہیدان کا۔ مکہ مین مدینہ مین شاید کچھہ لوگ ویسے اب بہی ہون جنکو آنحضرت صلعم نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے پہر جب اونہون نے خاص امام ہی کی نصرت نکی تو اونکا غم کیون کہانے لگے تعزیہ وغیرہ کیون بنانے لگے۔

قال اول حضرت رسول اللہ کو اپنی زندگی مین حضرت امام حسین کے شہید ہونیکی خبر ہوئی تہی حضرت جبرئیل نے آکر اس واقعہ کربلا کی خبر کردی تہی تسپر بہی رسول خدا

نے کہین نہین فرمایا کہ ہر سال اس طرح کی تربتین گنبددار ابرک بانس وغیرہ سے بنا یا شیدی وعلم ہر شہر مین حضرت امام حسین کے نام کے بنایا کیجیو کوئی ضعیف حدیث ہی روایت ہو تو ہی

اقول اصل واقعہ نہ چھپائیے یہہ تو فرمائیے کہ پیغمبر جلیل نے جب حضرت جبرئیل سے اپنے فرزند مظلوم کا واقعہ شہادت سُنا تو آپکا کیا حال ہوا او سکو ہم لکھہ چکے ہین جیسا غم والم رنج وملال ہوا پس جسطرح آن حضرت بعلم نبوت اون بعض حاضرین کو جانتے تھے کہ میرے فرزند کی نصرت نکرینگے اوسی طرح سے غائبین کو ہی جانتے تھے کہ وہ میرے فرزند شہید کی نصرت ومحبت پر مرتے رہینگے بموجب خبر جلیل یجددون العزاء جیلاً بعد جیل ہر سال اونکی عزاداری کی تجدید کرتے رہینگے اسوجہ سے رسول خداصلعم نے نہین فرمایا اب آپکی سمجھہ مین آیا علاوہ اسکے حدیث ہی سُن لیجیئے کلشیٔ مطلق ای مباح حتے یرد فیہ النہی گو آپکے زعم مین قوی نہو نیر ضعیف ہی ہی سہی۔

قال کیا تماشا ہے کہ بقول آپکے پیغمبر ذرا ذرا سی باتین کہانے پینے جاضر وپیشاب سنن وآداب کے تفصیل بتا گئے اور راس تعزیہ کا نام ایکبار نہ لیا۔

اقول اسکی وجہ ہم ابہی قبل اسکے بتا چکے پہر تعزیہ کے نام لینے کی کچھہ ضرورت نہ تہی۔

قال اور مصیبت مین کہین مرثیہ اور کتاب ونوحہ وشیون کا حکم نہ دیا بلکہ خلاف اسکے کہہ گئے اور کر گئے۔

اقول حضرت نے اپنے فرزند کی مصیبت مین مرثیہ ہی پڑہا گریہ وبکا ہی کیا نوحہ وشیون کا ہی حکم دیا سب کچھہ آپ کہہ گئے اور کر گئے جیسا کہ ہمنے اوپر سمجہا دیا مگر اسکا کیا علاج کہ آپ سمجہکر یا سمجہہ بوجہکر ضد اور جہالت سے مکر گئے۔

قال اور حضرت مرتضے علی علیہ السلام کو ہی اس واقعہ کی خبر ہوئی تہی وہ ہی تعزیہ بنانا نہین فرما گئے۔

اقول حضرت علی علیہ السلام گو تعزیہ بنانا نہین فرما گئے مگر جس بنا پر تعزیہ بنانا مباح ہو لیعنی رونا رولانا وہ وقت سفر صفین خاص کربلا کی زمین پر پہونچکر خود روئے اور ابن عباس کو رولا گئے۔

قال نعوذ باللہ جو آجکل کے زمانہ کے دوستونکو ثواب کے کام سوجہے سو نبی و علیکو بہی معلوم نہ تہے۔

اقول آجکل کے زمانہ کے دوست پہر اوس زمانہ کے دوستون سے غنیمت ہین نعوذ باللہ جنسے خود پیغمبر فرما دین کہ تم میرے فرزند کی نصرت نہ کروگے اور اونکو اس تنبیہ کا کچہہ اثر نہو وقت پر نصرت کیسی کوی خبر نہو پس اونکو جو عذاب کے کام اور ہمکو جو ثواب کے کام سوجہے سو نبی و علی کو سب معلوم تہے۔

قال اور اس باتکو یقین کرجانو کہ حضرت امام کو یزید پلید سے مقابلہ کا یہی سبب تہا کہ وہ مردود بدعت اور خلاف شرع کے کام کرتا تہا اور امام نے محض خلاف شرع اور بدعت کے امور دور ہونے کے لیئے آپکو گہر بار جان مال سے فدا کیا۔

اقول اسی طرح اس بات کو بہی سچ مانو کہ اس مخلص خالص امام کو آپ سے مقابلہ کا بہی سبب یہی ہے کہ امام کے گہر بار جان مال فدا کرنے پر جسطرح یزید مردود خوش ہوا تہا ویسے ہی شعائر امام کی اہانت کرنے سے تم بہی خوش ہوتے ہو اور جسطرح امام نے اوس مردود کی بدعتین دور کرنے مین کوشش کی ویسے ہی تم شعائر امام کو ضد کی راہ سے بدعتین قرار دیکر اونکو مٹانے مین کوشش کرتے ہو کیا حضرت کے جان و مال فدا کرنے کا مسلمانون کے پاس یہی صلہ ہے کہ اونکا غم و ماتم کیا جائے اونکے شعائر کو رواج ندیا جائے بلکہ پناہ بخدا اونکا نام مقدس ہنود کے اوتارون کے ساتہہ لیا جائے یہی منزلت امام ہے حاشا یہہ مسلمانون کا کام نہین بلکہ بے ایمانون کا کام ہے۔

قال اب جو کوی خلاف اور بدعت کے کام کر کے حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلت یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

اقول اسیطرح جو کوی مستحبات اور مستحسنات شعائر امام علیہ السلام کو خلاف اور بدعت قرار دیکر حضرت امام کو راضی کیا چاہے تو وہ بمنزلہ یزید مخالف اور دشمن حضرت امام حسین علیہ السلام کا ہے۔

قال اور بہلا اپنی عقل سے بوجہو کہ اس تعزیہ کے بنانے اور مرثیہ کے گانے سے کیا حاصل ہوتا ہے سوائے ذلت اور شکست اور ہتک ناموس امام اور بہی نکلتا ہے۔

اقول ؎ گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو ✽ وز شما یک تن نہ شد اسرار جو۔ ہم ہزار بار کہہ چکے کہ تعزیہ بنانا اور مرثیہ پڑہنا موجب گریہ و بکا اور مورث سامان عزا ہے رونا رولانا طریقہ انیقہ حضرت رسولخدا و علی مرتضے ہے مرثیہ مین اہلبیت کے مصائب یزیدیونکے مصائب حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان ہے امر واقعی کے ذکر مین نہ ذلت ہے نہ کسر شان ہے حضرات انبیا بلکہ خود جناب خاتم الانبیا کے مصائب حضرت مریم کے نوائب حضرت سارہ کی نسبت حضرت ابراہیم کے مقالات حضرت یوسف و زلیخا کے حالات سب علاوہ دیگر کتب قرآن مین موجود ہین پس جو لوگ ماضی علیہم کے بیانکو اون بزرگوار ونکی ذلت اور ہتک ناموس سمجہین وہ منکر قرآن بلکہ خدای رحمن پہ طعن کرنیوالے اور مردود ہین

قال کوئی جہان مین اپنے بزرگ اور دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوائی تاشے اور ڈہول سے سربازار بی بیون کے نام لے لے ہنود اور مسلمان کے سامنے زبان پر لاتا ہے اور اسطرح اکبہار کہنے مین شرماتے ہین پر برسون گذرے تمہین شرم نہین آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پہ سچ ہے ایسے ہی لوگ یزید کے بہاشا ہین۔

اقول ہم کہانتک سمجہائین کتنی نظیرین لائین کہ انبیا اولیا صحابہ تابعین سبکی حالات

واقعی اور جو شدائد و مصائب کہ اونپر گذرے ہین اکثر قرآن مجید مین مذکور
اور بتفصیل کتب سیر و تواریخ مین مسطور ہین اور سلف سے خلف تک
کوئی مسلمان دیندار اون واقعات کے لکھنے اور بیان کرنیمین اون بزرگوارون
کی ذلت اور رسوای نہین جانتا مگر آپکی اولٹی سمجھہ مین یہی آگیا اور دلمین یہی
سماگیا اسکو خدا ہی نکالے تو نکالے واہ میان کتاب و سنت پر عمل کرنیوالی
ذرا قرآن مجید کو ہاتہہ مین لیجیئے پارہ دہم سورہ برات مین یہ آیہ کریمہ ملاحظہ کیجئے
ویوم حنین اذا عجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئاً وضاقت علیکم
الارض بما رحبت ثمّ ولّیتم مدبرین ۔ اور روز حنین جب تعجب مین
لائے تمکو کثرت تمہاری پس کفایت نکی اوس کثرت نے تمسے کسی چیز کی اور تنگ
ہوگئی تمپر زمین باوجود وسعت کے پس پلٹ پڑے تم پشت پہیرنے والے ہوکر
یہہ خطاب حقتعالے نے مجاہدین مومنین سے کیا ہے جو بموجب کریمہ والذین
آمنوا اشد حبا للہ بڑے ہی خدا کے دوست تہے اور خدای تعالی نے اون بیچارون پر
جو سختی اور مصیبت پڑی تہی اوسکا بیان کیا پس یہہ اک امر واقعی جیسا گذرا تہا
اوسکا بیان تہا دوست کی ذلت اور رسوای کا بیان نہ تہا اسلیئے کہ بمفاد آیہ
شریفہ ان العزۃ للہ ولرسولہ وللمومنین خدانے اونکو عزت دی تہی اور
وہ مومنون کو عزت دیکر ذلت نہین دیتا مگر آپ کا ہیکو مانیئے گا خدا سے بہی
ضد کی ٹہانیئے گا کہ کوئی جہان مین اپنے دوست کی فتح اور بہتری دہوم دہام
سے بیان کرتا ہے یا شکست اور رسوای اور بی بیون کے کوئی نام لیتا ہے
اور احصنت فرجہا کہتا ہے خصوصاً قرآن مین جسکو جملہ مسلمان ہر وقت پڑہتے
ہین اور قیامت تک پڑہین گے اور ذکر کرینگے بڑے شرم کی بات ہے بہتر
اسکا جواب خدا ہی آپکو دیگا۔

قال خدا جانتا ہے کہ ہندوونکو سُنا ہے کہتے ہین کیا امام مسلمانونکے ہی رہنما مشیخ گئے ہوئے
قول تمکو یزید پلید کی روح خبیث کی قسم کہ تم اپنے اس پیشوا کی رعایت وحمایت مین کوئی دقیقہ امام مظلوم کی اہانت اور سعایت مین اوٹہا نہ رکہنا تم پہلے مقتولین جنگ بدر کا بدلا یزید کی طرح امام شہید سے دل بہر کے لیلو جوگت بنانا ہو بنالو سب دل کے بخارات نکالڈالو کہ اسکا جواب بروز محشر تمکو دیا جائیگا یزید پلید کے ساتہہ پورا انتقام لیا جائیگا خدا جانتا ہے بعضے منصف اور حق پسند ہندو تم ایسے مسلمان سے ہزار درجہ بہتر ہین ایسا کلمہ تو کوئی بہی نکہتا نہ کسی نے کہا ہے بلکہ برعکس اسکے ایک بڑا لائق اور قابل ہندو دیکہو کیا کہہ رہا ہے سُنو بابو شاما چرن ایک نامی و گرامی ہندو اپنے ناگور لکچر سنہ ۱۸۸۳ع کے صفحہ ۸ مین تم ایسے وہابیون ہر بابیون امام کے دشمنون اونکی اہانت کرنیوالون اونکے شعائر کے مٹانیوالون کو سر تہذیب سے یہہ نوٹ دیتے ہین بہائیو دیکہو یہہ ایک غریب مظلوم کی عزاداری ہے مہمل وسوسون سے اوسکے مٹانے کی کوشش نکرو اور اس ذریعہ سے جو بندگان خدا کو اوس برگزیدہ خدا کے ساتہہ جوش و ولولہ ہوتا ہے اوسمین کمی ہونے ندو ورنہ یہہ سمجہہ لو کہ یہہ بڑے مظلوم کا غم ہے اور یہہ بڑے صابر کی عزاداری ہے انتہی اب باوجود ادعاء اسلام اپنی بے تہذیبی اور اوس ہندو کی تہذیب دیکہو اور شرماؤ تمہین شرم نہین آتی بڑے بے شرم ہو تف ایسی بیحیائی پر سچ ہے ایسے ہی لوگ امام کے دشمن یزید کے بہائی ہوتے ہین۔

قال اگر تمہارے باپ بہائی کا کوئی ایک تابوت بنا کر تمام شہر مین نکالے اور آگے آگے اوسکے مار اور گالی کہانے کو بیان کرے اور تمہاری عورتونکی نام لے تو تم پیٹ مارنے کو موجود ہو اور شرم مین ڈوب مرو اور حضرت امام کا اپنے ہاتہہ سے یہہ حال کرتے ہو کیا انصاف ہے جسمین اپنی ذلت ہو اوسمین امام کی تعریف بوجہو۔

اقول ؎ کار پاکان را قیاس از خود مگیر * گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر * چنانچہ امام کی ذلت اور عداوت تو آپکی گھٹی مین پڑی ہے کسیطرح اونکی اہانت سے سیری نہین ہوتی دل نہین بہرتا مار گالی تک نوبت آئی اور ونکی حیلہ وبہانہ سے یہہ بہی کہہ سنائی آفرین خوب حق اسلام ادا کیا اجر رسالت قرار واقعی دیا پہر آپکے پیشوائے مرتاب عبد الوہاب نے معاذ اللہ اطلاق بت کا نسبت آن حضرت صلعم کیا قبر شریف آن حضرت کا صنم اکبر نام رکہا مولد خانہ نبی کو بتخانہ قرار دیا پہر آپ کیون چپ رہیئے امام کا مرتبہ تو پیغمبر سے کم ہے اونکو جو چاہیئے سو کہیئے مگر یہہ ساری بے اعتدالیان اس راہ سے ہین کہ آپ انبیا اولیا کے مراتب نہین جانتے یا جان بوجہکر مند پر مرتے ہین اونکے معاملات وحالات مخلوقات کے معاملات وحالات پر قیاس کرتے ہین یہہ بڑی بات ہے ؎ گر حفظ مراتب نکنی زندیقی۔ بہلا علاوہ تابوت سکینہ کے پہر تابوت حضرت موسی کا حال بہی آپنے قرآن مین پڑہا ہے کاش حضرت امام کے تابوت کا بہی آپنے اسی تابوت پر قیاس کیا ہوتا حضرت ابراہیم خلیل ملتجا ورب جلیل سے اپنے فرزند اسمعیل کے ذبح پر مامور ہوئی حضرت مریم پر کیا کیا تہمتین کین جب خدا نے اونکی پاکدامنی بیان کی تو مجبور ہوئے اب اگر کوئی شخص اپنا لڑکا اپنے ہاتہ سے ذبح کرے یا کوئی عورت ناکتخدا حاملہ ہو کر مریم ثانیہ ہونے پر مرے تو اہل فہم ایسون کو برا جانینگے یا مثل خلیل الرحمن و مریم بنت عمران انکے قول وفعل بہی صحیح مانینگے یہہ تو شاید آپ بہی نکہین کہ ایسے مرد وعورت بہی حضرت خلیل اور حضرت مریم کے برابر ہین پہر کیون انبیا اولیا اہلبیت کے حالات کو اور لوگون کے حالات پر قیاس آپ کرتے ہین اب بہی توبہ کیجئے اور حفظ مراتب کا خیال رکہئے۔

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ یہہ تعزیتین اور نعش بنا کر اور کوچہ وبازار مین لیجا کر

کسکو دکہلاتے اور سناتے ہو۔

اقول ہم تمسے کہتے ہین کہ فقط واقعہ شہادت کے اعلان اور اظہار کیواسطے ہم یہہ سب امور کرتے ہین تاکہ جہلا و عوام اور ناواقف اہل اسلام اس سانحہ سے بخوبی آگاہ ہین امام کی مصیبت پر روئین رولائین کسی دشمن امام کے دہوکا دینے یا ایسے رسالہ مہمل منع تعزیہ داری کے دیکہنے سُننے سے دشمن امام نہ بنجائین۔

قال اگر کسی سے فریاد کرتے ہو تو یزید ہی نہین ہے کہ ہم اسوقت اوس سے جاکر لڑین۔

اقول ہم سوائے خدا کے اور کس سے جاکر فریاد کرین گے جب روز قیامت دعوائے شہادت پیش ہوگا اوسوقت یزیدیونکے ساتہہ تمکو بہی ضرور یاد کرین گے کہ انکا رسالہ دوزخ کا قبالہ بہی ملاحظہ ہو جراحات تیغ وسنان کے ساتہہ جراحات لسان کا بہی مواخذہ ہو اور یزید کے ساتہہ آپ کیا لڑتے آپتو اونہین کے ساتہیون مین ہین جنکو حضرت نے فرمایا تہا کہ تم میرے فرزند کی نصرت نکروگے اسکے علاوہ آپکی شجاعت تو سکہون کے معرکہ سے ظاہر ہوچکی ہے واہ کیا کارنمایان کیا ایک پیر اور اونکے دو وزیر تو مرواڈالے اور آپ سیدہا گہر کا راستہ لیا خیر لڑنا بہڑنا تو بجیہ بہی غنیمت تہا کہ تم عزائے امام شہید کی سعایت یزید پلید کی حمایت نکرتے اوس مردودکو اپنا مرشد نہ بناتے امام کی مصیبت پر روتے رولاتے اور جب یہہ کچہہ بہی نہین فقط باتین بنانا ہے تو ایسی مہمل باتون کو کون مانیگا اور کسنے مانا ہے۔

قال اور اگر ناواقفونکو سُناتے ہو سینکڑون برس سے فضیحت کرتے ہو کوئی ایسا ہنود اور مسلمان اب باقی نہین رہا کہ اسکو نجانتا ہو کیا سال بہر مین یہہ سب نقشے محرم کے بہول جاتے ہین۔

اقول استمرار عزا ہر سال اس مصلحت سے ہے کہ جو لڑکے پیدا ہوتے جاتے ہین

اونکے واسطے بہی عزای امام کی نصیحت اور اونکو دلون مین یزید کی ایسی سخت مظالم سے اوسکی فضیحت راسخ رہی۔

قال اور جو غم کے واسطے ہے تو اوسکی دو صورتین ہین ایک تو یہہ کہ رونے اور غم کے لئے عقل اور شرع کے روسے کوی چیز بنانی درست نہین۔

اقول یہہ مرحلہ بہی اونپر طے ہو چکا ہے کہ رونے اور غم کے واسطے عقل اور شرع کے روسے اگر چیز ونکا بنانا درست ہے پہر اب یہہ تکرار تحصیل حاصل اور بیکار ہے

قال دوسرے یہہ کہ اکیلے کیا خیال کرکے رویا نہین جاتا۔

اقول اب جاکر کہلے یہی تو آپکا اصل مطلب ہے کہ اعلان شہادت و مصیبت امام مظلوم نہو آپکے یزید پلید کے عیب چہپے رہین لوگ اوسکو برا نہ کہین سو یہہ ہونا نہین ایسے وقایع عظیمہ کہین پوشیدہ رہتے ہین آپ لاکہہ چہپائین مگر علمای کرام تو پکاری کہتے ہین سر الشہادتین کی یہہ عبارت بچشم عبرت دیکہئے فقد بلغت نہایۃ الشہرۃ فی الملاء الاعلی والاسفل والغیب والشہادۃ والجن والانس والناطق والصامت اللہ اکبر امام کی مصیبت بہی عجب مصیبت ہے جسپر جن وانس ناطق صامت سب روتے ہین پس اکیلے چہپکے چہپکے کس کسکو رولائیگا اور یہہ شہادت کی شہرت جو تمام مخلوقات مین ہو رہی ہے کہانتک چہپائیگا۔

قال اگر یون کہو کہ ہمارے دل سخت پتہر ہین ہمکو اسطرح رونا نہین آتا تو یہہ رونا تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی۔

اقول ہمکو ہر حال مین رونا آتا ہے یہہ وہ غم ہے کہ بے روئے رہا نہین جاتا ہے اون لوگون کے البتہ دل سخت پتہر ہین جنکو ایسے مظلوم کے غم مین بہی رونا نہین آتا ہے ہنسی آتی ہے عین عاشورہ ہے کو عید کیجاتی ہے۔

قال کہ جب ایک امام باڑہ بنا اور مرثیہ و کتاب اور تاشے و ڈہول بہت سی روشنی

اور اوسمین ایک ڈہانچہ بہی ہو تب کہین تمہین رونا آوے اور جو یہہ شہادت تمکو نہ ملے تو تم رو چکے ۔

اقول یہہ ساز و سامان سب اوسی شہرت اور اعلان کیواسطے ہوتا ہے جسکا اشتہار تین سے ذکر ہو چکا مگر آپ اس شہرت و سامان سے گہبراتے ہین اسکے مٹانیمین کہا کیا باتین بناتے ہین یہہ تنگئی ہی جملہ شرائع اسلام مین جاری ہو سکتی ہے کفار بہی آپکی طرح مسلمانون پر طعن کر سکتے ہین کہ یہہ نماز پڑہنا تمہارا کیا ہوا بڑی مشکل بات ہوئی کہ جب قطب نما صحیح ہو اور جہت قبلہ خوب فکر و غور سے معین کر کے اینٹ چونہ پتہر لکڑی معمار مزدوری وغیرہ جمع کیا جاوے اور مسجد بنائی جاوے اور اوسمین مصلے بچہین ایک موذن اذان کہے لوگ جمع ہون کوئی امام بنکر آگے کھڑا ہو تب نماز جماعت ادا ہو اور جو یہہ شہادت تمکو نہ ملے تو تم نماز پڑہ چکے پس اسکا جواب جو آپ دیجیے گا وہی ہماری طرف سے بہی سمجہہ لیجیے گا ۔

قال افسوس ہمکو تمہارا حال خیال کرنے سے رونا آتا ہے اور تم سنگدلون جہوٹون صرف اپنے دل کی چاؤ لگانے والون کو حضرت امام علیہ السلام کا خیال کرنے سے رونا نہین آتا ۔

اقول افسوس تمکو ہمارا خیال کرتے سے رونا آتا ہے مگر امام علیہ السلام کی مصیبتون خیال کر کے رونا نہین آتا بہلا خدا کو حاضر و ناظر جانکر کہہ تو دو کہ کبہی مصائب امام خیال کر کے مجمع مین نہ سہی تنہائی مین تمکو رونا آیا ہے واللہ کبہی نہ آیا ہوگا دلیل اسپر خود فصل ثالث مین تمہارا کلام ہے کہ ماتم و مرثیہ دشمنون کے نصیب خدا دوستون کو خوش رکہے پس تم سنگدلون جہوٹون یزید کی فتح منانیوالون کو حضرت امام علیہ السلام کی مصیبت مین خوشی ہوتے ہی رونا نہین آتا ہے ۔

قال اور تعجب یہہ ہے کہ برسون سے روتے ہو آجتک اسقدر مشق نہین ہوئی

کہ اکیلے بے ہنگامہ جب چاہو رو لو۔

اقول انعقاد مجالس اور اجتماع مومنین سے علاوہ شہرت واقعہ شہادت ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے زینت عزای امام بلکہ رونق اسلام بڑہتی ہے جب ایک جم غفیر اور مجمع کثیر ذکر مصائب سنکر روتا ہی اکیلے بے سامان رونے اور اس مجمع سامان سے رونیمین ویسا ہی فرق ہے جیسا فرادا نماز پڑہنے اور جماعت کے ساتہہ نماز پڑہنے مین فرق و تفاوت ہے اب آپ ہی انصاف سے کہئیے کہ جماعت سے نماز پڑہنے مین ثواب زیادہ ہے یا اکیلے پڑہنے مین۔

قال یہہ رونا کیا ڈفالیون کا گانا ہوا کہ بے ربانے گاہی نہین سکتے مگر پہر بہی تمسے ڈفالیون کا گانا سہل ہے کہ ایک فقط ربانا درکار ہے اور تمکو جب پیر ہو ڈہول اور تاشے اور مرثیہ اور کتاب اور تعزیہ ملے تب تم رونے کے قابل ٹہرو۔

اقول ہم برابر کہتے آتے ہین کہ ہم ہر طرح اپنے امام کے غم مین رو سکتے ہین مگر یہہ سب سامان علاوہ زیادتی ثواب فقط تمہاری غرض مٹانے اور تم ایسے منکرون پر رعب شوکت اسلام اور زینت شعائر امام بٹہانیکو کرتے ہین کہ یہہ ہین یہہ تمہارا ڈفالیون کا راگ گانا یہ مہمل رسالے کا ربانا بجانا موقوف ہو خلق خدا اس کار خیر مین مصروف ہو اور روتے گانے مین تو کوی مناسبت نہین ناچنے گانے کا البتہ ساتہہ ہے پس آپ اپنے پیر میان احمد مقتول کا مقتل گائیے اور گت سے اپنے مریدون کو نچائیے اور جی چاہے تو بڑے ڈہول اور تالی بہی بجائیے

قال بلکہ اسمین بہی شبہہ ہے کہ ہر مرثیہ پڑہنے والے سے رونا اور رقت حاصل نہین ہوتی جب کوی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ اور میر علی سا پڑہنے والا ہو تب کہین تمہارے آنسو نکلین تو نکلین۔

اقول عبادات کی تکمیل اور ثواب کی تحصیل مین حضور قلب جزو اعظم ہے پہر جب

Presented by Ziaraat.Com

مجلس عزا مین سامعین کو حضور قلب حاصل ہوتا ہے اگر ایک بچہ بھی ذکر مصائب کرے تو ہر شخص بے اختیار روتا ہے اسمین نئے مضمون کے مرثیے اور میر علی صاحب سے پڑھنے والے کی کچھ حاجت نہین ہان چونکہ آپ اس ساز و سامان سے روتے رولاتے جلتے ہین لہذا آپکے جلانے کو اگر کوئی بند سوز اور نئے مضمون کا مرثیہ پڑہا جاے تو کچھ مضائقہ نہین۔

قال لوگ تو بہت روتے ہین مگر اس ٹہاٹہہ سے کوئی نہین رویا۔

اقول اگر اس ٹہاٹہہ سے نہ روتے تو آپ جلتے کیونکر۔

قال بھلا بتلاؤ کہ تم بے مرثیہ اور تعزیہ کے روسکتے ہو یا نہین اگر روسکتے ہو تو اسی طرح خیال کرکے رو لیا کرو یہہ سب بکھیڑا محرم کا دور کرو کچھ حاجت نہین۔

اقول ہمتو بتلا چکے کہ ہم ہر طرح روسکتے ہین مگر اس ساز و سامان سے رونیز اپنے لیئے زیادہ ثواب اور تمہارے لیئے زیادہ عذاب جانتے ہین پس یہہ محرم کا بکھیڑا ہی بکھیڑا ہے جسنے تمہارے دلی فساد و عناد کو جڑ سے اوکھیڑا ہے اب تم بتاؤ کہ تم بغیر جماعت اکیلے نماز پڑہ سکتے ہو یا نہین اگر پڑہ سکتے ہو تو اکیلے پڑہ لیا کرو یہہ سب بکھیڑا لوگون کے انتظار اور جماعت کے استقرار کا جانے دو اگر یہہ کہو کہ جماعت مین اکیلے پڑہنے سے زیادہ ثواب ہے تو بعینہٖ یہی ہمارا بھی جواب ہے۔

قال اور منصفے سے بولو کہ ایسے مقام مین قرآن کا پڑہنا بہت ثواب ہے کہ تنا ہے یا مرثیئے کا گانا۔

اقول اب رہا نہ جیچ گا گانا ہوتا ہے منع ذکر مصائب امام کے واسطے ایک اور نیا بہانہ ہوتا ہے سواب ڈوڈنگی نہ لیجئے یہہ اونچ بچ ہی جانے دیجئے قرآن پڑہنے مین بھی ثواب ہے اور ذکر مصائب امام مین بھی نظم مین ہو یا نثر مین اجر بیحساب ہے وہ کون مومن ہے جو ان دونون کار ثواب کا جازم اور اونکو کرنیکا

عازم نہین مگر جو آپکا مطلب اس دہوکا دینے سے ہے وہ ہوگا اسلیئے کہ ایکا ثواب کرنے سے دوسریکا ترک لازم نہین بلکہ اگر مجلس عزا مین قرآن و مصائب دونون پڑہین تو نور علی نور ہے کہ قرآن و اہل بیت کا ساتھہ حدیث ثقلین مین مذکور ہے کچھہ آپکی سمجھہ مین آتا ہے یہی وجہ ہے کہ تعزیہ شریف کے ساتھہ قرآن شریف بہی رکہا جاتا ہے۔

قال اگر کہوگے کہ مرثیہ گانا تو ایمان مین خلل ہے اگر قرآن کا پڑہنا کہو تو مرثیہ کے عوض قرآن ہی پڑہا کرو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

اقول گانے بجانے مین تو آپ ہی کا جی لگتا ہے اور ایمان مین اونہین لوگونکے خلل ہے جو فقط قرآن کو لیتے ہین اہلبیت کو چھوڑ دیتے ہین حضرت پیمبر نے تو قرآن اور عترت کا تا قیام قیامت ساتھہ بتایا دونونکے نسبت لن یفترقا فرمایا یعنے نافرمان بردارون نے اہل بیت کی عداوت مین دونون مین افتراق نقشہ جمایا کہ روز محشر اس نافرمانی پیمبر کا عذاب ملے اب بہی توبہ کرو اور قرآن اور مرثیہ دونون پڑہو کہ تمکو اور حضرت امام کو ثواب ملے۔

قال اگر کہو قرآن سے رونا نہین آتا تو ابوجہل ہو۔

اقول قرآن سے بہی رونا اونہین کو آتا ہے جنکے دل نرم ہین اور خوف خدا سے اطاعت خدا و رسول اور اولوالامر مین سرگرم ہین اور جنکے دل سخت پتہر ہین اونکو نہ قرآن سے رونا آتا ہے نہ مصیبت امام کے بیان سے اور ابوجہل کے کہنے کا ہم برا نہین مانتے بلکہ صدر رسالہ مین جو ہم کہہ آئے ہین اوسکی رعایت لازم جانتے

قال قرآن مین تو ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ رو دین تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآن کو پڑہ پڑہ کر روتے آئے ہین۔

اقول قرآن مین یہہ کسکی مصیبتین بیان کی ہین کہ جنسے پہاڑ رودین نبی اولیا

شہید کربلا کی مصیبتین ہین چنانچہ آیہ کریمہ وما بکت علیھم السماء و الارض کی تفسیر مین بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ حضرت امام کی مصیبت پر آسمان رویا اور اسکا سرخ ہونا اوسکا رونا ہے پیچھے یہان تو خود آپنے اپنے مونہہ سے قرآن کو مرثیہ کہدیا پس اب اپنے مونہہ سے آپ قائل ہو چکے ضد کی نہ لیجئے جیسے قرآن پڑہتے ہین ویسے مرثیہ پڑہا کیجئے کہ سلف سے اس مصیبت عظیم کے ذکر ہوتے آئے ہین آپ خود کہتے ہین کہ تمام پیغمبر اور ولی اور اہل قرآن پڑہ پڑہکر روتے آئے ہین۔

قال تعزیہ بناکر اور مرثیہ گا کر کوئی نہین رویا آدم سے ہمارے پیغمبر تک یہ ایجاد رونے مین کسی نے نہین کی تمکو رونیکی تدبیرین خوب سوجہین۔

اقول مرثیہ تو آدم سے لیکر ہمارے پیغمبر تک سب نے پڑہا پڑہایا ہان چونکہ اصل معاملہ اونکے پیش نظر تہا کچہہ تعزیہ بنانیکی اونکو حاجت نہ تہی بدین وجہ نہین بنایا اور جیسے تمنے کہیل تماشا ہونے مین ایجاد کی ویسی ہمنے رونے مین کی مگر تمہاری ایجاد وہ خطا ہے جو معاف نہین اور ہماری ایجاد وہ صواب ہے جو شرع کے خلاف نہین۔

قال اور جو کہو معنی ہم نہین جانتے تو ترجمہ قرآن شریف کا تہوڑے دنون مین آجاتا ہے مرثیہ اور تعزیہ کے عوض کیون نہین پڑہتے کہ جسمین دین و دنیا کا کام بنجائے اور رونا ہنسنا سب کچہہ آئے۔

اقول قرآن شریف مین تو بقول آپکے ایسی مصیبتین بیان کی ہین کہ جس سے پہاڑ روئین پس پہاڑ سے زیادہ سخت پتہر کونسے دل ہین جنکو رونیکی جگہہ ہنسنا آوے پس معلوم ہوا یہہ آپکا ترجمہ خلاف قرآن ہے اسمین رونے کا نہین بلکہ ہنسی کا بیان ہے پس ایسا ترجمہ آپ ہی پڑہئے ہمکو حضرات اہلبیت

کے طفیل سے جو تحقیق قرآن ہین بہت صحیح معنے معلوم ہین کچہہ آپکی اس ہتہکڑ سے ہے ترجمہ کی حاجت نہین جس سے قرآن کے ساتہہ مرثیہ اور تعزیہ کا ہونا شاق اور قرآن و اہل بیت مین افتراق ہو۔

قال اور اوسکو حضرت امام علیہ السلام ہی ہمیشہ پڑہتے رہتے ہین۔

اقول ہم نہین جانتے کہ اوسکی ضمیر آپنے کدہر پہیری اگر مرجع اسکا قرآن مجید ہے وہ تو پہلے ہی آپ کہہ چکے کہ تمام پیغمبر اور ولی اور امام قرآنکو پڑہ پڑہکر روتے آئے ہین اور اگر مراد آپکا ترجمہ ہے تو کیا آپکی زعم ناقص مین معاذ اللہ امام ہی معنے قرآن نجانتے تہے جو ترجمہ کی ضرورت ہوئی یہہ تو کہلی کہلی قرآن و اہل بیت مین افتراق کی صورت ہوئی۔

قال اور اگر کسیکو اس مقدمہ مین شبہہ گذرتا ہو کہ مرثیہ تو درست ہے دیکہو حضرت بی بی فاطمہ نے اپنے باپ کے غم مین کئی بیتین کہی تہین اور حضرت امام کے غم مین ہی جن وغیرہ سے روایت ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ تمہاری اور اونکے درمیان اس بات مین اتنا فرق ہے جسقدر رونے اور ہنسنے مین اسکی اتنی حقیقت ہے اپنی تنہائی کے بیان اور میت کے اوصاف مین دو ایک شعر بے اختیاری سے بلا قید کبہی موہنہ سے نکل گئے۔

اقول آپکا جواب بالکل پوچ اور ناصواب ہے جناب سیدہ علیہا السلام نے دو ایک شعر نہین کہے اور نہ معاذ اللہ بے اختیاری بلا قید اونکی موہنہ سے نکل گئے بہت سے مرثیئے آپکے جو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین کہے اور پڑہے ہین وہ کتب فریقین مین موجود ہین۔ علے ہذا ہواتف اور جنون کے مرثیئے جو امام کے غم مین ہین بتواتر سر الشہادتین وغیرہ مین وارد ہین جنکی تفصیل اوپر لکہہ چکے ہین کچہہ اعادہ کی ضرورت نہین اور ہنسنا تو آپکی عادت ہی خصوصاً

امام کے غم مین ہنسنا تو آپکی سعادت اور عبادت ہے مگر یہہ سمجھ لو کہ ہنسنا وہ پچھتائیگا
کہ بروز قیامت یہہ ہنسنا بہت رولائیگا ؎ نخندم ہرانہ وہ کس برقوار ٭ کہ از برق
من ورمن افتد شرار۔

قال کچھ اونکی گھر مرثیونکی بیاضین نہ تہین۔

اقول مرثیہ کی بیاضین کیونکر ہوتین کہ اوس زمانہ مین کتاب کا دستور بہت کم تہا
فقط حفظ پر دار مدار رہتا تہا اور یہی وجہ ہے کہ جب جنگ یمامہ مین بہت سی قراء
وحفاظ قرآن شہید ہو گئے اور قرآن مکتوبی نہتا تو خوف ہوا کہ مبادا کلام الہی ضائع
ہو جائے پس حضرت خلیفہ اول کو اسکا خیال آیا اور زید ابن ثابت سے جمع کروایا
کہ شاید آگے چلکر آپکی طرح کوئی نامفید ایسا نہ کہے کہ کچھ اونکے گھر قرآن لکھے ہوئے نہ تہے

قال اور نہ اسکے واسطے تال وسر اور گٹکری اور سارنگی اور تاریخ اور دن جوابی
وسوالی مقرر تہے۔

اقول ظاہرا آپکو ہندوؤن اور گویونکی صحبت زیادہ رہی ہے اوسی صحبت کا یہہ
یہہ اثر ہے کہ کلام کرتے کرتے یا تو ہندؤنکی طریقہ پر آجاتے ہین یا گویون کے ساتھ
گلا ملاتے ہین خیر یہہ تو آپکی عادت ہے اور ترک عادت دشوار ہی اب تاریخ
اور دن مین کیا خرخشا رہے مرثیہ پڑہنے کے واسطے تو کوئی تاریخ اور دن خاص نہین
شاید یہہ ایام عشرہ اور روز عاشورہ پر اعتراض ہے بہرکیف تاریخ اور دن کی تعین
ہی شرعی ہے پہر اس سے بیکار اغماض ہے دیکھو حج کے واسطے تاریخ اور احرام اور
ہدی اور قربانی اور رمی جمرات اور سعی وغیرہ کے واسطے اوقات منصوص نماز یومیہ
کے لیئے پانچ وقت صوم واجب کے لیئے مہینہ رمضان شب قدر کے لیئے لیالی
ثلثہ بطریق دوران مخصوص ہین ایسے اور بہی اختصاص ہین جیسے ہفتہ مین برائے
شرف و بزرگی جمعہ مہینون مین شہرہائے حرام خاص ہین اسپر اجماع اہل اسلام ہے

Presented by Ziaraat.Com

بہر ایام عاشورہ میں ناحق کلام ہے۔
قال نہ اسمین حلقہ باندہ کر بازار اور مکان مین پڑہنا تہا نہ اسمین ذلت و شکست مع دیگر بیان ہے اور نہ کہ چہکے نعش اور تخت بناکر اوسکے آگے پڑہتے تہے اور نہ اوپر سے ڈہول اور تاشے بجتے تہے علےٰ ہذا القیاس۔
اقول ذلت اور شکست اور تخت و تابوت ایک نہ دو بلکہ متواتر جوابات ہو چکے تاشے ڈہول کا مضمون بہی بے ڈول ہوگیا مگر حضرت بی بی زنان بنی ہاشم کے ساتہہ حلقہ باندہکر مزار شریف پر ضرور جاتی تہین اور مرثیہ پڑہکر روتی اور رولاتی تہین۔
قال مرثیہ اسکو کہتے ہین جسمین میت کے اوصاف ہون اور تم جو گاتے ہو اوسمین میت کی رسوای اور شکست سُر اور تال سے نکلتی ہے۔
اقول تال و سر تو آپکا موقوف ہی ہوگا اس سے تو مجبوری ہے مگر ہماری مرثیے تو ایسے ہی جنمین حضرت امام کے صبر و شجاعت اونکی اور اہل بیت کرام کی مصیبت اور واقعات شہادت یزیدیون کی ظلم و شقاوت کا بیان ہے اسمین نہ ان حضرات کی معاذاللہ ذلت نہ کسر شان ہے اگر ذکر واقعات موجب ذلت و اہانت ہوتا تو علماے کرام اور مورخین اسلام کبہی اس ذکر کے نزدیک نجاتے خصوصًا شاہ عبدالعزیز صاحب ہر گز سرالشہادتین مین یہہ فقرات مصیبت خیز درد انگیز تحریر نفرماتے ثم دخلوا علی الحرم واسروا اثناعشر غلاما من بنی ہاشم ومن کان من النساء وامر ابن سعد وشمر نفرا فرکبوا خیولا واوطئوا جسد الحسین وارسلوا راس المکرم تدیرہ فی سالک الکوفہ ثم ارسلہ مع رؤس سائر الشہداء وسبایا اہل البیت الی یزید ابن معاویہ مع شمر ابن ذی الجوشن وکان بدمشق انتہی یعنے بعد شہادت وہ اشقیا اہل حرم پر داخل ہوے اور بنی ہاشم سے بارہ لڑکون کو عورتون کو اسیر کیا اور ابن سعد اور شمر نے چند نفر اشقیا کو حکم دیا کہ وہ

گہوڑون پر سوار ہوئے اور جسد مبارک امام حسین مظلوم کو روند ڈالا اور سر مکرم کو ~~روانہ کیا اور سر مکرم~~ کو روانہ کیا کہ وہ کوفہ کی گلیون مین پہرایا گیا پہر اوس سر مطہر کو مع سرہاے دیگر شہدا و اسیران اہلبیت ہمراہی شمر یزید کے پاس بہیجا اور وہ دمشق مین انتہی پس معلوم ہوا کہ ذکر ماجراے واقعی ہر گز ذلت نہین ہے اور جو اسکو ذلت سمجہے اوسنے علاوہ حضرات امام و اہلبیت کرام علمای اسلام کی بہی ذلت و اہانت کی نعوذ باللہ منہ۔

قال غرض جو تمہارے مرثیے ہین انکا نام ہجو ملیح ہے لغت کے موافق انکو مرثیہ نہین کہتے

اقول ہمارے مرثیے تو لغت کے موافق امام کی مصیبت اور بیان واقعات مین ہین کوی احمق ہی انکو ہجو ملیح نہین کہے گا ہان تمہارے رسالہ کا نام البتہ ہجو ملیح نہین بلکہ ہجو صریح ہے۔

قال جسطرح تمہارا کام غلط اسیطرح تمہارا نام بہی غلط۔

اقول ہمارا کام بعد اداے فرائض و سنن اسلام حضرت پیغمبر اور آل پیغمبر سے تولا اور ہمارا نام مومن تابع ثقلین حسب ارشاد رسول خدا ہے پس جو ہمارا کام اور ہمارے نام کو غلط کہے وہ خود غلط ہے۔

قال اور ایک غلط در غلط تمکو یہہ ہے کہ جسکو تم تعزیہ کہتے ہو اوسکے کیا معنی تعزیہ لغت مین مصیبت زدہ کو صبر اور دلاسا دینے کو کہتے ہین اور عزا کے معنی صبر کے ہین۔

اقول لا مناقشۃ فی الاصطلاح اسکے علاوہ چونکہ ہم شوق زیارت قبر شریف امام مظلوم مین بیچین اور بیقرار رہتے ہین اور بوجہ اکثر علائق و موانع نہین جاسکتے لہذا نقل قبر شریف بناتے ہین کہ ہمکو مصیبت اور قلق جدای روضہ مقدسہ مین صبر و دلاسا دیتا ہے اور رونے اور رولانیکا بہی معین ہے کہ گریہ و بکا منافی صبر و رضا ہرگز نہین اسیطرح منقولات شرعیہ و عرفیہ بہت ہین مثلاً صلوۃ کے معنی لغت مین مطلق دعا

کے ہین اب ارکان مخصوصہ نماز کو صلوۃ کہتے ہین پہر کیا یہہ غلط ہے مگر چونکہ آپ علم فصاحت و بلاغت سے بالکل اجنبی ہین حتی کہ اصطلاحات منطق بہی نہین جانتے اسوجہسے آپ ہی کا گمان غلط اور بلاکی بے بلاغت ربودہ ہے پس زیادہ قابلیت بگہارنا بے سود ہے۔

قال بہلا سمجہو کہ اس تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا کہین نام اور نشان بہی ہے

اقول ہان تعزیہ مین صبر اور دلاسا دینے کا نام و نشان ہے جیسا کہ ہمنے بتلادیا اور آپ اپنی کج فہمی سے نہ سمجہے تہے سو ہمنے سمجہادیا۔

قال اور کوی کسی سید کے گہر آکر کبہی صبر اور دلاسا نہین فرماتا بلکہ کمبخت مرثیہ سال بیچارے سیدونکو نئے نئے مضمون کے مرثیے سناکر رولاتے پٹاتے ہین۔

اقول آپ اپنے موتہہ پہلتے ہر جگہہ داغتے ہین نہ کبہی محرم کی مجلسون مین شریک ہونا نصیب ہوا نہ کبہی روز عاشورہ سیدون کے حالات دیکہے کہ جہان روتے رولاتے ہین وہان آپسمین اعظم اللہ اجورنا و اجورکم بمصابنا بالحسین علیہ السلام کہکر صبر و دلاسا بہی دیتے جاتے ہین اور نئے پرانے مرثیے پڑہنا اور رونا رولانا تو خاص علامت سیادت ہے اور رونے اور غم کرنے پر سیدونکو منہنا اور موتہہ چڑہانا کم بخت ناسیدونکی عادت ہے۔

قال اور ایسی جگہہ اگر کوی کہے ایصاحب چپ رہو اور صبر کرو تو پہر تعزیہ دار اپنی چہاتی چہوڑ اوسکی چہاتی پر گہونسی لگادین۔

اقول امر بصبر و سکوت کرنا کسی کا اگر براہ محبت و قلق ہے تو تعزیہ دار کبہی ایسا نہین کرتے محض افترا ہے اور اگر از راہ طعن و دق ہے تو یہی اوسکی سزا ہے۔

قال اب سچ کہو یہہ اولٹا نام کس اولٹے نے رکہا ہے اور ماتم کرنیکو تعزیہ کس لغت مین لکہا ہے

اقول نام ہرگز اولٹا نہین فقط آپکی سمجہہ اولٹی ہے غم و الم گریہ و ماتم صبر کے خلاف

نہین انبیا اولیا سب ار وتے آئے ہین اسکا بیان بخوبی اوپر ہو چکا ہے پس ماتم کرنے کو
تعزیہ اوسی کتاب مین لکہا سمجہو جسمین ارکان مخصوصہ کو صلواۃ لکہا ہے۔

قال کیا قدرت خدا کی ہے جسکا سر لیپے نام غلط اوسکے اور کام کا کیا ذکر بیہ
وہ مثل ہوئی خود غلط املا غلط انشا غلط۔

اقول کیا قدرت خدا کی ہے جسکی غلطی کا اس شد ومد سے دعویٰ کیا وہ دعویٰ تا سر لیپے
غلط اور اوسپر جو اور وہمیات بڑہائے وہ غلط در غلط اردو مین رسالہ لکہا
اوسپر ہی اکثر فقرات مہمل اور غلط سے الغرض نقشے ہم کیا کیا غلط + خود غلط
املا غلط انشا غلط۔

قال مثلاً اگر کسی کا باپ کچہہ مصیبت مین مر گیا ہو اور کوی اوسکی اولاد اور دوست
سے یہہ کہے کہ بیٹہے کیا کرتے ہو باپ تمہارا ایسی خرابی اور آفت سے مارا گیا کہ کسی پر
ایسا ظلم نہین ہوا اوسکے مرتے تمہاری بہن کو ننگے پانون ننگے سر گلے مین طوق
ڈالکر پیادے گہسیٹتے کچہری مین لیگئے اور تمہاری مان کی چادر سر سے اوتار لی تمکو لازم
ہے کہ ہمسے یہہ حال بار بار سُنو اور خوب رو رو پیٹو غرض سمجہو تو کہ کون اسکو تعزیہ
کہے گا اگر کسی ادنیٰ کا حال اوسکے قریب کے سامنے اس وضع سے کہو تو وہ بُرا مانے بلکہ
مونہہ پہر مارے چہ جائے بڑے آدمی کا حال سر بازار ڈہول اور تاشے سے نقل کرو

اقول اب آپ پہر حد سے گذرنے لگے اور پہر وہی خبط ہوا کہ انبیا اولیا کے حالات کو
اپنے حال پر قیاس کرنے لگے ہم کتاب وسنت اور کلام علمائے امت سے تو آپکو
سمجہا چکے اب خود آپ ہی کے کلام سے سمجہاتے ہین دیکہین آپ پہر وہی ضد کرتے
ہین یا قائل ہو کر شرماتے ہین اپنے رسالہ کی تیسری فصل مین آپکو کچہہ یہہ کہنا یاد
نرہا علے الغفلۃ وہان اسطرح کہا کہ حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین
بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا) اب برائے خدا جواب دیجئے کہ آپکے نزدیک اس بیان سے

حضرت ابراہیم کی ذلت اور ہتک حرمت ہوئی یا نہین ہوی اگر ہوئی تو پھر خود فضیحت بدیگران نصیحت کیسی کیا خدا کی قدرت ہے کہ جس کنوین مین زبردستی ہمکو ڈہکیلتے تھے اوسین اوندہے موںہہ آپ ہی گرے اور اگر نہین ہوی تو اپنے تئین بیان مذکور مین ہتک حرمت حضرت سارا وحضرت خلیل سے بری سمجھ لینا اور ہمکو اوسی بیان واقعی مین ذلت وہتک حرمت امام نبیل واہلبیت عالی جلیل کا الزام دینا کیا معنے امر سے تو صاف ظاہر ہوگیا کہ دلی مقصد آپکا یہہ ہے کہ خاص حضرت امام اور اہلبیت کرام پر جو مصائب اشقیاے امت کے ظلم سے گذرے ہین وہ ذکر نہ کیے جائین اور لوگ مظالم یزید اور تابعین یزید نہ سنین کیونکہ سننا اون کا اسمین آپکے دوست دلی یزید کی نہ تقلت بلکہ بڑی ذلت ہے بہر کیف اب تو یہہ آپکی تقریر آپ ہی کے گلوگیر ہوئی کہ اگر کسی ادنی کا حال کسی قریب و بعید کے سامنے اس وضع سے کہو کہ بیچارے فلان شخص کا حال تحقیق یہہ سننے مین آیا کہ اوسکی بی بی کو جسکا یہہ نام ہے بادشاہ کے پیادے کچہری مین پکڑ لیگئے تو وہ برا مانے بلکہ موںہہ پر مارے اور تم حضرت خلیل سے پیغمبر جلیل اور اونکی بی بی کے نسبت ایسا کلمہ سب کے سامنے زبان پر لاتے ہو اور اونکا نام بھی مجمع عام مین لیتے جاتے ہو پس اگر کوی دوسرا تمکو نہ مارے تو تمکو لازم ہے کہ تم خود اپنے موںہہ پر طمانچہ لگاؤ اور اس فضول بکنے سے باز آؤ۔

قال اللہ اکبر یہہ ہمارا جگرا اور صبر ہے کہ ہمارے باپ دادا کو کیا کچھ یزید لوگ اور بعضے ناخلف ہمارے روبرو و در پردہ فضیحت کرتے ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر اور سکوت اختیار کرتے ہین۔

اقول آپکا جگر تو ہندہ جگر خوار کے لخت جگر سے بھی بڑھکر قساوت اور حضرات ائمہ اثنا عشر سے کہلی کہلی عداوت رکہتا ہے اسی رسالہ منحوسہ مین آپنے کونسی

ااانشان بزرگونکی اوشہار کہی بلا تشبیہ نقل کفر کفر نبین وہ ہم مہادیو اور دم مدار کے ساتھہ نعرہ یاحسین کرنا اور وہ ہر ہر کے ساتھہ علی علی کا دم بہرنا جو قبلاً اسکے آپنے کہا ہے سب ہمکو یاد ہے اور یہہ سخت کلمہ کہ کیا امام مسلمانون کے یہی ہین جنکی یہہ گت ہوئی شل نشتر ہمارے دلمین کہٹک رہا ہے اللہ اکبر یہہ ہمارا دل و جگر ہے کہ ہمارے اجداد امجاد کو کیا کچھہ یزید لوگ اور بعض ناخلف ہماری رو برو در پردہ نہین بلکہ بلا حیا و حجاب بتحریر رسالہ و کتاب فضیحت کرتے ہین اور ہر جگہہ اونکی ذلت و شکست اور رسوائی کا اظہار کرتے جاتے ہین اور ہم اپنے سلف صالح کیطرح صبر و تحمل سے کام لیتے اور اوسکا جواب بغاوکر یہہ قول کلفوکا لیتا بہت ضبط اور نرمی سے دیتے ہین۔

قال حضرت حسن اور حسین کے وقتمین ایک یزید تہا اب اولاد حسن حسین کے وقت مین سینکڑون یزید ہوے خیر بہر حال صبر و برداشت لیا چاہیئے۔ ان اللہ مع الصابرین۔

اقول حضرت حسن کے وقتمین تو آپکا یزید محض بیچارہ تہا مگر اپنا جوڑ بٹہانیکو آپنے حضرت حسن کا ذکر کیا ہان حضرت امام حسین کے وقتمین البتہ ایک یزید تہا اب سینکڑون یزید تو تہی ہی تعجب یہہ ہے کہ بعض ناخلف اولاد حسن کہلاکر حضرت امام حسین کی نسبت خود یزید ہوگئے یزیدیون نے آپکو تیغ و سنان سے شہید کیا ناخلف اولاد نے طعنہاے زبان سے زخمی کرنے مین یزیدیون کا ساتھہ دیا او سپر طرہ یہہ کہ باپ دادا کیطرح شرم نہین آتی یزید کی غلامی کرکے جہوٹی سیادت پر مباہات کی جاتی ہے پس اگر وہ سلف صالح ہین تو آپ ناخلف ظالم ہو کر مصداق انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح ہین

قال عجب حیرت ہے کہ خدا و رسول کے فرض اور سنت سمین عنہ ہزار گے نہ پشکری

نہ کمنگر بلانی پڑے نہ بانس ابرک منگانے نہ تاشے ڈہول بجانے نہ دہوم دہام مچانے نہ لیئی کی حاجت نہ کاغذکی ضرورت سو سینکڑون بار لوگون سے قضا ہوتی ہین اور جسمین یہہ کچہہ جال اور جنجال چاہیئے اوسکو ایک سال قضا نہین کرتے

اقول عجب حیرت ہے کہ جب اصل اباحت تعزیہ سازی اور اوسکا منجملہ شعائر امام ہونا بکرات و مرات ثابت ہوچکا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ تعظیم شعائر ہر حال مین لازم ہے پتہر اور قرطاس و بانس وغیرہ بعد شعائر ہونے کے ہرگز مانع تعظیم نہین تو اس تمہید لاطائل سے کیا حاصل لیکن چونکہ آپکو خاص تعزیہ وغیرہ شعائر امام علیہ السلام سے عداوت ہے بدین وجہ بے سمجہے بوجہے فقط شعائر امام کے مٹانیکے واسطے بیتکی باتین کرتے ہین کہ جس سے کفار بہی گنجائش کلام کی پاوین آپکے بدولت وہ بہی شرائع اسلام پر یہہ بیہودہ الزام لگاوین کہ ہماری بتونکی پوجا مین نہ ہرا لگے نہ پہٹکری سنکہ پہونکنے مین نہ سر نکلے نہ گنگری جہتنوچی برہمن کے استہان پر جاکر دو چار پتہر چڑہا کر ڈنڈوت کر لیا عہدہ برای ہے مگر مسلمانون نے اپنے خدا و رسول کے فرض و سنت ادا کرنے مین بڑی آفت پیچہے لگای ہے کہ ہر سال حج کو مکہ مین جانا احرام کے واسطے سیئے کپڑے بکار جامہ نادوختہ بہم پہونچانا کوہ صفا و مروہ کے درمیان مین دوڑنا کنکریان پہینکنا پتہر کو چومنا ہدی کا ساتہہ لینا منی مین قربانی کرنا دیگر شرائط و آداب حج بجالانا تب خدا خدا کرکے گہر آنا اور اگر ان مناسک مین کچہہ خلل آیا تو حج تشریف لیگیا مال ضایع محنت برباد گناہ لازم ہوا اگر دینا ہیلا چاہیے تو سال بسال مکہ کا عازم ہو پس جسمین یہہ کچہہ جال جنجال چاہیئے اوسکو ایک سال قضا نہین کرتے دیکہیئے اگر آپکے نزدیک یہہ ہندوؤن کا گمان سچا ہے تو آپکا گمان بہی سچا ہے حالانکہ شریعت اسلام کے رو سے تم دونون کا گمان فاسد اور جہوٹا ہے پرستش

اصلیہ و دیگر افعال و عقائد کفر ولئام اور شریعت کے احکام و شعائر اسلام مین زمین و آسمان رات دن کا فرق ہے ہم اوپر بہی اسکو لکہہ چکے ہین پہر یہان مکرر یہی تنبیہ کرای المسلک ما کررتہ یتضوع۔

قال اور اللہ کے جتنے فرض ہین سب مقدور پر موقوف ہین زکوۃ تب دی جب مال ہو اور روزہ تب رکہے جب بیمار نہو لیکن ہر چند محتاج ہو یا قرضدار تعزیہ جو بنانا ہو تو ضرور ہے کہ بناوی سبحان اللہ امام کی روح اسسے کیا خوش ہو گی کہ ہماری دوستونکی نزدیک اللہ کے حکمون کی کچہہ قدر نہی اوسکو فرض و واجب پر حاشیہ چڑہایا ایسے مقام مین خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے اللہم احفظنا۔

اقول اللہ کے جتنے فرض ہین وحسب شرائط مندرجہ سب مسلمان ادا کرتے ہین اور بقدر امکان شعائر اسلام و ایمان کو بہی رونق دیتے ہین لیکن ناداری اور عدم میسر مین جملہ تکالیف ساقط ہین پس جب بعض اوقات واجبات سے معافی ہے تو مستحبات کا کیا ذکر ہے لیکن آپکو عزاداری امام کی موقوفی مین بڑا اہتمام و فکر ہے حالانکہ بتفصیل معلوم ہو چکا کہ شعائر امام بعینہ شعائر خدای تعالیٰ ہین اور خدا تعظیم شعائر کا حکم فرماتا ہے پس امام کے نزدیک شعائر خدا کے مٹانیوالے ہین خدا و امام ہین پس ایسے دشمنون کو خدا کے غضب سے پناہ مانگنا چاہیئے۔

قال اور بڑے محب اور دوستدار امام کے اس زمانہ مین اپنے تئین وہی لوگ جانتے ہین کہ خلاف خدا و رسول کے سارنگی نوازی اور رقاصی اور زناکاری اور مال مردم خوری وغیرہ افعال شنیعہ کرکے تعزیہ داری کرتے ہین۔

اقول اگر ایسے لوگ دعوای محبت امام علیہ السلام مین سچے ہین تو آپ ایسے مُلّا مخذوم دشمن امام سے ہزار درجے بہتر ہین ان افعال سے اونکی دلی محبت مین کچہہ نقصان نہین کیا آپکو قصہ عبد اللہ بن عامر کا بہول گیا جو حضرت پیغمبر کے صحابی

ہو کر شراب پیتے تھے جب بعض اصحاب نے اونکو زجر و توبیخ کی تو آن حضرت نے فرمایا
کہ ابن عامر کو کچہہ نکہو کہ وہ خدا و رسول کو دوست رکہتا ہے پس ابن عامر کے حال پر
ان لوگون کا حال بہی قیاس کر لیجیئے کہ باوجود افعال شنیعہ وہ محبت امام پر مرتے
امام کی تعزیہ داری کرتے ہین۔

قال اور یہہ عوام الناس بیجا کہانی اور تماشے اور فائدہ دنیوی کے لالچ انکے
یہان جاکر شریک مجلس ہوتے ہین بلکہ ان فاسقونکو مومن اور مومنہ کا خطاب دیتے ہین
اقول شریک مجلس ہونے مین فائدہ دنیوی کیا ہے فائدہ دینی البتہ ہوتا ہی اور
بیجا کہانا کون کہاتا ہے ہمتو ایسے لوگون کو دیکہتے ہین کہ وہ نذر و نیاز مین بڑا اہتمام
کرتے ہین بڑی احتیاط و طہارت بجالاتے ہین جیسی جسطرح ابن عامر نے صحابی کا خطاب
پایا یہہ مومن مومنہ کا خطاب پاتے ہین۔

قال اور بعضے جو ظاہر مین اچہے بہلے آدمی اور بڑے کہلاتے ہین اور باطن مین فاسق
اور نالائق وہ بہی اونکے یہان دوڑے جاتے ہین۔

اقول شرع شریف مین تو حکم ظاہر حال پر ہوتا ہے باطن جاننے کی تکلیف نہین
دیگئی کہ باطن کا حال بجز عالم الغیب کے اور کوئی نہین جانتا کیا آپکو بہی علم غیب کا
دعوی ہے جو کہتے ہین کہ باطن مین فاسق اور نالائق ہین یہہ تو سخت غیبت ہوئی
توبہ کیجیئے اور اونکے یہان دوڑے جانے کا الزام نہ دیجیئے ایک روز حضرت امام حسن
علیہ السلام کہین تشریف لئے جاتے تھے راستہ مین چند مجذوم بیٹھے کہانا کہاتے
تھے اونہون نے حضرت کو دیکہکر صلاح کہانے کی کی آپنے پہلے تو صوم کا عذر کیا
پہر سوچے کہ ایسا نہو انکو یہہ خیال آوے کہ حضرت نے بسبب ہمارے مرض
کے ہمسے اکراہ و انکار کیا پس فوراً اونسے ارشاد فرمایا کہ ہم چاہتے ہین کہ آپ
لوگ شام کو ہمارے مہمان ہو جائین اور ہم اور تم باہم بیٹہہ کر کہانا کہائین وہ شام کو

حاضر در دولت اور امام کے ساتھہ کہانا کہا کر شکور نعمت ہوی اب سوچیے کہ جن اچہی بیٹہے آدمیون کو آپ فاسق اور نالائق کہتے ہین وہ ایسے لائق و فائق ہین کہ اپنے امام کی تقلید اور پیروی مین ایسے لوگون کے حال اور افعال پر نظر نکر کے محض اس حسن ظن سے کہ نذر و نیاز مین بُری کمای نہ لگای ہوگی اونکے یہان نہین بلکہ اپنے امام کی مجلس مین دوڑے جاتے ہین اور آپ اولاد حسن کہلا کر اپنے باپ دادا کی پیروی چہوڑ کر رجماً بالغیب اون بہلے آدمیون پر فسق و فجور کا عیب لگاتے ہین سچ ہے المرء یقیس علی نفسہ۔

قال کیسکو یہہ غیرت نہ آئی کہ ایسے لوگ تو صرف اپنے نام کیلیے یہہ کام کرتے ہین انکو امام سے کیا نسبت ایسون کے یہان بجانیئے اور انکا کہانا کہائیے۔

اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ صرف اپنے نام کے لیئے یہہ کام کرتے ہین بہر کیف چونکہ یہہ نیک کام ہے پس نیک کام مین جانے اور نذر و نیاز کا کہانا کہانے مین غیرت ہے کہ کونسا مقام غیرت ہے اس لیئے کہ انکو امام سے وہی نسبت ہے جو ابن عامر کو خدا اور رسول سے نسبت ہے۔

قال بلکہ انکو سمجہا کر ایسی حرکت سے باز رکہیئے۔

اقول واہ ری اولٹی سمجہ انکو ایسی حرکت موجب برکت سے باز رکہنا چاہیئے یا اور ایسے نیک کامون کی ترغیب دینا چاہیئے کہ ایسے نیک کامونکی عادت ہوتے ہوتے انکے برے کام سب چہوٹ جائین کہ نیک کامومین خدانے یہی برکت دی ہے اور یہی اثر دیکہیئے قرآن مین آیا ہے ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر

قال کیونکہ اگر امام برحق کی محبت ہوتی تو ان حرام کامون سے کنارہ کرتے۔

اقول ہمتو آپکے اس زٹل قافیئکو نہین ملتے پیغمبر برحق کا کہنا برحق جانتے ہین کہ ابن عامر کو با وجود شراب خواری خدا اور رسول کا دوست فرمایا کچہہ حرام کام کا خیال

نہ آیا پس حرام کامون سے کنارہ کرنے کی یہی تدبیر تھی کہ اونکو نیک کامون مین لگا کر اونکے کار خیر مین شریک ہوتے تو اونکے گھر جاتے اور اونکی ہمت و توفیق بڑھاتے کہ رفتہ رفتہ نیک کامون کے بدولت بدکامون سے وہ باز آتے لیکن چونکہ آپ بتقاضای خشونت طبع عنیف طریقہ نصیحت و تالیف نہین جانتے اور اونکی نیک کام مین بھی شریک ہونے کو منع کرتے ہین تاکہ وہ اپنے انہین بدکامون پر اڑے اور اسی ضلالت مین پڑے رہین تو اونکے گناہون کے مواخذہ مین آپ بھی پکڑے جائینگے الدال علی الشئ کفاعلہ۔

قال نہ کہ ایسی کمائی جس سے شیطان عار کرے امام کیواسطے خرچ مین لاتے او اوسی پیشہ کو کیئے جاتے ہین۔

اقول ہرگاہ افعال مسلمین خصوصاً نیک کامون مین عند الشرع محمول بصحت ہین تو یہہ آپکو کیونکر یقین ہوا کہ ایسی کمائی جس سے شیطان عار کرے امام کے واسطے خرچ مین لاتے ہین خیر یہان تو آپنے عزاداری کے مصارف کو امام کے واسطے کہا شاید رو مین کچھ اگلے باتونکا خیال نہ رہا اگر آپ یہہ ردیسی باتین بیجا کرتے تو ضرور ہم آپکا شکریہ ادا کرتے اور اگر آپ اونکی نیک کام مین شریک ہونے کو منع نفرماتے تو امید تھی کہ اونکا پیشہ کیا بدکام سب چھوٹ جاتے۔

قال اس سے معلوم ہوا کہ اون لوگون نے شاید کسیکا نام اپنے خیال مین امام رکھہ لیا ہے۔

اقول ایسا خیالی پلاؤ آپ ہی پکاتے اور اپنے پیر مقتول کی اوسپر نذر دلاتے ہین جس امام عالیمقام کو کفار تک ایسا پہچانتے ہین کہ ایام عزا مین وہ بھی نذر و نیاز امام صاحب کے چڑہاتے ہین اونکی جگہہ یہہ مسلمان کسی اور کا نام امام رکھہ لیتے بھلا یہہ بات کہین عقل مین آتی ہے ہان آپ ایسے عقلمند کے نزدیک البتہ تمہارے سمانے ہین

قال نہین توامام پاک کواس ناپاک کمائی اور ایسے ریاکارون سے کہ جسسے خدا ورسول ناخوش ہون کیا علاقہ ہے۔

اقول وہی علاقہ جو رسول پاک کو شراب ناپاک پینے والے ابن عامر سے تہا۔

قال چونکہ اللہ تعالے اپنے حبیب کی طرف سے اونیسوین سیپارہ مین دوسرے رکوع مین آیہ ارایت من اتخذ الہہ ھواہ افانت تکون علیہ وکیلا ام تحسب ان اکثرھم یسمعون او یعقلون ان ھم الا کالانعام بل ھم اضل سبیلا ۔ یعنے بہلا تو دیکہہ توجسنے پوجنا اختیار کیا اپنے چاؤ کا کہین تو لے سکتاہے اونکا ذمہ یا توخیال رکہتاہے کہ بہت انمین سنتے ہین یا سمجہتے ہین اورکچہہ نہین وہ چوپایون کی برابر ہین بلکہ وہ زیادہ بہکے ہیں راہ سے سوان لوگون کا حال ایسا ہی ہے کہ شیطان اور نفس کے فریب مین آگئے کیسے سمجہانے کو نہیں مانتے بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکتے ہین پہر ہم اپنا کام کرتے ہین وہ وہ مانین یا نہ مانین ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے جسے چاہے دیوے جسے چاہے باز رکہے۔

اقول خداکا فرمانا برحق ہے مگر اونیسوین سیپارہ کے لفظ کیطرح غلط مطلق ہے اسی ترجمہ کے پڑہنے کی تاکید ہو تی تہی سبحان اللہ خدانے کسی شخص خاص کو نہیں فرمایا بلکہ من اتخذ الہہ ھواہ آیا ہے مگر آپنے جو بدون ثبوت کافی وشہادت وافی مسلمانون کو مصداق اسی آیت کا ٹہرایا کچہہ اپنا ہی خیال نہ آیا کہ کسقدر آپنے دین اسلام مین بے اعتدالیان کین شعائر اسلام اور عزائے حضرت امام کے شائع نہین کیا کیا نازک حیلے کیان کین کہ جسسے خدا ورسول بیزار ہی اور حافظان حدود شریعت حد شرع جاری کرین جسنے تو بقدر امکان آپکو بہت سمجہایا مگر شیطان اور نفس کے فریب نے آپکو سمجہنے ندیا بلکہ ضد کرکے اور زیادہ بہکا یا سچ ہے ہدایت اللہ کے فضل پر موقوف ہے چنانچہ بیسوین پارہ کے نوین رکوع مین اللہ تعالے اپنے حبیب

خطاب فرماتا ہے انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشآء یعنے تو ہدایت نہین کر سکتا جسکو چاہتا ہے اور لیکن خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے واقعی خدا جسے چاہے ہدایت دیوے جسکو چاہے باز رکہے اگر اپنی کسی تفسیر مین آپ نے شان نزول اس آیت کا پڑہا ہوگا تو ہمارا آپکے نسبت اس آیت کریمہ کے لکہنے کا لطف زیادہ معلوم ہوگا و ترخیر

قال اور یہہ بہی سُننے اور دیکہنے مین آیا ہے کہ جب ایسے ریاکار بد اطوار جہوٹے دوستدار دنیا کی حرام کمائی حاصل کرکے اور اپنی ناموری کے کامونکے ساتہہ یہہ کام بہی کرنے لگے ہین اور اس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرحکی بیادبیان عمل مین لاتے ہین تو امام کی خاطر سے جو پیارے بندے اللہ کے ہین اوسکے غضب مین کبہی گرفتار ہوکر آخرت کے عذاب الیم کے سوا دنیا مین بہی جلد خانہ برباد ہو جاتے ہین۔

اقول جو ایسے ریاکار بد اطوار جہوٹے دوستدار ہین کہ در پردہ دوستی ایسے دشمن امام بنجاتے ہین کہ اوس جناب پاک کی نسبت سینکڑون طرح کی بے ادبیان عمل مین لاتے ہین اونکی بفاد کریمہ ولنذیقنہم عذاب الادنی دون العذاب الاکبر دنیا مین بہی سزا ہے اب بہی توبہ کیجئے اور ہوشمین آئیے نہین تو بہت پچتایئے گا۔

قال اور بہتون کو بموجب اس آیت کے فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شئی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناہم بغتۃ فاذا ہم مبلسون فرمایا اللہ صاحب نے سورہ انعام مین پہر جب بہول گئے جو نصیحت کی تہی اونکو کہولدیئے ہمنے اونپر دروازے ہر طور کے یہانتک کہ جب خوش ہوئے پکڑ لیا ہمنے اونکو بے خبر پس وے رہگئے ناامید گناہ کرنے کی فرصت دیتا ہے

پھر ایک مرتبہ ایسا پکڑیگا کہ اوسکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچھہ فائدہ نکریگا۔
اقول خدا کا کلام برحق ہے اگر بچشم غور دیکھیے تو بعینہ یہی حال آپکا ہے کہ چند جہلاکے امارت اور زخارف دنیا کی جمعیت سے بڑے ملا مخدوم بنکر ایسے مغرور ہوگئے کہ اللہ کے پیارے بندون کی اہانت مین مہمل رسالہ لکھے بڑی بڑی بدزبانیان اور گستاخیان کین اونکی مصیبتون پر جنہین حسب ارشاد خدای تعالے آسمان و زمین روئے رونے سے منع کیا خوشی اور سرور کا حکم دیا اسی خوشی مین خدا کے غضب کا خیال نہ آیا اوسکی نصیحت کو بہلایا خدا نے فرصت دی مگر ابتک توبہ نکی ایکمرتبہ ایسا پکڑیگا کہ آپکا گڑگڑانا اور توبہ کرنا کچھہ فائدہ نکریگا۔
قال اور کسیکی سفارش کہ اپنے خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آوے گی۔
اقول خدا کی رحمت اوسکے غضب سے بڑہی ہوئی ہے اوسنے اپنی جوش رحمت سے فرمایا ہے پارہ ششم دسوین رکوع مین آیا ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ پس گنہگار مسلمانون کے واسطے جنکے عقائد درست اور خدا کے نیک بندون کے تابع ہین خدا نے ایک وسیلہ بتلا دیا ہے اوس وسیلہ سے اونکے سفارش قبول کریگا اور جو بندے گندے ایسے ہین کہ نہ خدا اور رسول کا حکم مانین نہ شعائر اللہ کی تعظیم لازم جانین بلکہ اللہ کے دشمنون کی اعانت اور شعائر اللہ کی اہانت کرین اونکے واسطے اونکے ایسے پیر کی سفارش کہ اپنی خیال ناقص مین اوسپر بہول رہے ہین کام نہ آویگی کہ ایسی پیر آپ ہی درماندہ شفاعت ہے
قال ہان اگر پہلے سے خبردار ہوکر اپنے برے کامون سے باز آتے تو چہوٹتے اور بچتے اللہ تعالے ہمکو اور جمیع مسلمانون کو ایسے برے کامون سے بچاوے آمین یارب العالمین۔

Presented by Ziaraat.Com

اقول ہاں گناہونکے معافی کی یہی تدبیر ہے مگر وہ دانائی مافی الضمیر ہے اگر ایسے بڑے کاموں سے توبہ کر لی ہوگی تو البتہ خطا معاف ہے ورنہ سخت دار و گیر ہے اللہ تعالی ہمکو اور سب مسلمانونکو اوس سے بچاوے آمین یا رب العالمین

قال فصل دوسری عجب معاملہ ہے کہ جب جاہلونکو اسطرح کے کاموں سے منع کیا جاتا ہے تو عجب طرح کے واہی تباہی اعتراضین اور سوال کرتے ہین سب خرافات کون بیان کرے یہان چند باتون کا مذکور کر دیتے ہین باقی اگر خدانے توجہ دی تو اسی پر اوسکا بھی قیاس کر لینا۔

اقول عجب معاملہ ہے کہ جب متعصبونکی ممانعت و مزاحمت بیجا پر علمائے اسلام کے اقوال بلکہ اونہین کے قول سے استدلال کیا جاتا ہے تو حرکت جاہلانہ سے باز نہین آتے بلکہ کہسیانہ ہو کر اور اولٹی پلٹی باتین بناتے ہین اسی قسم سے آپکے جاہلونکی نسبت یہہ جاہلانہ تقریر ہے جسمین اعتراضین اور سوال کا جوڑ خود جہالت کی نظیر ہے۔

قال بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ تعزیہ بنانا بادشاہونکی وقت سے چلا آتا ہے بڑے بڑے عالم فاضل گذرے کسینے منع نہین کیا تمہین بہت پڑہے ہو اور کوئی کیا پڑہا نتہا دیکھو فلانے میان کے پاس ہم مدت تک رہے اونہون نے کبھی منع نہین کیا اور جنکے ہمارے باپ اور ہم مرید ہین وے حضرت تو آپ تعزیہ بناتے ہین

اقول ہزار آفرین ایسے جاہلون پر گو جاہل تھے مگر شناشنا یا تاریخی واقعہ تو بیان کیا عالمونکی سند تو گذرانی اپنے پیر کا حال تو ظاہر کیا ایسے جاہل تو آپ ایسے پڑہون سے بہتر غنیمت نکلے ع مارا از ین گیاہ ضعیف این گمان نبود۔

قال جواب یہہ ہے بقول تمہارے بادشاہون کے وقت سے چلا آتا ہے بہلا پیغمبر اور امام کیوقت سے تو نہین بنتا آتا ہے۔

اقول جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور امام کیوقت مین کچہہ تعزیہ کی ضرورت نہ تہی سلاطین اسلام نے جہان اور شعائر اسلام کا اعلان کیا ازانجملہ تعزیہ بنانیکا بہی حکم دیا۔

قال اب سہو تم کہ بادشاہونکی امت ہو یا پیغمبر کی۔

اقول کیا جاہلون سے قابلیت کرتے ہو وہ بیچارے تو پیغمبر کی امت ہین اور علمائے امت سے سن سنا کر بموجب حدیث من انکر امامۃ السلطان فھو زندیق بادشاہ اسلام کو منجملہ اولی الامر و امام جانتے ہین بدین وجہ بادشاہون کیوقت سے تعزیہ بنے کو سند مانتے ہین اسی حدیث کے بموجب آپکے پہلے جواب کا دوسرا جواب یہہ دیا جاتا ہے کہ گو تعزیہ پیغمبر کے وقت مین نہین تہا مگر امام کیوقت سے بنتا آتا ہے اب آپ ہی تعزیہ بنائیے حکم امام یعنے بادشاہ اسلام سے عدول اور اوسکو عہدہ امامت سے معزول نفرمائیے ورنہ بہت پچہتائیگا یعنے گو صاحبزادے صدیق ہون مگر آپ زندیق ہوجائیگا۔

قال اور بادشاہون کے ہاتہہ اور وقت سے سینکڑون برے کام ہوتے آئے ہین اونکے وقت کے ہونے سے یا اونکے کرنے سے وے کام اچہے نہین ہوگئے۔

اقول بادشاہون کے کام اچہے ہون یا برے وہ حسب ارشاد علمائے کرام ولا ینعزل الامام بالفسق ای الخروج عن طاعۃ اللہ والجور ای الظلم علی عبادی اللہ کسی طرح معزول ہی نہین ہوسکتی اور جب فسق و جور سے معزول نہین ہوتی تو ایک امر مباح یعنے تعزیہ بنانے سے جو اچہا کام ہے کیونکر معزول ہونگے پس اگر آپ ایسے بادشاہ کیوقت مین ہوتے جو تعزیہ بنانے کا حکم دیتا سچ کہئی آپ بناتے یا نہ بناتے اگر بناتے تو آپ بہی بنائیے اور اگر بدعت کہکر نہ بناتے تو حسب ارشاد من دعاہ السلطان فلم یجبہ فھو مبتدع آپ نافرمانی اور عدم اجابت دعوت سلطان سے خود بدعتی ہو جاتے غرض یہہ جاہل بڑے ہوشیار

Presented by Ziaraat.Com

ہین خدا جانے کب کا بخار آپنے نکالا بادشاہون کا ذکر کرکے کس جھگڑے اور عذاب مین آپکو ڈالا۔

قال اور بادشاہ کیا مال پیغمبر کے وقت سے بت پرستی چلی آتی ہے اور حرامکاری اور دغابازی اور چوری سب ہوتی آتی ہے کہدو یہہ سب کام بہی درست ہین۔

اقول سبحان اللہ اصل کلام یہہ تہا کہ بادشاہون کے وقت سے تعزیہ بنتا آتا ہے اونہون منع نہین کیا بلکہ اوسکو رواج دیا اوسپر کیا خوب آپ فرماتے ہین کہ بادشاہ کیا مال پیغمبر کیوقت سے بت پرستی وغیرہ سب بری کام ہوتے چلے آئے ہین کہدو کہ یہہ سب کام بہی درست ہین لاحول ولا قوۃ کیا حضرت پیغمبر نے ان امور منکرہ سے ممانعت نہین کی یا اپنے وقت مین اپنے امکان بہر انکو روا رکہا آپنے جسطرح تعزیہ پر تہمت کی کہ تعزیہ کے سبب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے کیا اسیطرح حضرت پیغمبر پر بہی تہمت کیجئے گا کہ نعوذ باللہ آپکے سبب یہہ سب بڑے بڑے گناہ ہونے لگے اور بادشاہ تو ایسے مال ہین جنکی اطاعت نہ کہو نہین آپ بدعتی اور زندیق ہوسکتے ہین اگر اور زیادہ سرتابی کیجئے گا تو شاید سزایابی کی نوبت آئی تو اور خرابی ہوجائے۔

قال اور جو یہہ کہو کہ ان کامونکو آگے سے منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نچہوڑا تو یہان بہی اسیطرح سے سمجہو کہ تعزیہ کو منع کرتے آئے ہین مگر لوگون نے نچہوڑا۔

اقول اگلی علمای کرام اور سلاطین اسلام نے تو تعزیہ بنانیکو کبہی منع نہین کیا بلکہ خود اوسکو رواج دیا اور علمای حال بہی اسکو مستحسن جانتے ہین ہان ایک فرقہ مستحدثہ وہابیہ جسمین آپ بہی ہین پیچہے سے منع کیا سوایسی گوز شتر بات کو ہم کب مانتے ہین۔

قال اور تمنے کسطرح سے جانا کہ کسی عالم و فاضل نے منع نہین کیا۔

اقول ہمنے اسطرح سے جانا کہ بڑے بڑے سلاطین اسلام اور علمای عظام کیوقت

سے تعزیہ بنانا شروع ہوا اور کسی نے ممانعت نہین کی حالانکہ عہد عالمگیر مین بہی
جو ایک متعصب بادشاہ تہا اور صدہا علما اوسکے وقت مین موجود تہے وہ بہی کوئی
مانع اور مزاحم نہوے اور ممانعت کیسی بلکہ اکثر علمای کرام جو طالب رونق اسلام تہے
برابر جواز تعزیہ سازی کا فتوے دیا کیئے اور اوسکی تعظیم کیا کیئے چنانچہ مولوی عبدالوحید ابن
نبیرۂ مولوی عبدالعلی صاحب رسالۂ ازالۃ الاوہام مین فرماتے ہین (کہ علمای صالحین
این عصر مراسم مذکور را از شعائر اسلام تصور فرمودہ قطعًا فتوی برای ترویج و قیام
آن دادہ اند) اور اس سے زیادہ خزانۃ المتقین مین تصریح ہے۔ کہ مفتی را باید
کہ بنظر حال و عصر و زمان فتوی دہد پس درین عصر و زمان علمای صالحین فتوی
بترویج و قیام تعزیہ امام مظلوم کردادند نہایت بجا و مناسب است ترویج
آن موجب ثواب و اجر عظیم انتہی۔ ما نقلنا من کشف الرین۔
قال جہان عالم فاضل ہوتے آئے ہین وہان ضدی جاہل بہی ہوتے آئے ہین تمام
جہان سو منہ کے سمجہانے سے عالم فاضل کے چہوڑ نہین دیتا ہے۔
اقول ضدی جاہل وہی ہین جو باوجود دعوای قابلیت مرض جاہلیت مین گرفتار
اور نشۂ جہل مرکب سے ایسے سرشار ہین کہ اگر ہزار عالم ایک طرف ہون اور کہین
کہ تعزیہ بنانا موافق قواعد شریعت ہرگز منع نہین تو بہی وہ مرغ کی ایک ہی ٹانگ
کہے جائین گے اور اپنی ہٹ کی لکڑی نہ چہوڑین گے اور اوسکی ممانعت سے منہ نہ موڑینگے
قال اور عالم جانتے ہو کسے کہتے ہین حقیقتًا مین وہ ہے جو قرآن و حدیث
سے خوب واقف ہو اور اللہ سے ڈرے اور دنیا کی محبت مین نہ پڑے اور خدا
و رسول کے خلاف نہ کرے ایسے کو پڑہا کہتے ہین۔
اقول یہی صفت سب اون علمائے کرام اور حامیان ملت اسلام مین تہی جو حضرات
جواز تعزیہ کا فتوے دیتے تہے اور تعزیہ شریف کے روبرو باادب استادہ ہوکر

فاتحہ اور درود پڑہتے اور اوسکی تعظیم کرنے سے ثواب بیحساب لیتے تہے۔
قال اور جو عربی و فارسی کی کتابین پڑہکر لگے دنیا کمانے اور نام و عزت کے لئے اور جاہ و حشمت کے واسطے اچہے کہانون اور کپڑونکی خواہش سے موت و عاقبت کو بہول کر کافرون اور فاسقون اور بدعتیون کی خوشامد کرے اور اونکا تابعدار بنے اور دین کے کامون مین انکی خاطر اور دہشت سے سستی ڈالی نہ آپ ہمت باندہیئے اور نہ اونسے ہمت بندہوائیے بلکہ دین کے چورون کی طرحسے دنیا کی طمع سے کونے مین مونہہ چہپاوے اور دیندار مولویون کی شرعی پکی باتون کو جو عوام کو شرک و بدعت سے بچنے کے واسطے کہتے ہین اپنی برائی اور خودپسندی کی راہ سے اوسمین حجتین منطقی نکالکر بیچارے نادانون کو اچہی راہ سے بہکاوے سو ایسے جہوٹے دغاباز مولویون نے خصوص اس زمانہ مین ظاہر شرع کے لباس سے اپنے تئین آراستہ کرکے ہزارون عوام مسلمانون کو راہ سے بہکاکر شیطانون کو معطل کردیا سچ تو یون ہے کہ باطن مین انکے سواے طالب نام اور جاہ اور حسد او کینہ اور فسق اور بدنیتی اور فساد کی دینداری اور خداپرستی کی مطلق بو نہین غرض ایسے لوگ حقیقت مین نفس اور شیطان کے اوستاد ہین اور پیارے اللہ و رسول کی درگاہ سے راندے اور پہٹکارے ہے اللہ تعالے اپنی فضل و کرم سے ایسونکی صحبت بد سے بچاوے اور اونکی دہوکے کی ٹٹی کے پہندے مین نہ پہنساوے غرض نہ خدا سے ڈرے نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرے ایسے عالمون کو خدانے قرآن مین گدہا فرمایا ہے جسپر کتابین لدتی ہین پڑہا اور ہی گدہا اور ہے البتہ جو ایسا ہوگا وہ اور کو کیا نصیحت کریگا خود فضیحت دیگرے را چہ نصیحت۔

اقول الہی توبہ اس بحر طویل اور اولٹی پلٹی قال و قیل سے دماغ پریشان ہوگیا

پس اس تقریر پریشان کا مختصر جواب یہہ ہے کہ جمہور علماے اسلام کا جس بات پر اتفاق ہو کہ یہہ فقط بعد آنحضرت صلعم حادث ہونے سے بدعت منہی عنہا نہین ہے بدعت محرمہ وہی ہے جسپر قواعد تشریع تحریم منطبق ہون اور جسپر ادلہ وجوب یا ندب یا اباحت منطبق ہون وہ بدعت محرمہ سے خارج اور اوسکا کرنا واجب یا مباح ہے خصوصًا جب وہ خدا اور رسول کے حکم سے منجملہ شعائر اللہ اور شعائر اولیاء اللہ ہو اوسکے کرنے اور بنانےمین تو عند الشرع بہت ثواب ہے ہان جو لوگ باوجود ادعاے علم و قابلیت شیطان اور نفس کے بہکانے سے رفع الزام کے واسطے اوسکا نام بدعت رکھکر اوسکے مٹانیکی فکر کرین بیچارے عوام اہل اسلام کو اپنی اس بناوٹ کے کلام سے دہوکا دین اور بہکا دین شعائر الٰہی کے مٹانے مین نہ خدا سے ڈرین نہ قرآن و حدیث کے موافق کام کرین وہ البتہ وہی لادو کہو یا اولاد وگد ہے ہین جنپر کتابین لدی ہین پر ایسونکی نصیحت کوئی نہ سُنی کہ خود فضیحت ہین۔

قال پہلا تعزیہ کی بات ایکطرف سینکڑون مرد و عورت مسلمان مدت سے ظاہر بت پوجتے ہین اور چوٹیان رکہتے ہین اور ہندوؤن کے میلے مین پوری کچوری پکوان بیچا کر چڑہاتے ہین اور سینکڑون لوگ اسطرح سے جوئے اور شراب مین گرفتار ہین اور ہزارون خلاف شرع کام کرتے ہین اور کوئی اونسے مزاحم نہین ہوتا اور بہتیرے مولوی جیتے ہین اب یہہ لوگ بہی کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہین کہ مولویون کے وقت مین ہم کرتے ہین نعوذ باللہ منہا۔

اقول یہہ بڑی خرابی ہے کہ آپ اصل بحث کو چہوڑ کر آئین بائین شاین ہانکنے لگتے ہین صاحب اون بیچارون کی اصل بحث یہہ تہی کہ ہمکو تعزیہ بنانے سے کسی مولوی نے منع نہین کیا اوسپر آپنے یہہ بے تکا کلام کیا جاہون مین اپنے

تھین بدنام کیا بہلا ایسے مسلمانون بدتر از کفار کو بہی بشایستگی ولینت ووعظ و نصیحت کیا علماء نے ان حرکات سے نہ منع کیا ہوگا کیا اونکی اس بد اطواری اور بد کرداری سے علماء راضی ہتے کبہی نہین یا تو اونکی ان باتون کے چہوڑنے سے قطعًا یاس ہوگئی ہوگی یا بقدر خود سمجہایا ہوگا گروہ نمانین تو علماء بیچارے مجبور ہین وہ خدای فوجدار نہین کہ زبردستی بضرب و تادیب اونکو باز رکہتے پہر اگر ایسے لوگ نامسلمان یہہ کہین کہ ہمارے سب کام حلال ہیز کہ مولویون کے وقت مین ہم کرتے ہین تو بالکل سٹری ہین ہان آپکو بظاہر حرارت اسلامی بہت ہے پہر پہلے انہین نامسلمانون کو درست کرتے راہ اسلام پر لگاتے اس کوشش بیجا سے جو تعزیہ کی ممانعت مین کر رہے ہین باز آتے۔

قال اور فلانے میان تمکو تعزیہ سے منع کرتے اور کس کام سے اونہون نے منع کیا تہا دے میان بی بی سے بدتر تہے کچہہ عالم فاضل نہ تہے جیسے تم ویسے وے سوتا کہین سوتے کو جگاتا ہے۔

اقول یہہ آپنے کیونکر جانا کہ وہ عالم فاضل نہ تہے جاہل تہے اور اگر بالفرض جاہل تہے تو ایسے عالمون کی صحبت اوٹہای ہوگی جو خود تعزیہ شریف کو بناتے یا اوسکے سامنے درود وسلام تحیۃ واکرام بجالاتے تہے۔

قال اور جبکہ تم اور تمہارے باپ مرید ہوے کیون نہ تعزیہ بناوین اگر ایسی باتون سے مریدون کو منع کرتے اور خود بہی باز رہتے تو مرید چادر ملیدہ ریوڑی گٹہر کسطرح لاتے اور بڑی حویلی اور دادا کا گنبد کہان سے بنتا جیسے ہم مرید ویسے وے پیر جیسی روح ویسے فرشتے۔

اقول کیون بیچارے فقرا پر تہمت اور اونکی غیبت کرتے ہو یہہ بیچارے دنیا سے کنارے ہوکر گوشہ اور توشہ پر قناعت کرکے یاد اللہ کرتے ہین چادر ملیدہ

ریوڑی گشتہ اگر کوئی اپنی ارادت اور عقیدت سے لایا ہی تو اوسیوقت حاضرین
خصوصًا اطفال کو تقسیم کردیتے ہین اگر بالفرض وہ اس قلیل نذر و نیاز کو ذخیرہ بھی
کرے تو بڑی حویلی اور دادا گنبد کیسا خاص کسی وہابی کی ایک پکی قبر بھی نہ بن سکتی
ہان بمصداق من کان للہ کان اللہ لہ جب یہہ خدا پر توکل کرکے بیٹھے ہین تو خدا
انکو پہونچاتا ہے آپکو ناحق ان اللہ والون پر غصہ آتا ہے ؎ خاکساران جہان
را بحقارت منگر + توچہ دانی کہ درین گرد سوارے باشد - آپکی یہہ متعصبانہ تقریر
پُرتزویر کوئی نہ سُنے گا علما فقرا ہین جو مستند و کامل ہین اونکا قول و فعل البتہ
حجت ہے جیسے علما مین مولوی انوار الحق و نور الحق و مولوی عبد العلی و عبد
الواحد خان وغیرہم جو تعزیہ شریف کو منجملہ شعائر اسلام اور واجب التعظیم والاحترام
جانتے ہین اور فقرا مسلم الثبوت مین شاہ عبد الرزاق صاحب بانسوی جو خاص
اپنے ہاتھہ سے بکمال احتیاط تعزیہ بناتے تہے اور بروز عاشورہ ننگے سر برہنہ ہمراہ
تعزیہ روتے جاتے تہے اور شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی کہ جب بروز عاشورہ
کوئی تعزیہ اونکے مکان کے قریب آتا تہا اپنے کاندہے پر رکہکر تا مسافت بعیدہ پہونچاتے
تہے اور تمام روز اسی شغل مین رہتے تہے چنانچہ یہہ حالات ان بزرگون کے
بسبب کثرت شہرت اثبات دلیل کے محتاج نہین لیکن مرض جہالت کا
کوئی علاج نہین -

قال اور پیرجی کی کسبیان بہی مرید ہوتی ہین اور اپنا کسب کیئے جاتی ہین
اور خرچی سے پیر کا خرچ بہی نکالتی ہین اب تمہاری طرح کسبیان بہی کہین
کہ ہمارا کسب بہی حلال ہے کہ پیرجی کمائی کہاتے ہین اور ہمسے مزاحم نہین ہوتے
غرض ایسے ہی بہروپیے پیرون نے تو جہان کو خراب کیا ہے خدا انہین خراب کرے
اور ان ٹھگون سے اپنی پناہ مین رکہے ادہر مال لین اودہر ایمان -

اقول یہہ اون دنیا طلبون اور مکارون کا ذکر کر رہے ہین جو دنیا کمانے کیواسطے ہزار حیلے و بہانے کرتے ہین کہین ملا سیانے بنتے ہین کہین پیرون کے بہیس مین رنگ لاتے ہین غرض جس رنگ سے زخارف دنیا حاصل ہو اوسی رنگ سے کام لیتے ہین ایسے ہی بے پیرون کی نسبت پیر معنوی فرماتے ہین ۔ اے بسا ابلیس آدم روے ہست ۔ پس بہر دستی نباید داد دست ۔ خدا ایسے بنے پیرون شریرون کو خراب کرے جنہون نے جہان کو خراب اور سچے پیرونکو بدنام کیا۔

قال اور بعضے جاہل یون کہتے ہین کہ اگر تعزیہ بنانا منع ہوتا تو ہمکو امام کچہہ سزا دیتے اسکا جواب یہہ ہے کہ تم بڑے جاہل ہو اتنا نہین جانتے کہ اگر امام کے ہاتہہ سزا ہوتی تو پہلے یزید کو سزا دیتے آپ کیون مصیبت اوٹہاتے سزا خدا کے ہاتہہ ہے اور موقوف ہے قیامت پر دنیا جزا اور سزا کا گہر نہین ہے یہان کرلو وہان بہگتوگے مثل مشہور ہے جیسی کہ یہان کرنی ویسی وہان بہرنی۔

اقول کیا آپکے زعم باطل مین حضرت امام علیہ السلام نے مجبوری سے یہہ مصیبت اوٹہائی ورنہ در حالت اختیار کبہی اسکا تحمل اور یزید اور تابعین یزید کی سزا دہی مین تامل نکرتے یہہ آپکا خیال خام مصداق ان بعض الظن اثم نسبت بحضرت امام ہے اس لیئے کہ جب حضرت جبرئیل محضر شہادت امام خدمت رسول جلیل مین لائے تو حضرت امام نے اس منصب جلیل اور مصیبت جسیم کو بکمال رضا و تسلیم اور بوعدہ ثبات قدم اور صبر اتم قبول کیا اوس محضر کو مزین بدستخط کردیا اور یہہ صحیح ہے کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے مگر حضرت امام بہی اوس زمرۂ کرام سے ہین جنکی مشیت بمفاد کریمہ وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ خدا کی مشیت کے ساتہہ ہے پس اگر امام چاہتے تو یزید اور جملہ تابعین پلید کو اوسی روز سزا ملجاتی کہ تمام مخلوقات فرزند رسول کی نصرت کو حاضر و موجود تہے مگر آپنے قبول نہ کیا مگر بعض

وہابیان بے تہذیب کی تکذیب کی واسطے بعض مواقع مین اختیار سزا دہی کو بہی ظاہر کردیا چنانچہ بعض ملاعنہ پیاس کے طعنہ دینے پر بد عای حضرت پیاسے جہنم واصل ہوے اور بعضے جہنمی آتش خندق سے اشتعال دلانے پر نار دنیاسے جلکرہاویہ مین داخل ہوی بہرکیف امام نے جب دشمنون کے مظالم پر صبر کیا تو دوستون تعزیہ بنانیوالون کو کیون سزا دیتے بلکہ روز جزا وہ اسکا پہل پائین گے حضرت امام اونکو جزای خیر دلوائین گے۔

قال اور بالفرض بہت کام تم بہی حرام جانتے ہو جیسے چوری حرامکاری شراب پیناجوا کھیلنا اور ان کامون کو ہزار لوگ کرتے ہین جنکے پہلے موجود ہین کچہہ سزا نہین ہوتی کیا امام کو یہہ کام بہی اچہی معلوم ہوتے ہین۔

اقول امام تو آپکے نزدیک برای نام بلکہ ہر مقام پر مورد الزام ہین لیکن اسکے تو آپ بہی مقر ہین کہ سزا خدا کے ہاتہہ ہے پہر کیا خدا کو بہی یہہ سب کام اچہے معلوم ہوتے ہین غنیمت ہے کہ پہلے تو اتنا ہی کہا تہا کہ سزا موقوف ہے قیامت پر اب یہان وہ بہی بہولے۔

قال اور بعضے بیوقوف یون مغز خالی کرتے ہین کہ یہہ باتین نئی نکالی ہین ہمنے اپنے بزرگہون سے نہین سُنین کیا جانے کون کتاب کہان سے نکلی ہے جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے۔

اقول بعضے تہی مغز مطلب قائل پر غور نہین کرتے اولٹا پلٹا جواب دینے پر مرتے ہین مطلب قائل یہہ ہے کہ قرآن مین ایسی چیزونکو تعبیر بہ شعائر اللہ کیا اور اونکی تعظیم کا حکم دیا احادیث سے اقسام بدعت حسب تصریح فریقین ظاہر ہوی جنسے تعزیہ وغیرہ امور مباحہ بدعت محرمہ سے باہر ہوی پہر علاوہ قرآن وحدیث اور نئی کتاب کون کہان سے نکلی ہے جسمین یہہ کچہہ لکہا ہے کہ تعزیہ بنانا نار واہے

قال اسکا جواب یہہ ہے کہ تم جو تعزیہ بناتے ہو تو پیغمبر اور اماموں کے بعد نئے لوگون
نے مقرر کیا ہے۔
اقول اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر اور اماموں کے بعد بہت سی باتین مسلمانون نے
مقرر کین از انجملہ تعزیہ بنانا بہی ہے اور ان سب امور مین رجحان شرعی پایا جاتا
ہے علمای اسلام اونکو مستحسن جانتے ہین بقاعدہ ماراٰہ المسلمون حسنًا
فہو عند اللہ الحسن کو مسلم مانتے ہین۔
قال اور ہم جو کہتے اور کرتے ہین سو پیغمبر اور امام کیوقت کا کہا اور کیا ہے
اقول جہوٹ ہے حضرت پیغمبر اور اماموں نے امام مظلوم کے غم مین مرثیے پڑہے
روئے رولائے آپنے یہہ کچہہ نہ کیا بلکہ برخلاف اسکے خوشی کا حکم دیا پہر کس موںہہ
سے کہتے ہو کہ ہم جو کہتے اور کرتے ہین سو امام اور پیغمبر کے وقت کا کہا اور کیا ہے
قال ہماری کتاب قرآن و حدیث ہے خدا و رسول کا کہا ہوا ہے۔
اقول قرآن مین تعظیم شعائر اللہ کا حکم ہے تمنے نہ مانا اوسمین ایسے مصائب بیان
کیئے ہین جس سے پہاڑ روئین تمنے خوشی کرنا واجب جانا حدیث مین قرآن و اہلبیت کا
قیامت تک ساتہہ تہا تمنے یہہ شاخ نکالی کہ ان دونون مین جدای ڈالی پہر تمہاری
کتاب قرآن و حدیث کچہہ بہی نہین قرآن و حدیث اون مسلمانون کی کتاب ہے
جو شعائر اللہ کی تعظیم مرثیہ مصیبت و مابکت علیہم السماء والارض کو جو قرآن مین
مذکور ہے تسلیم کرتے ہین حسب ارشاد پیغمبر قرآن و اہلبیت کا ساتہہ قیامت تک انکے
اور مرثیہ کہنے اور پڑہنے اور رونے رولانے تقلید و پیروی آنحضرت صلعم واجب جانتے تہے
قال اور تمہارا مرثیہ اور کتاب دلگیر و مسکین اور میان فلانے کا کہا ہوا ہے
اقول دلگیر و مسکین وغیرہما شعرای اہلبیت کے مرثیے و کتاب بہی قرآن و حدیث
کے مرثیہ و کتاب سے ماخوذ ہین فرق اصل و نقل و ترجمہ کا ہے اور قران سکے

ترجمہ پڑھنے کو تو آپ پہلے ہی حکم دیچکے ہین اسیطرح حدیث کیبھی ترجمہ کو سمجھ لیجئے
قال اب سچ کہو پرانی بات اور کتاب کسکی ہے اور نئی کسکی اور دگیر اور بیکس کسکی طرف اور خدا ورسول کسکی طرف۔
اقول ہم سچ کہتے ہین کہ پرانی بات اور کتاب اونہین مسلمانون کی ہے جو قرآن حدیث پر عمل کرتے ہین محدثات امور کو قواعد شرع پر منطبق کرکے اوسکے اقسام نکالتے ہین اور نئی کتاب وہابیون کی ہے جو احکام اسلام اور طریقہ مستمرہ اہل اسلام مین نئی نئی باتین نکالکر جھگڑے ڈالتے ہین اور خدا ورسول دگیر و بیکس ایسے مسلمانون کیطرف اور عبدالوہاب مردود اور مسعود نامسعود وہابیون کی طرف ہین۔
قال اور بعضے جو آپکو قابل سمجھتے ہیں وہ یون قابلیت جہاڑتے ہین کہ قرآن اور حدیث تو ہمیشہ سے ہے اور بہت لوگ پڑہے ہوے ہیں لیکن یہہ معنی آیت اور حدیث کے کبھی نہین سنے تھے اسکا جواب یہہ ہے کہ قرآن وحدیث کے لفظ کے معنی تم پرستش ہی ہوا نہین اگر پڑہے ہو تو ہمارا ہاتھہ پکڑکر کہو کہ اس لفظ کے معنے یہہ نہین ہین جو تم کہتے ہو اسطرح نہین اور جو تم طوطے کیطرح سوای لفظ کے نہین جانتے تو پھر ناحق ٹین ٹین کیون کرتے ہو کسی عالم معتبر سے پوچھا تھا کہ اوسنے اس لفظ کے معنے کچھہ اور ہی کہے۔
اقول قرآن مین صفا ومروہ اور شتران قربانی کو شعائر اللہ اور من یعظم شعائر اللہ سے اونکی تعظیم کا حکم فرمایا ہے اور کل شئی مطلق ای مباح حدیث مین آیا ہے اب اگر آپکی طرح کوئی کہے کہ صفا و مروہ تو پتھر اور شتران قربانی ذی روح جانور ہین اسیطرح تعزیہ ابرک بانس کاغذ وغیرہ کا بنتا ہے مسجد چونے اینٹ لکڑی سے بنائی جاتی ہے کعبہ اینٹ پتھر سے تعمیر کیا گیا ہے حجر اسود تو خاص پتھر ہی ہے ان سبکی تعظیم مت کرو تعزیہ نہ بناؤ اوسکے بنانیکو بدعت سمجھو اسکا

جواب یہہ ہے کہ قرآن و حدیث کے الفاظ کے معانی تم پڑہے ہو یا نہین اگر پڑہے ہے
ہو تو ہمارا ہاتہہ پکڑکر کہو کہ صفا و مروہ اور بدن اور من یعظم شعائر اللہ کے معانی
ان آیات قرآنی مین اور مطلق مبنح کے معانی حدیث میں یہہ نہین ہین جو تم کہتے
ہو اور اوسے تعزیہ بنانے اور اوسکی تعظیم کرنے کا جواز نکالتے ہو بلکہ اسطرح ہیں اور
جو تم طوطے کیطرح سوائے لفظ کے نہین جانتے یا جان بوجہکر نہین مانتے ہو تو
پہر ناحق ٹین ٹین کیون کرتے ہو سے آدمیت اور شے ہے علم ہے کچہہ اور شے +
لاکہہ طوطے کو پڑہایا پر وہ حیوان ہی رہا۔

قال اور بعضے کمبخت جاہل جب سب طرف سے ہار مانتے ہین تو یون کہتے ہین کہ
یہہ ہم کچہہ نہین جانتے ہمارے بزرگون سے یہہ بات چلی آتی ہے ہم اپنے باپ دادا
کی لیک پر چلین گے اسکا جواب یہہ ہے کہ پیغمبر کے وقت کے کافر بہی حضرت کے
مقابلہ مین یہی کہتے تہے جو جیسے تم کہتے ہو بہلا ہم تمسے پوچہتے ہین کہ اگر تمہارا
باپ دادا اندہا ہو یا ایکبار رستہ چلنے میں کنوین مین جا رہا ہو یہہ سنکر تم بہی اپنی
آنکہین پہوڑلوگے اور کنوین مین جاکر گر پڑوگے کہ یہہ ہمارے باپ دادا کی
صورت اور سیرت ہے آخر یہہ چال باپ دادا کی ہرگز نہ چل سکوگے بڑا تعجب
ہے کہ دنیا کے نقصان مین باپ دادا کے شریک نہین اور دین مین اونکی لیک پر
چلا چاہتے ہو ذرا تو شرماؤ کیسے کنٹر ہو کلمہ کہوگے کا اور لیک پر چلو اپنے باپ
دادا کی۔

اقول اگر باپ دادا طریقہ اسلام پر ہون تو اونکے طریقہ پر چلنے کو کسنے منع لکہا
ہے قرآن مین ماوجدنا علیہ اباءنا خدا نے کافرون کی نسبت فرمایا ہے
یا مسلمانون کے نسبت بہی یہی حکم آتا ہے کہ اپنے باپ دادا کے طریقہ اسلام پر
نہ چلین شاید اسی وجہ سے آپنے باپ دادا کا طریقہ چہوڑا اونکی تقلید اور پیروی کا

Presented by Ziaraat.Com

پشت تور ثانی یزید عبد الوہاب مرید کے مرید ہو گئے ذرا تو شرما وکیسے کشتر ہو کلمہ پڑھو
جناب رسالتماب کا اور طریقہ اختیار کرو عبد الوہاب کا۔

قال بعضے جو جاہلون مین ملا مخدوم بنے ہین وے یون مسئلہ جہارتے ہین کہ حضرت
امام نے امت کے واسطے سر دیا اسواسطے یہہ امت انکا تعزیہ بناتے ہین اسکا
جواب یہہ ہے کہ یہہ تمہارا زٹل قافیہ جسکا کہین ٹہور نہ ٹہکانا اسکے کیا معنی کہ
امت کے لیئے سر دیا جو کوئی کسیکے لیے سر دیتا ہے تو چاہیئے کچھہ دنیا مین اوسکا
بچاؤ ہو یا عقبے مین بہلا ہم تمسے پوچھتے ہین کیا اوسوقت یزید پلید تمام امت کا
سر کاٹے ڈالتا تہا کہ امام نے اونکے سر کے عوض اپنا سر دینا قبول کیا اور عاقبت
مین یہی امام کے سر دینے سے ہمارے گناہ کی سند معافی کی نہین ملی کہین قرآن و
حدیث مین ہے کہ قیامت کو تمہارے گناہ امام کے سر کے عوض بخشے جاوین
گے جہان خدا ورسول نے اسکا ذکر کیا ہے یہی کہا ہے کہ جو کوئی ایمان لاوے
اور بہلے کام کرے اوسکو خدا بخشے گا بہلا اتنا سمجھو کہ دنیا اور دین میں کوئی
ادنی کسی دوسرے کے گناہ مین مارا دہاڑا نہین جاتا اللہ ہمارے عوض امام کو
کیون مارتا الہی ہماری ہزار ہزار توبہ گناہ ہم کرین اور امام مارے جاوین۔

اقول یہہ بیچارے جاہلون کا زٹل قافیہ نہین ہے بڑے بڑے محققین علماء
امت سے سنا سنایا ہے حضرت امام کا خدا کی راہ مین سر دینا تو ظاہر ہے لیکن
فدیہ رسول اور ذریعہ شفاعت امت رسول مقبول ہونا ہی آیا ہے چنانچہ
سر الشہادتین مین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی نے فرمایا ہے کہ آنحضرت
صلعم مین جملہ کمالات خدا نے جمع کیئے تہے فقط کمال شہادت بدین مصلحت باقی
تہا کہ آپکی شہادت بالاعلان سے کسر شوکت اسلام و اختلال دین مبین ہو جاتا
پس حکمت الہی اسکی مقتضی ہوئی کہ آپکے عزیز ترین اولاد کی شہادت سے کمال

شہادت بھی آپکی دیگر کمالات سے ملحق ہوجائے فاستغنات الحسنین علیہما السلام مناب جدھما صلعم پس عنایت الہی نے حصول کمال شہادت کے واسطے حضرات حسنین علیہما السلام کو قائم مقام اونکے جد بزرگوار آن حضرت صلعم کا کردیا انتہی اسکا حاصل یہی ہے کہ حضرات حسنین آن حضرت صلعم کے عوض فائز بدرجہ شہادت ہوی اور مولوی حسن رضاخان بریلوی کی کتاب شہادت نامہ مین یہہ عبارت ملاحظہ ہو شہادت مین اوس جناب کی چند نکات واقع ہین اول نکتہ یہہ ہے کہ جب حقتعالی جل جلالہ نے ابراہیم کو واسطے ذبح کرنے حضرت اسمٰعیل کے حکم فرمایا فرشتون نے عرض کی کہ خداوندا نور فیض منشور جناب سرور عالم فخر موجودات رحمت عالمیان وصفوت آدمیان وتتمہ دور زمان احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ والہ سلم کا پیشانی نورانی اسماعیل مین ہے پس اگر وہ ذبح ہوگا ظہور ونشور حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین کا کیونکر ہوگا ارشاد ہوا کہ اگر کوئی اور بدلے اسماعیل کے قربانی ہماری قبول کرے تو یہہ امر موقوف رہے کسی نے پانون جرات کا میدان شجاعت مین نہ رکھا مگر روح پر فتوح امام حسین نے اس امر کو قبول کیا کہ عوض حضرت اسمٰعیل کے دشت کربلا مین ہوکے پیاسے خنجر ستم اور تیغ ظلم سے شہید ہوی چنانچہ وفدیناہ بذبح عظیم سے بقول صاحب کشاف اور مصنف مدارج النبوۃ کے اشارہ شہادت حسین علیہ السلام سے ہے انتہی اس تقریر علمای تحریر سے یہی عوض آن حضرت ثابت ہے گو حضرت اسماعیل بسبب حامل نور آن حضرت ہونے کے واسطہ ہوگئے اور مسئلہ شفاعت لائق شناعت ہے کتاب کنز الغرائب مین امام طبری کے سیر کبیر سے یہہ روایت ہے۔ کہ جبرئیل گفت ای سید این دو میوہ باغ ترا شربت شہادت چشانیدہ یکے را بزہر و دیگرے را بہ تیغ بیدریغ خواہند کشت واین مصیبت ترا سبب زیادتی شفاعت

امت است انتہی پس ہم تو بشفاعت پیغمبر و آل پیغمبر انشاء اللہ نجات پائینگے اگر آپ بسبب شامت اعمال شفاعت آل سے محروم رہے تو اوس روز شرمائینگے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من تشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

قال ای نادانون حضرت امام علیہ السلام نے اپنا سر اللہ کیواسطے دیا ہے کہ اللہ اون سے راضی ہو اور اونکو شہادت کے درجے ملین یزید جو مخالف شرع اور بدعتی تہا اسواسطی اوسکی تابعداری قبول نکی کہ دین کا نقصان ہنو جان جاے لیکن ایمان بچاے۔

اقول بے شک حضرت امام علیہ السلام نے حفظ نور نبوت کی غرض سے اپنا سر اللہ کی راہ دین دیا اور اللہ اونسے راضی ہوا اگر یزید پلید کی تابعداری نکرنے اور اوس بدعتی کی بدعتین دور کرنے سے آپ حضرت امام سے راضی ہوتے بلکہ اونکے دوستون کے دشمن ہوگئے اونکو بدعتی قرار دیا شعائر امام کے مٹانے پہ مستعد ہوے یزید پلید کا بدلا امام شہید سے لیا اوسپر یہ دعوی کہ حضرت امام ہمارے باپ ہین کیا لائق اولاد ایسی ہی ہوتی ہے جیسے آپ ہین۔

قال سبحان اللہ اوس جناب پاک کی کیا تعریف کیجئے پاک بندے مقبول اللہ کے ایسے ہوتے ہین انہین کامون سے امام تہے کہ اللہ کے جان و مال سے غلام تہے۔

اقول الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

قال تعزیہ بنانے اور سر دینے سے کیا نسبت امت کو چاہیئے کہ اپنے امام کی پیروی کرین

اقول نسبتین پوچہنا ہمارا کام نہین اتنا جانتے ہین کہ ہمارے امام نے راہ خدا میں سر دیا ہمارے پیغمبر نے عالم مثال میں اونپر گریہ و ماتم کیا ہمنے اپنے پیغمبر کی پیروی کی روسے رولانے افراط گریہ و بکا کے واسطے تعزیہ ضریح تابوت علم بنائے علمائے اسلام نے اونکی تعظیم کے شعائر اسلام سے جانا آپنے وہابیت جتائی اوسکی برائی بتائی

علمای اسلام کا کہنا نہ مانا پہر مکر رہنے تنبیہ کی جب ہار نہ مانی تب لگے نسبتین بہیلانے۔

قال محبت اسکا نام ہے کہ اپنے امام کے موافق ہو جیئے۔

اقول حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا ہے انا قتیل العبرۃ لا یذکرنی مومن الا بکی ہم موافق ارشاد امام آپکی مصیبت پر روتے رولاتے زیادتی سامان عزا کے واسطے تعزیہ وغیرہ بناتے ہین ابتو اپنے امام کے موافق ہونے سے آپکے نزدیک بہی شاید ہماری محبت مین کچہہ شبہہ باقی نہ رہے۔

قال دیکہو نماز کی امام کے اگر نماز مین کوئی پیچہے موافقت نہ کرے تو اپنی نماز ہی کہو دی اور اوسکو امام سے مخالفت ہوئی بہلا جب نماز مین امام کی موافقت فرض ہے تو ایمان کی امام کے اوس سے اولے تر ہے۔

اقول تمہین دیکہو جب امام نماز کی مخالفت کا یہہ حکم ہے کہ نماز جاتی ہے تو ایمان کی امام کے مخالفت سے ایمان جاتا ہے پہر تم ایمان کی امام کی کیون مخالفت کرتے جاتے ہو اور شعائر امام کو مٹاتے ہو حضرت امام کا نام بیہودہ طور پہ لیکر شور و غل مچاتے ہو پس تمنے اگرچہ نماز کو نہین کہویا مگر ایمان سے تو ہاتہ دہو بیٹہے جسکے ساتہہ نماز بہی تشریف لیگئی۔

قال اب ذرا تو آنکہین کہولو ہوشمین آؤ کہ پیچہے ایسے امام کے کیا کر رہے ہو

اقول یہہ کلمہ سمجہنہ شاید آپنے اپنے امام جماعت کے حقمین فرمایا ہے اور انکے ماموین کی مخالفت پر یہہ بے تہذیب فقرہ سنایا ہے بہرکیف یہہ روزمرہ بازاریون کا ہے شرفا اور علما کی یہہ بول چال اور طرز مقال ہرگز نہین سچ ہے جب اوباش و ارزال کی کثرت صحبت سے خلاف تہذیب باتون کی عادت ہو جاتی ہے وہ بالآخر یہی خرابی لاتی ہے۔

قال اور بعضے جاہل جو آپکو دلیل مین بڑا پکا بوجہتے ہین وہ یون طوطے

زیر رنگ نانکتے ہیں کہ دیکہو صاحب تعزیہ کی بڑی مقبولیت ہے محرم کے دو
روز باقی تہے کہ ایک رات مین اپنے چچا کی اٹاری پر بیٹہا ہوا تہا کیا دیکہتا
ہون کہ امام کے چبوترے پر بہت سی مشعلین روشن ہین اور کچہہ ادہین
شہابہ سا معلوم ہوا بعد تہوڑی دیر کے غائب ہوگیا آپ ہی امام صاحب
تہے ان دونون آپکا گذر ضرور ہوتا ہے بڑی قسمت ہماری جو ہمکو دکہائی
دیگئے اسکا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑے سچے ہو دوسرے تمنے کیونکر
جاناکہ وہ امام صاحب کی روشنی تہی سینکڑون جن اور شیطان آدمی کے
بہکانے کو مارے پہرتے ہین جو کوئی قرآن وحدیث اور امام کے زندگی کے
وقت کی بات چہوڑکر خواب وخیال پر دین اپنا مضبوط کرے اوسکو جن
اور شیطان ایسے ایسے طلسمات دکہاکر خراب کرتے ہیں تمنے اپنے چچا کی اٹاری پر
یہہ تماشا دیکہا اور عجب تماشا ہے کہ ہمکو مسجد کی اٹاری پر سے ایک چراغ
بہی کبہی دکہائی ندیا کیون ہنو شیطان اور جن خوب جانتے ہین کہ یہہ لوگ
ایسے تماشے دیکہکر ہرگز نہ ٹلین گے بے قرآن وحدیث کے خلاف نہین مانتے ہین
ہم ہزارون مشعلین دکہائیں تو کیا بلکہ اور لاحول پڑہین گے مگر بیوقوف لوگ
ہماری آس پر ہیں ایسون کو دکہانا ضرور ہے۔

اقول جیسے وہ جاہل ویسے آپ محمد فاضل مگر پہر وہ آپ سے غنیمت ہیں
کہ جو واقعہ آنکہون سے دیکہا تہا وہ سچ سچ کہہ سنایا مگر آپنے جواب مین
وہ طوفان اوٹہایا جسکا جواب وہ ہمسے سیکہکر ایسا دینگے کہ اولٹ کر وہ اسی پر
آئیگا اونکا کچہہ بنائیگا اب ذرا متوجہ ہوکر اپنے شبہات واہیہ کا تعلیمی جواب اوسنئے
سنئیے اور شرمائیے اور جو وہ لقمہ دیتے ہین یعنے آپ ہی کی تقے آپکو کہلاتے
ہین طوعاً وکرہاً کہائیے وہ کہتے ہیں آپکے جواب کا جواب یہہ ہے کہ پہلے تو تم بڑی

Presented by Ziaraat.Com

سچے ہو یا جاہلوں پر شیر اور عالموں سے مقابلہ کر نہیں سکتے ہو خیر ہم عالموں کی مدد سے تمکو ایسا جواب دین گے کہ تم بہی یاد کروگے دوسری یہہ کہ اسطرح جاننا کہ وہ امام صاحب کی روشنی تہی کہ حضرت امام نور خدای لم یزلی اور شمع دودمان زہرا و علی ہین اونکی نور کرامت ظہور کو دنیا کی کسی روشنی سے نسبت نہین ہے اوس نور خدا کا ایک ادنی فیض عام ہے کہ جس آنکہہ نے اوسکا ایک جلوہ بہی دیکہہ لیا وہ بعلم الیقین جان لیتے ہین کہ یہہ نور نبی یا امام ہے جن اور شیطان اگر اس دہوکے مین آئین تو فوراً جل جائین آپکو کچھہ اپنے پیشواؤن کے بہی شیطانی خواب یاد ہین جو سراسر صورت شرک والحاد ہین ذرا آنکہین کہول کر اپنے پیر بہائی اسماعیل کی کتاب سقیم صراط مستقیم دیکہیے جسمین آپکے پیر مقتول کی بہت سی کرامات اور منامات مندرج ہین از انجملہ آنحضرت صلعم نے عالم خواب مین اونکو تین خرمے کہلائے پہر دوسرے خواب مین حضرت علی نے غسل دیا حضرت بی بی نے کپڑے پنہائے پہر تیسرے نمبر پر عنایت رحمانی اور تربیت یزدانی بلا واسطہ اونکی متکفل حال ہوئی اور خود خدا سے مصافحہ کی نوبت آئی اور عجب قیل وقال ہوئی یعنے خدا نے لاحول ولاقوۃ اونکا ہاتہہ پکڑ کر ایک شی بس رفیع اور بدیع کو اونکے آگے کیا اور فرمایا کہ ہم ایسی اور چیزین بہی دین گے جیسا یہہ تجکو دیا اب سچ کہو یہان بہی اسیطرح کہوگے یا نہین کہ جن اور شیطان آدمی کے بہکانے کو مارے پہرتے ہین جو کوئی قرآن وحدیث اور پیغمبر وامام کے زندگی کے وقت کی بات چہوڑ کر خواب وخیال پر اپنا دین مضبوط کرے اوسکو جن اور شیطان ایسے ایسے طلسمات دکہا کر خراب کرتے ہین جیسے آپکے پیر مقتول کو خراب کیا اور شیطان کے بہکانے سے معاذاللہ پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر کو اپنا خدمت کرنیوالا قرار دیا بلکہ اسپر اور فضیلت بڑہائی کہ خدای جلیل سے بالمشافہہ قال وقیل کی نوبت آگئی

پناہ بخدا خدای تعالے تو جسم وجسمانیت سے منزہ ہے پہر تمہارے پیر اور تمنے کیونکر جانا کہ وہ اللہ صاحب کا ہاتہہ تہا سچ ہے جو خدا کی جسمیت ثابت کرنے میں شیطان کی تابعداری کرتا ہے اوسکو جن اور شیطان ایسے ہی پانون ہاتہہ بلکہ ایک چیز واہیات دکہاکر خراب کرتے ہیں۔ تمہارے پیرنے تو چچا کی اٹاری سے خدا کا سارا ہاتہہ دیکہا اور تمکو مسجد کی اٹاری سے کہ شاید خدا سے ملاقات کرنے گئے ہو گے ایک چہنگلیا بہی نہ دیکہای دی واقعی خدا کے گہر میں شیطان ایسے ہاتہہ پانون کب نکال سکتا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جو لوگ خدای پاک کو جسم وجسمانیت سے مُبرّا اور مُنزہ جانتے ہیں وہ ایسے ہتکنڈے تماشے دیکہکر ہرگز نہ ہلینگے وہ قرآن وحدیث کے خلاف نہین مانتے ہین ہم ایک نہین ہزارون ہاتہہ دکہائین بلکہ پورے جسم کے پتلے بنجائین تو کیا وہ کبہی دم پہ نہ چڑہینگے اور ان طلسمات سے زیادہ لاحول پڑہین گے مگر جو نسناس فقط تمہاری آس پر ہین اور اونکے فہم وعقل مین فساد وفتور ہے اونکو ایسے طلسمات اور پانون ہاتہہ مع دیگر آلات دکہانا ضرور ہے۔

قال اور ایک روز ایک جاہل یون نقل کرنے لگا کہ دیکہو صاحب کل فلانے ڈہاڑی نے عجب خواب دیکہا کہ ایک شخص بزرگ آئے اور اوسکے ایک طمانچہ مارا اور کہا کیون مردود تونے دو سال سے تعزیہ نہین بنایا وہ بیچارہ ڈر گیا بولا کہ مجہسے حضرت بہول چوک ہوئی ابکی دو سال کا تعزیہ نکالون گا اسکا جواب یہہ ہے کہ ڈہاڑی کا خواب بیتال وسر کا ہے قربان جائیے تمہارے بوجہکے جو بیحیا دن شراب پئے کسبیون کو نچائے سو حضرت امام کو دیکہے۔

اقول حکیم بو علیخان مرحوم اپنے رسالہ مین اسکے جواب مین فرماتے ہیں۔ کہ این خواب فتح محمد فرخ آبادی بعد توبہ از معاصی جلوہ ظہور پذیرفتہ پس تشنیع بافعال

سابق بعض بیجا است انتہی اور ہم کہتے ہین کہ بیچاری ڈہاڑی پر تہمت نکیجیے اوسنے
توحضرت امام کا نام بہی نہین لیا آپنے اپنی تجویز سے امام کا نام لیکراوسکو الزام
دیا ظاہراوہ کوئی ایسے بزرگ تہے جنکو امام کی محبت سے یہہ خیال آیا کہ اپنے سب
برے کامو نسے توبہ کی مگر امام کی محبت سے کیون موہنہ موڑا تعزیہ بنانا کیون چہوڑا

قال سنو جو توا یسا ڈہاڑی بہڑوا کسی بہڑوی شیطان کو خواب مین دیکہیگا
یا حضرت اسام کو۔

اقول انما الاعمال بالنیات۔ خدا کی رحمت وسیع ہے جب اوسکو خدانے
بری اعمالون سے توبہ کرنے کی توفیق دی اور اوسنے توبہ کرکے اپنی نیت خالص
کی توحضرت امام کا خواب مین دیکہنا کوئی تعجب کی بات نہین باا ینہمہ یہہ اوسنے کب
کہا کہ مین نے امام کو خواب مین دیکہا یہہ آپکا حاشیہ ہے۔

قال اور عجب ہے کہ امام نے اسپر کبہی آکر طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی اور کسبیونکی
نوکری نہ کر اور نماز روزہ کیون نہین ادا کرتا۔

اقول جو شخص سب منہیات سے توبہ کرچکا ہو بعید ہے کہ وہ روزہ نماز نہ ادا
کرتا ہو پہر آپ اپنے فرضی امام کے نہ مارنے پر ناحق تعجب کرتے ہین اور اگر
درحقیقت بموجب آپکی کشف الالہام کے وہ امام ہی تہے تو آپکی عجب سے بڑہکر
عجب یہہ ہے کہ حضرت پیغمبر نے ابن عامر کو باوجود شراب پینے اور توبہ نکرنے
کے طمانچہ نہ مارا کہ شراب نہ پی بلکہ اور دن کے جہڑکنے پر اوسکی رعایت
وحمایت کی کہ وہ خدا اور رسول کو دوست رکہتا ہے اسکو کچہہ نکہو۔

قال اور مارا تو ابرک بانس کے لیے۔

اقول مارنے اور تنبیہہ کرنے کا یہی موقع تہا کہ بعضے ناخلف اولاد حسن حسین
کہلا کر ابرک بانس کی لم لگاکر تعزیہ کے نہ بنانے اور شعائر امام کے مٹانے مین بغیرا

براہین و دلائل محض تعصب و نفسانیت سے سعی لاطائل کر رہے ہین کیا تو بھی ایسون کے بہکانے مین آیا جو تعزیہ نہ بنایا۔

قال اور ایسے ایک خواب پر اعتماد کر لیتے ہو۔

اقول آپنے تو اپنے پیر کے تین خواہہائے پریشان پر جو مصداق ظلمات بعضہا فوق بعض تھے بلا حجت و فساد اعتماد کر لیا اگر اوس بیچارے نے ایک خواب پر اعتماد کر لیا تو کیا برا کیا۔

قال اور ہماری سینکڑون دلیلون عقلی نقلی پر ایسے کاموں میں شبہہ بھی نہین لاتے۔

اقول سینکڑون نہین بلکہ ہزارون دلیلین عقلی و نقلی بشہادت قرآن و حدیث و اجماع علما و فقہا اباحت تعزیہ داری و تعزیہ سازی مین بیان کی گئین مگر ابھی تک آپ ہاتین بنائے جاتے اور مغالطات وہمیہ اور طرہات خطابیہ و شعریہ کو دلائل عقلیہ و نقلیہ ٹھہرائے جاتے ہین کیون نہو گو کہ ایمان جاتا رہا مگر مردون نے جو کہا سو کہا ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔

قال اور خواب کی کیا حقیقت پوچھتے ہو جو کوی دنکو حس وہم و خیال مین رہتا ہے اور جسکو واہی تباہی جھوٹ بولنے کی عادت ہوتی ہے اوسکو خواب بھی ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جھوٹے کو خواب بھی جھوٹ دکھائیتے ہین ہر جیسے کو تیسا۔

اقول پوچھتا کون ہے تم آپ ہی کہتے ہو اور کہا ہی تو کیا کہا جس سے بڑے بڑے خواب خیالون کا اعتبار جاتا رہا کیا آپکے پیر مقتول دنکو حسب معمول اسی وہم و خیال مین رہتے تھے کہ حضرت پیغمبر اونکو خرمے کھلاوین حضرت علی نہلاوین حضرت بی بی کپڑے پہناوین پھر خدا اونکے ہاتھ ملاوے ایک نادر عمدہ چیز دکھاوے کیا اونکو ہمیشہ واہی تباہی جھوٹ بولنے کی عادت تھی کہ خواب

مین بہی ویسا ہی معلوم ہوا جو شیکو خواب بہی جہوٹا دکہائی دیا یہہ آپنے اپنے پیر کی تعریف مین سچ کہا کہ جیسے کو تیسا شاسین کو مردی کی خمچ کرنی پڑی نعیباہ

قال حدیث مین آیا ہے جو بات مین سچا زیادہ وہ خواب مین بہی سچا زیادہ جب حضرت پیغمبر کو جنکی صورت شیطان نہین بن سکتا ہے انکے حدیث خواب یہہ حکم ہے کہ شرع اور حدیث زندگی کے مخالف ہو تو اوسپر عمل نہین درست پیر اور کا خواب کس گنتی مین ہے یہہ دین مسلمانی خواب وخیال سے مقرر نہین ہوا خلقت ایسی گمراہ ہوئی کہ ہمنے حضرت ماد مسلا اور فلانے پیر و شہید خواب مین دیکہا وے ہمسے یون کہہ گئے خدا ایسی جہالت سے پناہ مین رکہے

اقول پہر آپکے پیر کا خواب بہی نہ تین مین نہ تیرہ مین کس گنتی مین نہ رہا وہ ساری منامات وکرامات گاؤخورد ہو گئے آپنے سچ کہا کہ یہہ دین مسلمانی خواب وخیال مقرر نہین ہوا ایک عجیب الخلقت ایسا گمراہ ہوا کہ مین نے حضرت پیغمبر اور حضرت علی اور حضرت بی بی اور سب سے بڑہکر خدا کو خواب مین دیکہا کہ وہ ہمسے یہہ کر گئے اور کہہ گئے خدا اس جہالت سے پناہ مین رکہے

قال اور بعضے بیوقوف جسکو سنتے ہین کہ بدعت سے منع کرتا ہی کہتے ہین کہ یہہ شخص وہابی ہے ایسی باتین وہابی کرتے ہین اسکا جواب یہہ ہے کہ جس بات سے ہم منع کرتے ہین اوسکی برائی قرآن وحدیث سے بیان کرتے ہین کہین وہابیون کا نام نہین لیتے ہین نہ انکی بات کی سند پکڑتے ہین باوجود اسکے تمہارا وہابی کہنا ہمکو بیجا ہے اور اگر وہابی اسیکا نام ہے کہ جو شرک اور بدعت کو دور کرے اور موافق قرآن وحدیث کے عمل مین لاوے تو ہم وہابی سہی بقول امام شافعی کے اگر رفض فقط حب آل محمد کا نام ہے تو ہم رافضی ہین۔

اقول یہہ تو وہی مثل ہوئی کہ چور کی داڑہی مین تنکا آپ لاکہہ چہپائیے اور باتین بنائیے مگر نبی خانہ اور تعزیہ خانہ بلکہ روضہ آن حضرت علیہ السلام اور تعزیہ امام کی اہانت کرتے اور میلاد شریف سید کونین و مجلس عزای امام حسین علیہ السلام کو بدعت ٹہراتے اور آن حضرت کے شعائر مٹانے سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کہلے کہلے وہابی اور اسی فرقہ ہربابی سے ہین یہہ فقط آپکا مکر و دغل ہے کہ ہمارا قرآن و حدیث پر عمل ہے خدا امام شافعی کو جزای خیر دے کہ وہ حب آل محمد مین رافضی ہونے کو تیار ہو گئے مگر آپکو آل محمد سے وہ عداوت ہے کہ جیسے رافضیون سے آن حضرات کی محبت پر خفا تہے ویسے خود انسے بیزار ہو گئے کہ وہابی ہونا قبول کیا مگر محبت آل محمد کے مارے رفض سے عدول نکول کیا۔

قال اور جو بڑے بیل ہین وے یون بولتے ہین کہ مسلمانی اب دو کامون مین آرہی ہے ایکتو گائے کا گوشت کہانا دوسرے تعزیہ بنانا اسکا جواب یہہ ہے کہ گائی کا گوشت کہانا نہ فرض ہے نہ واجب نہ کچہہ ثواب نہ عذاب جسطرح اور گوشت حلال ہین ایک یہہ بہی ہے بالفرض اگر ہنود گائی کا گوشت کہانے لگین اور باتین مسلمانی کی قبول نہ کرین تو بہی ہم اونکو مسلمان نہ کہین گے اور جو فقط گائے کہاتے مین مسلمانی ہوتی تو سب سے بڑے مسلمان چمار اور بہنگی ہوتے کہ سب سے زیادہ کہاتے ہین نہ حلال چہوڑین نہ مردار بقول شخصے کہڑی گائی کہانے والے ہین۔

اقول زہے قابلیت گائے بیل کے قصے اور مسلمانون سے مناظرہ اب مثل عجل جسد لہ خوار۔ اس میدان سے الگ فریاد کیجئے اور گاؤ زوری مین قول سعدی یاد کیجئے سے اسپ لاغر میان بکار آید + روز میدان نہ گاؤ پرواری بہلا شعائر ایمانی اور تمغہ مسلمانی سے گاؤ کو کیا لگاؤ ہے۔ برات عاشقان

بر شاخ آہو۔ سنا تہا مگر قنوجی برہمن کے ساتہہ شاخ گاؤ ہے لیکن چونکہ ہم آپکے
حال سے واقف ہین اسکی ظلم سمجہہ گئے واقعی کیونکہ آپ کا۔ بلے پرپل کی رعایت
نہ نباہین کہ مریدین سرکار مین چہپی ہنیئے جولاہے کتر قنوج کے قصائی شتہ
ہین سیر بلی کو خواب مین چہیچڑے ہی نظر آیا جا ہین ہر کیف ایسے گو گنتے سماع
وہی لوگ پہسلتے ہین جو اس است مین ہوکر سامری کی لیک چلتے ہیں اب خدا
سو چیئے شرمائیے نری کہری بچہپا کی بابا نہ بنجائیے۔

قال اور جو اس سبب کہتے ہو کہ گائے کہانے مین ہمکو ہندوؤن سے کمال
تفرقہ حاصل ہوتا ہے کہ جسکو وہ معبود ٹہراتے ہین اور تعظیم کرتے ہیں ہم اوسکو
ذبح کرکے کہاتے ہیں گویا ہمارے اونکے دین مین اسی بات سے کمال جدائی
نکلی ہے تو شاباش آفرین پہر تعزیہ کو بہی یہی بوجہکر چہوڑدو کہ جسطرح گاے
کہانے مین ہندوؤن سے مخالفت تام ہے تعزیہ بنانے مین بہی اونسے موافقت
اور مشابہت مالاکلام ہے یہان بغیرتی کا برقع کیون پہنے ہو اور انکی موافق
اور مشابہہ ہوی جاتے ہو۔

اقول یہہ نہ معلوم ہوا کہ تعزیہ بنانے مین ہندوؤن سے کس بات میں موافقت
اور مشابہت ہے کیا وہ بہی کوئی چیز بلا تشبیہ مثل تعزیہ اپنی کسی
اوتار کی مصیبت میں بناتے ہین یا اہل اسلام تعزیہ کو مثل معبودان ہنود
اپنا معبود ٹہراتے ہین یہہ دونون امر تو ایسے بدیہی البطلان ہین کہ کوئی
مسلمان اسکے بطلان مین شبہہ نہین کرسکتا پہر کونسی مشابہت ہے شاید
وہی پرانا ڈہکوسلا ہوگا کہ تعزیہ ابرک بانس کاغذ سے بنتا ہے سو اسکا
جواب بکرات و مرات بخوبی ہوچکا ہے اور بدلائل ثابت کردیا گیا ہے کہ
تعزیہ بنانا عمومات شرع سے مستفاد ہوتا ہے اسمین کچہہ قباحت نہین

اور ہنود کے افعال و اعمال مین کوئی شریعت اسلام کا لگاؤ اور اباحت نہین مگر آپکی آنکھون مین ہنود کا طریقہ ایسا سما رہا ہے کہ آپکو اسلام بھی اوسی رنگ کا نظر آتا رہے۔

قال ذرا سمجھو یہی سبب ہے کہ ہنود کسی اور کام مسلمانی مین شریک اور موافق نہین ہوتے ہین بلکہ دشمنی رکھتے ہین مگر تعزیہ اور گور پرستی سے راضی ہین بلکہ شریک ہوکر شربت اور ریوڑی چڑہاتے ہین اور درگاہون مین نذر و نیاز لیکر جاتے ہین اسواسطے کہ اسمین مسابہت پاتے ہین سچ ہے ؎ کبوتر با کبوتر باز با باز + کند ہمجنس با ہمجنس پرواز۔

اقول واہ ری اولٹی سمجھ آپکی حضرت اسکا سبب معاذ اللہ جنسیت اور مشابہت نہین بلکہ رعب شوکت و جلالت شعائر حضرت امام اور ہیبت اولیای کرام سے نذر و نیاز چڑہاتے اور اس کار خیر کے فیض و برکت سے بالآخر اکثر پابند اسلام ہو جاتے ہین افسوس آپنے لکھنؤ کے نامی گرامی ہندو وُنکو نہین دیکھا ورنہ بخوبی ظاہر ہو جاتا کہ تعزیہ داری کی برکت سے کتنے ہندوؤن نے شعائر اسلام کو اختیار کیا اور بت پرستی کو مطلقاً چھوڑ دیا مراسم کفر سب موقوف ہوکر اقامت صلوۃ اور ایتاء زکوۃ مین بدل مصروف ہوئے اب ذرا سمجھو کہ اسی تعزیہ داری کے بدولت ہنود جملہ کام مسلمانون مین مسلمانون کے شریک اور موافق ہوجاتے ہین آپ اولٹی جماتے ہین مسلمانونکو مشابہت ہنود کا الزام دیا یہہ نہ سمجھے کہ اپنا ہی اسلام کہان گیا سچ ہے ؎ کلاغے تگ کبک را گوش کرد + تگ خویشتن ہم فراموش کرد۔

قال اور بڑے شرم کی بات ہے کہ تمنے قرآن و حدیث نماز و روزہ و حج زکوۃ سب چھوڑکر کاٹ بانس اور کاغذ مین مسلمانی مقرر کی۔

اقول بڑی شرم کی بات ہے کہ جواب پا نہی جاتے ہو پہر باتین بنائے جاتے ہو اس کاٹ بانس کو خدا نے یہہ شرف دیا ہے کہ اسلاموں کا کیا ذکر اسی کی برکت سے کفار بہی قرآن و حدیث پڑہتے اور صوم و صلوۃ حج و زکوۃ سب ارکان اسلام رفتہ رفتہ ادا کرنے لگے پس جسکے سبب سے اسقدر اشاعت اسلام ہو او سکو دیندار لوگ کیونکر شعائر ایمانی اور تمغہ مسلمانی نہ مقرر کرین۔

قال ذرا شرماؤ و بڑی بیل کاٹہکے الو نہ بنو۔

اقول ؎ در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند + انچہ آن شیخ ہاگفت بادمیگویم

قال اور تعزیہ کا احوال ہمنے اوپر سے اودہیڑن کرد کہایا اور باقی رہا سہا اور دکہائے دیتے ہین۔

اقول یہہ سب مضمون کے ذہن مین منقوش ہوگیا کہ آپکا اودہیڑن بالکل کالعہن المنقوش ہوگیا اب جو باقی دکہائیگا انشاءاللہ اسیطرح بجتا یگا۔

قال فصل تیسری چند نکرا اور ذرا دل سے سنو کہ بنیاد تعزیہ کی اس بات پر ہے کہ موت اور مصیبت مین روئے پیٹے جسطرح ہوسکے۔

اقول بنیاد تعزیہ کی ہر موت اور مصیبت کے واسطے نہین ہے یہہ آپکا کہنا ہے ہان مصیبت امام مین رونے اور پیٹنے کو کہیئے تو صحیح ہے۔

قال اب دیکہو کہ خدا و رسول نے ایسے وقت مین تعزیہ بنانے اور مرثیہ گانیکا حکم دیا ہے یا صبر اور اپنی یاد کرنیکو فرمایا ہے۔

اقول خدا خیر کرے اب آپ ابتدائی فصل سے بگڑے کلام فقط مصیبت امام مین تہا آپنے ہر مصیبت کو عام لیلیا اور او سپر الزام دیا خیر ہر مصیبت کے واسطے خدا و رسول نے تعزیہ بنانے کا حکم نہین دیا مصیبت امام نے منجملہ شعائر ذکر کیا ہے اور خدا و رسول کی یاد تو شادی و غم مین مین مقدم ہے اور صبر بہی جہان

متحقق ہے مگر رونے پیٹنے سے صبر نہین جاتا چنانچہ اسکا ذکر بعد اسکے آتا ہے۔

قال تعالیٰ اللہ تعالیٰ یایہا الذین آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ ان اللہ مع الصابرین
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ای مسلمانو قوت پکڑو صبر کرنے سے اور نماز سے بیشک اللہ تعالیٰ
ساتھ ہے صبر کرنیوالون کے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کچھ مشکل اور مصیبت
پڑے تو اوسمین صبر اور نماز سے قوت پکڑے کیونکہ بغیر مشکل اور مصیبت کے صبر کی
حاجت نہین اور جو کوئی صبر نکرے اللہ اوسکے ساتھ نہین اور صبر کرنا ایمان
کی نشانی ہے۔

اقول اس آیہ کریمہ سے ہمکو روز عاشور حضرت امام کا نماز کے واسطے اہل شام
سے مہلت طلب کرنا یاد آگیا افسوس اون اشقیا نے امام کو نماز کی بھی مہلت
ندی اور آپنے نماز خوف ادا کی اپنے جد امجد کیطرح کما سیاتی فرقت احباب
اور اعزہ مین روئے رلائے اون مصائب بیحساب مین صبر کے جوہر بھی دکھائے
پس صبر کرنا بیشک ایمان کی نشانی ہے لیکن رونے رلانے کو منافی صبر سمجھنا
محض بے ایمانی ہے بھلا یہہ تو بتلایئے کہ یہہ آیت جنپر نازل ہوئی تھی وہ
خوب اسکا مطلب جانتے تھے یا آپ اور اونہون نے جو اپنے اعزا آقارب
کی مصیبتون پر گریہ و بکا بلکہ صیحہ و نالہ کیا جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا وہ آپکے
نزدیک صابرون مین تھے یا نہین اگر تھے اور بیشک تھے تو ہم بھی رونے
و صبر کرنے مین اپنے پیغمبر اور امام کے پیرو ہین اور خدا ہمارے ساتھ ہے اور اگر
معاذ اللہ آپکے زعم فاسد مین یہہ حضرات صابرون مین نہ تھے تو پھر جب پیغمبر
اور امام ہی بے صبر ٹھہرے اور اونہین کی کچھہ آپنے رعایت نکرین تو ہم کیا شکایت کرین

قال اور صبر عرف نے اسیکا نام ہے کہ مصیبت مین آپکو نوحہ و زاری اور پیٹنے اور
گریبان پھاڑنے سے بند کرے۔

اقول ہمتو اتنا جانتے ہین کہ حضرات انبیا خصوصاً حضرت سید انبیا و اہلبیت
وصحابہ ان سب اکابر مین صبر جمیل موروث اور جزیل تہا جس صبر کے ساتھہ وہ یہہ
باتین جو آپنے خلاف صبر لکہی ہین کرتے تہے خواہ وہ صبر عرفی ہو یا شرعی اب
ہم ان چارون چیزون کی جنکو آپ مخالف صبر کہتے ہین علیحدہ علیحدہ سند پیش
کرتے ہین اما نوحہ و زاری پس حضرت یعقوب کا رونا تو مشہور اور قرآن
مین اسطرح مذکور ہے وابیضت عیناہ من الحزن یعنے روتے روتے اونکی آنکہین سفید
ہوگئین نور بصارت جاتا رہا برادران یوسف نے زیادہ رونے رولانے پر آپکی
طرح طعنے دیئے جسکے جواب مین حضرت یعقوب نے بل سولت لکم انفسکم امرا فصبر جمیل
کہا ہمارے حضرت کو وقت انتقال فرزند خود حضرت ابراہیم اسقدر رونا آیا کہ
جوش رقت مین جاہلون کے شبہات واہیہ دفع کرنے کو بموجب روایت صحیحہ
البکاء من الرحمۃ فرمایا اور حضرت امیر حمزہ سید الشہدا کے سانحہ پر تو اس
بیتابی سے روئے اور ایسا گریہ عجیب دردانگیز مرثیہ پڑہا کہ سُننے والون کے ہوش
کہوئے چنانچہ مدارج النبوۃ مین ابن مسعود سے روایت ہے۔ کہ گفت ندیدم من
آن حضرت صلعم را گریہ کنندہ تر ہرگز سخت تر از گریہ وی بر حمزہ ابن عبد المطلب
ایستاد بر جنازہ وی و گریہ کرد و بر داشت آواز تا بیہوش شد و فرمود یا حمزہ
یا عم رسول اللہ یا اسد اللہ یا اسد رسولہ یا حمزہ یا فاعل الخیرات
یا حمزہ یا کاشف الکربات یا حمزہ یا ذاب عن وجہ رسول اللہ و ازینجا
معلوم می شود کہ در ندبہ و بے طاقتی فریاد و آہ و نالہ نیز بوجود آمدہ است واللہ اعلم
انتہی پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصیبت مین رونا رولانا مرثیہ پڑہنا بلکہ
حالت بیطاقتی مین آہ و نالہ صیحہ و فریاد تک بہی منافی صبر نہین ہے اور جو سنگدل
اسکو بے صبری سمجہا اوسکا دین و ایمان جاتا رہا کہ اوسنے ہمکو نہین بلکہ رسولخدا کو

بے صبر کہا اور خود آن حضرت کے غم مین اہلبیت کا تو کچھ ذکر نہین صحابہ نے یہ حالت
بنائی کہ گریہ وزاری ونالہ وبیقراری کیسی بلکہ جزع وفزع تک نوبت آئی عن سالم
بن عبید الاشجعی قال لما مات رسول اللہ صلعم کان اجزع الناس
کلھم عمر ابن الخطاب یعنے جب حضرت پیغمبر نے انتقال کیا تو سب سے بڑہکر
جزع فزع کرنیوالے حضرت عمر تھے اور اس سے بڑہکر ابن میسر کی روایت ہے
کہ جب حضرت کی وفات ہوی تو شدت غم والم سے صحابہ عدول کے عقول
زائل ہوگئے اور بعض زمین گیر ہوکر قیام سے اور بعض گونگے ہوکر کلام سے
معذور ہوگئے اور ابن عباس کا یوم الخمیس یا یوم الخمیس کہہ کہکر رونا تو بہت مشہور
اور صحیح مسلم وغیرہ مین بھی مذکور ہے اب ہم نہین جانتے کہ یہہ سب صحابہ کی
بے صبری ہے یا آپکو خود سے صبر سے بیخبری ہے اب سر پیٹنا اور گریبان
پھاڑنا لیجیے اوسی مدارج مین یہہ عبارت ملاحظہ کیجیے پس فرمود آن حضرت
بفرما ابابکر راکہ بگذارد نماز با مردم پس بیرون آمد بلال ودست بر سر زنان وفریاد
کنان انتہی پہر جامع کبیر سے یہہ روایت گریبان پھاڑنے کی نکالیے اور حضرت
خلیفہ ثانی پر طعن بیجا کرنے سے اپنے گریبان مین سونہہ ڈالیے عن عبد اللہ
بن عکرمہ قال عجبا لقول الناس ان عمر ابن الخطاب نھی عن النوح ولقد بکا
علی خالد بن الولید بمکۃ والمدینۃ نساء بن المغیرۃ سبعا یشققن الجیوب
ویضربن الوجوہ وما نھیھن عمر یعنے عبد اللہ بن عکرمہ نے کہا کہ تعجب ہے
لوگون کے اس کہنے سے کہ حضرت عمر نے منع کیا نوحہ وبکا کرنے سے حالانکہ خالد بن ولید پر
مکہ اور مدینہ مین سات عورتین قبیلہ بنی مغیرہ کی روئین اور اپنے گریبان پہاڑے
اور سونہہ پر طمانچہ مارے اور حضرت عمر نے اونکو منع نکیا انتہی پہر اب کیا
حضرت شیخین کے بھی اتالیق ہوگئے ایسے حد سے گذرنے لگے کہ جن باتونسے اونپر بھی کچھ تعرض

کیا اونکو بہی منع کرنے لگے۔

قال اور نماز پڑہنی مصیبت مین گویا اللہ کی طرف رجوع اور دعا کرنی ہے ہمارے پیغمبر صلعم جب دکہہ مین ہوتے تہے نماز پڑہنے لگتے تہے۔

اقول مصیبت مین تو اللہ کی طرف رجوع ہوتی ہی ہے اور غمزدہ کی آنکہہ بہی روتی ہے سچ ہے ہمارے حضرت صلعم جب دکہہ مین ہوتے تہے نماز پڑہنے لگتے تہے اور روتے تہے پس جب تک آپ صاف صاف اسکا اقرار کیجیے گا کہ ہمارا رونا رولانا صبر کے خلاف اور ممدوح نہین یا حضرت پیغمبر کا نوحہ وفریاد صبر کے موافق اور ممدوح نہین تب تک آپکا پیچہا نہ چہوٹے گا اب جس شق کو چاہیے اختیار کیجیے اختیار ہے مگر بہت سوچ سمجہکر کہ ایک مین فقط عار اور دوسیمین خوف ...

قال اور جب حضرت سارا کو کہ حضرت ابراہیم کی بی بی تہین بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا حضرت ابراہیم عین اس مصیبت مین نماز پڑہنے لگے اور وہان حضرت سارا نے بہی جاکر بادشاہ کے سامنے نماز شروع کی۔

اقول یہہ تو ہوا لیکن آپکو یہہ کیا قلب ماہیت ہوئی کہ بڑے آدمی کی بی بی کا اسطرح بالاعلان نام لیکر اونکی ذلت اور شکست اسطرح بیان کرتے ہین کہ اونکی بی بی کو بادشاہ مصر نے پکڑ منگوایا کچہہ آپکو ہتک حرمت حضرت ابراہیم خلیل پیغمبر جلیل کا خیال نہ آیا خدا کی قدرت دیکہی جس بات پر آپنے ہمکو ہتک حرمت امام کے طعنے دیئے ایک طوفان برپا کیا وہی کلمہ پیغمبر کی نسبت خدا نے آپکے مونہہ سے کہوا دیا تاکہ آپ اپنے مونہہ سے قائل ہو جائین بیان امر واقعی مین ہتک حرمت کی تہمت نہ لگائین۔

قال اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی حالت موت سنکر نماز پڑہنے لگے۔

اقول اور کالی جمعرات کو یاد کر کے رونے ہی لگے۔

قال اور مشہور ہے کہ حضرت امام حسین ہی سجدے ہی مین شہید ہوئے۔

اقول یہہ اوس نماز آخری کا سجدہ تہا جسکے پڑہنے کی آپنے مہلت نہ پائی اور وقت شہادت ادا فرمائی۔

قال اب سمجہو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے خلاف ہے صبر کی جگہہ سر پیٹنا اور چہاتی کوٹنا اور نعش بنا کر کوچہ و بازار مین نکالنا اور نماز کی جگہہ مرثیہ کہ جسمین تمام بےصبری اور شکایت تالو سے نکلتی ہے۔

اقول موذن رسول ذوالجلال حضرت بلال کا صبر کے ساتہہ سر پیٹنا صحابہ کا چہاتی کوٹنا شدت غم والم سے گونگے بہرے ہو جانا آنحضرت صلعم کا نماز کے ساتہہ مرثیہ۔ یا حمزہ یا عم رسول اللہ۔ پڑہنا اور بآواز بلند رونا نعش امیر حمزہ کو معرکہ سے گہر تک لانا پہر گہر سے باہر نکالنا یہہ سب امور متواتر ثابت ہین۔ اور تعزیہ مصیبت امام مین انہین سب باتون کا معین ہے اب اولٹی سمجہہ کو چہوڑ دو اور سیدہی طرح سمجہو کہ تعزیہ ان دونون باتون کے موافق ہے اور ہمارے مرثیے تو ایسے نہین کہ جنمین بےصبری اور شکایت ہو ہان آپکا مرثیہ جو بڑی دقت اور مشقت سے حضرت ابراہیم و سارا کے حال مین کہا ہے شاید آپکو ایسا ہی معلوم ہوتا ہو کہ جسمین تمام بےصبری اور شکایت تالو سے نکلتی ہے۔

قال معلوم ہوا کہ تعزیہ مین سراسر بےصبری ہے کہ جس سے اللہ کا ساتہہ چہوٹتا ہے اور پیغمبرون اور امامون کے طریقہ اور خدا کے حکم سے کہ مصیبت مین نماز پڑہنا اور صبر کرنا ہی مخالف ہے۔

اقول معلوم ہوا کہ پیغمبرون اور امامون نے جو مصائب مین گریہ وزاری خصوصاً ہمارے پیغمبر نے جو امیر حمزہ کے حال پر اور صحابہ ممدوحین مقبولین نے جو رسول خدا

کی انتقال پر فریاد و بیقراری کی وہ آپکے نزدیک سراسر بے صبری اور خدا کی حکم سے بالکل بے خبری ہے نعوذباللہ من سوء الاعتقاد فی حق ہولاء الامجاد۔

قال قال اللہ تعالی ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون اور نہ کہو جو مارا جاے اللہ کی راہ مین کہ مردے ہین بلکہ زندہ ہین لیکن تمکو خبر نہین انتہی بدر کی لڑائی کے بعد صحابہ شہیدون پر افسوس اور غم کرتے تہے کہ دیکہو فلانے ذیون جان دیا اور دنیا کی لذت سے محروم ہوا سو اللہ تعالے نے فرمایا کہ جو کوی اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجہکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نہ چاہیئے

اقول اب بے اعتدالی کی یہانتک نوبت پہونچی کہ خدا کے کلام مین بہی ایجاد بندہ ہونے لگی یہہ طوفان ہو رہا ہے کہ جو جی مین آیا وہ اپنے مطلب پوچ کی تائید مین بے تکلف بڑہایا بہلا آیہ مصدورہ کے کس لفظ کے یہہ معنی بیان ہوی کہ جو اللہ کی راہ مین مارا گیا اوسکو مردہ سمجہکر اوسپر افسوس اور ماتم کرنا نہ چاہیے اللہ ری جرات کہ آپ ہی تو یہہ فقرہ جمایا اوسپر کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے فرمایا فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمنا قلیلا الآیت پس ویل اونکے لیئے ہے جو لکہتے ہین کتاب اپنے ہاتہون سے پہر کہتے ہین کہ یہہ خدا کے پاس سے ہے تاکہ بیچین اوسکو کم قیمت قربان اس قرآن خوانی اور تفسیر دانی کے اجلہ صحابہ پر بہی یہہ الزام لگایا کہ اون بزرگوارون نے لذات فانیہ دنیا کی محرومی پر غم کہایا سچ ہے تعصب دشمن ایمان بد بلا ہے گویا یہہ شعر آپ ہی کے واسطے موزون ہوا ع گر تو قرآن برین نمط خوانی + ببری رونق مسلمانی۔

اقول کیونکہ وہ اللہ کے پاس زندہ ہین اور اپنے زندہ کا کوئی جہان مین ماتم نہین کرتا پہر اللہ کے زندہ پر کیون ماتم کرے۔

اقول واہ سبحان اللہ کیا معقول دلیل ہے واقعی جیسی آپکو سوجھی ایسی تو پیغمبر و امام ایکطرف معاذ اللہ خدا کو بہی نہ سوجھی باوجودیکہ شہدا اوسکے پاس زندہ موجود ہین اور بقول آپکے اپنے زندہ کا جہان مین کوئی ماتم نہین کرتا پہر کیون آسمان و زمین سے اونکا غم اور ماتم کروایا اور ما بکت علیہم السماء والارض فرمایا۔

قال محمد ہان اتنا فرق ہے کہ اللہ کے زندہ کی تمسے ملاقات نہین۔

اقول غنیمت ہے اتنا فرق تو نکالا مگر کیا فائدہ کہ آگے چلکر پہر بہکو گے۔

قال سو اسکو یون سمجہو کہ جیسے کوئی تمہارا بزرگ یا قریب کسی ولایت دور دشت مین نکل گیا ہو اور تم سُنو کہ وہ وہان صحیح و سلامت چین مین ہے تو البتہ یہہ حال سنکر اوسکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز ماتم نہ کروگے۔

اقول دیکہئیے بہکئیے نہ اور ایسے بہکے کہ کچہہ حضرت رسول خدا صلعم کا بہی لحاظ نہ رہا اور بے سوچے سمجہے یہہ خود تراشیدہ فقرہ کہا معاذ اللہ کیا حضرت پیغمبر کو آپ کے برابر بہی سمجہہ نہ تہی کہ وہ حضرت امیر حمزہ کی شہادت سے بآواز بلند گریہ و زاری نالہ و بیقراری نفرماتے اور اپنی دل غمدیدہ اور خاطر زخم رسیدہ کو یون سمجہاتے کہ وہ ہمارے بزرگ اور قریب ایسی ولایت مین گئے جو منصوص بنص جنات تجری من تحتہا الانہار اور جسکا مثل نظیر دنیا مین دشوار ہے اور ہمنے سنا کہ وہ وہان صحیح و سلامت بعزت و کرامت ایسے چین مین ہین جو دنیا مین نصیب نہین پہر یہہ خوشی کا حال سنکر اونکے سفر کی مصیبت کو یاد کرکے ہرگز غم اور ماتم نہ کرین لیکن جب حضرت پیغمبر نے ایسا نکیا اور خدا نے بذریعہ وحی و جبرئیل اونکو یہہ حکم نہ دیا پہر ہم ہیچمدان کیا ہیچ و سرہین اور خدا کی و رسول کی اطاعت سے مجبور ہین۔

قال اب اسیطرح امام علیہ السلام کا حال ہے کہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے سمجہو

اور انکو زندہ جان بوجھکر بے صبری کا کام نکرو۔

اقول حضرت پیغمبر واقعہ شہادت امام کی خبر سنکر روئے روز شہادت امام سر و ریش مقدس پر خاک ڈالی ہمنے آن حضرت کی پیروی کی پھر کیون بیصبری کا کام کرتے اور بے صبری کا الزام دہرتے ہو۔

قال آیہ ولنبلونکم بشئ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ت اور البتہ ہم آزمائینگے تمکو کچھ ایک ڈر سے اور بہوک سے اور مالونکی اور جانون کے اور میوون کے نقصان سے اور خوشی سنا صبر کرنیوالونکو جب پہنچے اونکو مصیبت کہین ہم اللہ کے مال ہین اور ہمکو اوسیطرح پہر جانا ہے اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المفلحون ت ایسے لوگ اونپر ہین شاباشی ہے اور مہربانی ہے رب کی اور وہی ہین راہ پر ف اس آیت سے بہت فائدہ اور حکم بوجہے گئے کہ جب کسی پیغمبر اور امام کا اسطرح کے مصیبتون مین جو آیت مین مذکور ہوئین گرفتار ہونا معلوم ہویا اب کوئی مسلمان گرفتار ہو تو اوسکو اللہ کی آزمائش سمجہو اور اوسمین صبر کرے اور انا للہ پڑہے۔

اقول سب خاصان خدا مصیبت و ابتلا مین اللہ کی آزمائش سمجہکر صبر کرتے اور انا للہ کہتے آئے ہین مگر رونے اور غم کرنے کو مخالف صبر کوئی نہین سمجہا اسیواسطے جو محب امام ہے وہ مجلس مین مصیبت امام پر روتا ہے اور خاتمہ ذکر مصیبت کا اسی کلمہ انا للہ پر ہوتا ہے۔

قال اور واقفی ہو کہ دوست کی آزمائش مین خواہ اپنے اوپر خواہ اپنے کسی بزرگ اور قریب پر ہو ماتم اور بے صبری کے کام کرنا نہایت خامی اور دشمنی سے جی چہپانا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

اقول جب دوست کی آزمائش مین دوست نے یہہ کہدیا ہو کہ رونا اور غم کرنا صبر کے خلاف نہین تو پہر رونا رولانا نہ بے صبری کا کام اور نہ دوستی سے جی چہپانا ہے بلکہ یہہ فقط مصیبت امام پر نہ رونے کے لئے حیلہ بہانہ ہے حدیث کا ترجمہ جو مولوی خرم علی بلہوری کا ہے دیکہئے کہ آن حضرت صلعم نے فرمایا آنسو بہاتی ہے آنکہہ اور غم کرتا ہے دل اور نہین کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب کو پسند آوے یعنی انا للہ کہتے ہین انتہی دیکہئے انا للہ کہنے کے ساتہہ رونے اور غم کرنیکا برابر جوڑ لگا ہوا ہے اب ان وہابی کے کہنے سے آپکا اطمینان ہوا پہر اس غم و ماتم کو بے صبری کا کام ٹہرانا دوستی سے جی چہپانا اور خامی بینا ایمان کی خامی اور شیطان کی غلامی ہے۔

قال خصوص اوسوقت مین کہ دوست کہکر آزماوے تو اور بہی مضبوطی چاہیے اور یہی سبب ہے کہ انبیا اولیا پر بے سبب مصیبتین گذرین اور وے راضی برضا اور صابر بقضا ہی رہے۔

اقول ہم نہین جانتے کہ آزمائش مین کوئی حضرت پیغمبر اور اہلبیت پیغمبر سے زیادہ مضبوط ہو باینہمہ آن حضرات کا رونا رولانا غم کرنا بتواتر مذکور ہو چکا پس اگر گریہ وزاری منافی صبر خلاف مرضی باری ہوتی اور اوسمین بے صبری پائی جاتی تو کبہی آن حضرات سے ایسی بے صبری وقوع مین نہ آتی۔

قال یہہ کسینے نہین کیا کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے اوپر ہو خواہ اپنے قریب یا بزرگ پر نبی بارہ اور ولی باڑہ اور امام بارہ بنایا ہو۔

اقول خدا نہ کرے کہ جہوٹ بولنے کی عادت پڑ جائے یہہ اگلے پیغمبرون سے لیکر ہمارے پیغمبر کے اہلبیت تک اکثرون نے کیا ہے کہ مصیبت کے واسطے خواہ اپنے قریب یا بزرگ پر ہو نبی باڑہ و ولی باڑہ وغیرہ بنایا ہے چنانچہ روایات صحیحہ مین

آیا ہے کہ حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے عزیز قریب حضرت یوسف کے فراق مین
کنعان کے باہر بیت الحزن بنایا تہا کہ صبح سے شام تک اوسی مین بیٹھے رویا
کرتے تھے اور حضرت خاتون جنت تو اپنے پدر بزرگوار کے غم مین اسقدر روتی
تہین کہ بالآخر اہل مدینہ نے پریشان ہو کر حضرت امیر سے شکایت کی کہ آپ دختر
حضرت رسولخدا کو سمجہائین کہ وہ یا دنکو رو یا کرین یا رات کو گریہ وزاری فرمائیں
کہ ہم اونکے دن رات روتے سے تنگ آگئے ہین تب حضرت امیر نے مدینہ سے
باہر بقعہ حضرت پیغمبر کے واسطے ایک بیت الحزن بنوایا کہ صبح سے حضرت امیر کے
ساتھہ وہ اوس بیت الحزن مین تشریف لیجاتی تہین اور دن بہر وہان روتی
تہین اور رات کو آپ ہی کے ساتھہ گہر آتی تہین پس اصل بنانا تو ثابت ہے
فقط تسمیہ مین تفاوت ہے خواہ بیت الحزن کہو خواہ نبی بارہ وامام بارہ کہو جبہ
سے اب جو کوئی نبی بارہ وامام بارہ بناتا ہے پیغمبر و امام ہی کی تقلید سے بناتا
ہے آپکو ناحق ایسا غصہ آتا ہے جو بیکار جہوٹ بلواتا ہے۔

قال اور ادسمین تعزیہ رکھکر اور مرثیہ گاکر چہاتی کوٹے اور سر پیٹتا ہو۔

اقول یہہ وہی ہر پہر کر ہر پل کی لکڑی پکڑنا ہے جسکا جواب بکرات ومرات
ہو چکا ہے اب کہانتک کوئی اپنا سر خالی کرے اور کیونکر آپکو ذہن میں حالی کرے

قال اور اللہ تعالے قرآن شریف مین ستر جگہہ سے زیادہ صبر کی تعریف
کی ہے اور ثواب صبر کرنے کا بے انتہا فرمایا اور ماتم کرنیکا مصیبت مین ایک جگہہ
بہی ذرا سا ثواب نہ کہا اور کسی نبی ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص نہین کیا۔

اقول ماتم کے معنے منتہی الارب کے ترجمہ مطبوعہ مین (اندوہ یا شادی مین
آدمیون کا مجمع یا عورتون کے مجمع کے ساتھہ مخصوص ہے اور عرف مین عورتونکی
مجلس کے ساتھہ مخصوص ہے جو کسی کے مرگ کے وقت مجتمع ہون) پس اگر

خدا نے کسی نبی و ولی امام کے واسطے ماتم مخصوص کیا تو پھر کیون حضرت پیغمبر نے بعد شہادت حضرت امیر حمزہ جب خانہای انصار سے شہدا پر آواز عورتون کی رونے کی سُنی تو کلمہ حسرت آمیز و اما حمزہ فلا بواکی لہ فرمایا اور انصار نے یہ سنکر پہلے اپنی عورتون کو خانہ حضرت امیر حمزہ مین رونے اور ماتم کرنے کو بھیجا اپ آرام فرماتے تھے جب صدای ماتم و شیون زنان انصار آن حضرت کے گوش گذار ہوئی تو بیدار ہوکر پوچھا کہ خانہ حمزہ مین کون عورتین روتین اور ماتم کرتی ہین معلوم ہوا کہ زنان انصار ہین آپنے اونکے حق مین دعای خیر فرمائی۔

قال اور حدیث مین آیا ہے کہ صبر نصف ایمان ہے اور ماتم کو کہین چالیسوان حصہ بھی ایمان کا نہ کہا۔

اقول جنہون نے حدیث مین صبر کو نصف ایمان فرمایا ہے اونہین حضرت نے اپنے عم بزرگوار کی مصیبت مین زنان انصار سے شیون و ماتم بھی کروایا ہے پس معلوم ہوا کہ ماتم مخالف صبر نہین بلکہ ان دونون کا ایک ثواب ہے پھر آپکا حال بھی بالکل نقش بر آب ہے۔

قال اور پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان مصیبت مین جزع و فزع کے مقام مین کلمہ انا للہ بار بار کہے اللہ اوسکو اچھا بدلا اوس مصیبت کا دے اور اجر و ثواب اوسکا ذخیرہ رہے۔

اقول اب ہم سمجھے کہ اسی لفظ جزع و فزع سے آپ ہر جگہہ دہوکا کہاتے ہین اور اسکی کراہت احادیث مین پاکر عمداً اسکے معنے گریہ و زاری ٹہرا کر شور و غل مچاتے ہین قربان آپکی سمجھہ کے کہ از افادات شیخ ما چہ عجب گریہ شنا شنید گفت بارانست۔ حضرت سلامت ابتک اس کج فہمی پھر کج بحثی محض بے سود ہے دیکہیئے جزع و بکا کے معنون مین صراح مین تفرقہ بین موجود ہے جزع کے

معنے ناشکیبائی کردن نقیض صبر آئی ہین اور بکا کے معنے گریہ باواز بلند فقط بتائے ہین پس مصیبت مین شکوہ و شکایت اور بے صبری کرنا جزع و فزع ممنوع ہی اور رونا اور غم کرنا بلکہ باواز بلند رونا مین صبر اور شروع ہے۔

قال اور رسول خدا نے کہا ہے کہ ہماری امت کو وہ چیز دی ہی کہ کسی اگلی امت کو نہین دی اور وہ کلمہ انا للہ ہے کہ مصیبت کے وقت کہتے ہین

اقول جہان حضرت رسول خدا نے یہہ فرمایا ہے کہ مصیبت کیوقت کلمہ انا للہ کہتے ہین وہان یہہ بہی فرمایا ہے کہ دل سے غم اور آنکہہ سے آنسو بہی جاری رہتے ہین پس جب رونے اور انا للہ کہنے مین ربط ہو گیا تو آپکا مطلب خبط ہو گیا۔

قال اور مسند امام احمد مین خود حضرت امام حسین سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب مسلمان کو مصیبت پہونچے اور بعد مدت کے اوس مصیبت کو یاد لاوے اور نئے سر سے پہر انا للہ کہی تو اللہ تعالی اوسکو اجر تازہ دیتا ہے گویا وہ مصیبت گذشتہ ابہی پہونچی۔

اقول اسی طرح مسند امام احمد مین روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من بکی علی الحسین وجبت له الجنة یعنے جو مصیبت امام حسین پر روئے بہشت اوسپر واجب ہے لیجیئے اب پوری تحقیق ہو گئی اور امام احمد ہی سے انا للہ کہنے اور رونے دونون باتونکی تصدیق ہو گئی

قال الغرض جب مصیبت کے وقت قرآن مین صبر کرنے اور انا للہ کہنے پر بشارت اور صلوات اور رحمت اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر اور امام کے بہی قول سے مصیبت مین انا للہ کہنے کا حکم معلوم ہوا تو صاف بوجہا گیا کہ جو اسکے خلاف بجائے صبر اور انا للہ کے

ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ مقرر کرے وہ اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے بے نصیب ہے اور راہ سے گمراہ اور خدا اور رسول اور امام کی کہنی اور طریقہ سے باہر
اقول الغرض جب ثابت ہو چکا کہ غم والم رونا و رولانا صبر اور انا للہ کہنے کے خلاف نہیں بلکہ حضرت پیغمبر نے ۔ البکاء رحمۃ۔ فرمایا امام نے ۔لاابکی الا مومن الا ابکے۔ ارشاد کیا۔ امام احمد نے مصیبت امام کے رونے پر من بکی علی الحسین وجبت لہ الجنۃ کو سند لیا تو صاف بوجھا گیا کہ صبر کرنے اور انا للہ کہنے اور رونے اور غم کرنے پر بشارت اور صلوات اور رحمت اور ہدایت مقرر ہوئی اور پیغمبر و امام کے قول سے بہی مصیبت مین انا للہ کہنے کے ساتھ رونیکا حکم معلوم ہوا بلکہ بکا کا خود رحمۃ ہونا ثابت ہوا پس جو اسکے خلاف ماتم اور مرثیہ اور تعزیہ کو جو معین گریہ و بکا ہین مقرر کرنا اس بشارت اور رحمت اور صلوات سے بے نصیب ہونا سمجھے وہ خود دولت ایمان سے بے نصیب اس بشارت و رحمت سے دور فریب شیطان سے قریب ہے۔
قال اب اے مسلمانون جب تمکو حضرت امام کے مصیبت یاد آوے تو یہی لازم ہے کہ موافق حکم خدا و رسول اور امام کے صبر کرو اور انا للہ پڑہو۔
اقول اے مسلمانون تم آدہی بات نہ مانو خدا و رسول اور امام کے پورے حکم کی تعمیل واجب جانو جب تمکو حضرت امام کی مصیبت یاد آوے تو رو و رولاؤ امام کا تعزیہ بناؤ و انا للہ کہو اور صبر کرو۔
قال بڑی مصیبت کی بات ہے کہ نہ خدا کا کہنا مانو نہ پیغمبر کا نہ امام کا
اقول بڑی مصیبت کی بات ہے کہ جو تمہارے ذہن مین جم جائے اوسکو خدا اور رسول اور امام کا کہنا سمجھو اور اوسیکی تائید واجب جانو

اور ہم خدا اور رسول و امام کا فرمانا ہزار سمجھائیں ہرگز نہ مانو۔
قال اور کہنا مانو تو احسان اور دلگیر کا۔
اقول احسان و دلگیر نے کیا خلاف خدا و رسول کے کہا جو ہم اونکا کہنا نہ مانیں اونکے مرثیوں میں حضرت امام کے صبر و شجاعت کا بیان اشقیای امت کے ظلم و جور کا اعلان ہے مدارج النبوۃ میں حسان ابن ثابت کا حال دیکھیئے جو حضرت سید المرسلین کی مدح کفار و مشرکین کی ہجو نظم کرتے تھے اور آن حضرت صلعم بنفس نفیس اونکے واسطے منبر رکھوا کر پڑھواتے تھے اور بکمال بشاشت ان اللہ یوید حسان بروح قدس فرماتے تھے اور کہتے تھے کہ حسان کے کلام سے مشرکونکے دلونمیں گویا خلش تیر پیدا ہے اس ارشاد سے تعریف مرثیہ و نظم دلگیر و احسان بھی مثل نظم حسان ہویدا ہے۔
قال اور بیحیائی سے امام کی محبت کا دعوی کرو قربان اس محبت اور اس اعتقاد پر یہہ تو صاف مخالفت اور دشمنی ہے ایسی مخالفت کو محبت کا دعوی کرنا اور اپنے تئیں محب اہلبیت مشہور کرنا خلاف واقع اور صرف نادانی ہے۔
اقول محبت ایسی چیز نہیں جو بنائی سے بن سکے یا چھپائے سے چھپ سکے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید ہمتو ایسے محب اہلبیت ہیں جنکی محبت نے مخالف اور موالف کے دلوں پر سکے بٹھلائے حتی کہ جو حب آل محمد کا دعوی کرے وہ بقول امام شافعی رافضی کہلائے یہہ تو آپ خود ہی کہہ آئے ہیں پھر یہاں کیوں بھول گئے سچ ہے ایسی لوگونکو حافظہ نہیں ہوتا۔

قال محب اہل بیت وہ لوگ ہین جو اونکی حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکھون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہوکر بجالاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکھتے۔

اقول آپکو قسم ہے خدا و رسول کی اے توبہ رسول کی قسم توآپکے نزدیک بدعت ہوگی فقط خدا کی قسم سچ بتائیے کہ وہ کون لوگ ہین واللہ اگر چراغ لیکر تہتر فرقہ اسلام مین ڈہونڈہیے گا تو ایک ہی فرقہ ایسا ملیگا جو اہلبیت کے حکم اور مرضی کی باتکو سر اور آنکھون سے مانتے ہین اور جان و دل سے اوسکو خوش ہوکر بجالاتے ہین اور اوسمین کسی اور کی پیروی ہرگز منظور نہین رکھتے سے نہان کی ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔

قال اسیطرح مرثیونسے حدیث مین منع آیا ہے چنانچہ کتاب ابن ماجہ مین یہہ حدیث ہے کہ نہی رسول اللہ صلعم عن المراثی یعنے منع فرمایا رسولخدا نے مرثیون سے۔

اقول یہہ نہی اون مرثیون سے ہے جو ایام جاہلیت مین مشہور تھے پڑہے جاتے تھے یا جو مرثیہ آپکے یزید نے گڑہا اور حضرت امام سے ذکر بدر کا انتقام لیت اشیاخی ببدر شہدوا پڑہا نہ مراثی معمولہ اہل اسلام سے جنکو حضرت سید انام اور اہل بیت کرام و صحابی عظام برابر پڑہا کیے جیسا کہ بیان ہوا

قال اور صبر اسکا نام نہین ہے کہ آدمی اپنے دلین کدورت کسی مکروہ کام کی نہ پاوے اور پاوے تو اوسکو مکروہ نجانے کیونکہ یہہ دونون امر طاقت بشری سے باہر ہین بلکہ حقیقت صبر کی یہی ہے کہ باوجود کدورت اور کراہت طبعی کے خلاف عقل اور شرع سے آپکو بند رکہے اور پیغمبر اور امام سب اسطرح صبر کرتے آئے ہین اور عین مصیبت کیوقت اپنے تئین خلاف شرع

اور عقل سے باز رکھے اور فقط آنسو جاری ہونا چہرہ متغیر بنانا خلاف شرع اور صبر کے نہین ہے۔

اقول یہی تو ہم بہی کہتے چلے آتے ہین کہ رونا رولانا چہرہ متغیر بنانا صبر اور شرع کے خلاف نہین ہے۔ اب آپ بہی راہ پر آئیے اور صبر کے معنے رونے اور چہرہ متغیر کرنے سے موافق بتائیے۔

قال اور صبر یہی سمجھو تو وہی ہے کہ جو اول صدمہ کیوقت واقع ہو اور جب مصیبت گذر گئی پہر اوسوقت ترک شکایت اور جزع و فزع صبر نہین گنا جاتا بلکہ اسکو تسلی اور دلاسا کہتے ہین اور اسیواسطے علمانے کہا ہے کہ جو کسیکو اس بات کی تکلیف دیجائے کہ ہمیشہ مصیبت پر رو یا پیٹا کرے وہ تکلیف مالایطاق ہے سچ ہے جو کسی بڑے محب اور تعزیہ دار سے یون کہا جائے کہ مہینا بہر متواتر امام کے غم مین رویا کرے مہینا کسکا دو روز متواتر نہ رو دیا جاوے۔

اقول مراتب محبت و عرفان و اخلاص و ایقان بحسب اختلاف طبائع بنی نوع انسان مختلف اور متفاوت ہوتے ہین بدین وجہ لوگ بہی مختلف طور روتے ہین حضرت یعقوب مہینا کیسا برسون روئے تا اینکہ روتے روتے آنکہین سفید ہوگئین حضرت خاتون جنت کو بعد انتقال آن حضرت کسینے ہنستے نہ دیکہا استغفر اللہ ہنسنا کیسا اسقدر روئین کہ اہل محلہ تنگ آگئے حضرت امیر نے بیت الحزن بنایا آخر کو روتے ہی روتے پدر بزرگوار سے جا ملین دنیا سے انتقال فرمایا بیمار کربلا بعد واقعہ شہادت حضرت سید الشہدا چالیس برس تک اسقدر جوش و خروش سے روئے کہ رخسار ہائے مبارک گہل گئے ہمکو یہہ اخلاص و عرفان جو پیغمبران اور اہلبیت کو حاصل تہا کہان نصیب جو ہم آن حضرات کے برابر ہو سکین اور اس حد تک رو سکین مگر بتقاضائے عقیدت و محبت بقدر طاقت بشری

ہم بہی روتے رولاتے ہین خدا ہمکو توفیق زیادہ عطا فرمائے اور بجز اپنے خوف اور مصیبت اہلبیت کے اور کسی غم دنیا مین نہ رولائے دیکہیے سچی محبت ایسی ہوتی ہے کہ مصیبت امام پر رونے رولانے کی نسبت آپکے مونہہ سے بہی کسی بڑے محب اور تعزیہ دار ہی کا نام نکلا اور کسی کا نہ نکلا۔

قال قال اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون اور تو نہ سمجھ جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین مردے ہین بلکہ زندہ ہین اپنے رب کے پاس روزی پاتے ہین فرحین بما اتٰھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون خوشی کرتے ہین اسپر جو دیا اونکو اللہ نے اپنے فضل سے اور خوش ہوتے ہین اونکی طرف سے جو ابہی نہین پہونچے انمین پیچہے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے انکو نہ غم ف اس آیہ سے معلوم ہوا کہ شہید لوگ کہاتے پیتے خوشیان کرتے ہین ہرگز انکو غم اور رنج نہین اور اسیطرح سمجہو کہ حضرت امام حسین علیہ السلام بہی نہایت خوش اور بے غم ہونگے کیونکہ اللہ کی راہ مین شہید ہوئے ہین۔

اقول پہر کیا آپکی خوشی اسمین تہی کہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے جیسی مصیبتین دنیا مین اوٹہائین اپنے رب کے پاس بہی ویسی مصیبتین اوٹہاتے نہ خوشیان کرتے نہ کچہہ کہاتے پیتے۔

قال الغرض قطع نظر اور باتون سے اب ماتم کرنا اور تعزیہ بنانا آیت مذکور کے بہی خلاف ہے اور اونکی ضد کہ وے خوش اور بے غم ہین اور تم اونکیلئے ماتم کرتے ہو

اقول حضرت خاتم انبیا جنپر قرآن نازل ہوا اور آپ معانی آیات اور کلام خدا کے دقائق و نکات سے ایسے واقف اور عامل تہے کہ خدا نے اونکی ثنا مین

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی فرمایا اسپر بہی حضرت امام
حسین اور حضرت امیر حمزہ کا جو اوس زمانہ مین سید الشہدا تہے اور اونکا کہانا
پینا خوشی کرنا تو سب شہیدون سے بڑہکر ہوگا کسقدر غم کیا اونکی مصیبت مین
مرثیہ پڑہا بیتاب ہوکر روئے حالت غم کی زنان انصار کے حقمین جو امیر حمزہ کو
روتی آئین تہین دعای خیر کی آپکی طرح اونکے حال کے خلاف اور ضد ہونیکا
حضرت پیغمبر کو ہرگز خیال نہ آیا اگر بالفرض آن حضرت کو سہو ہوا تو حضرت
جبرئیل بلکہ خود خداوند جلیل نے بہی تنبیہ نفرمایا کہ وے خوشیان کرتے تہین
تم اونکے حال کے خلاف اور اونکی ضد مین غم کرتے ہو مرثیہ گاتے ہو کیون
ایسی بہول چوک سے اپنی کہری رسالت مین بٹہ لگاتے ہو الغرض جو باریکیان
پیغمبر کو عمر بہر قرآن سے نہ معلوم ہوئین تہین وہ بارہ سو برس کے بعد اس
تیرہ صدی مین آپکو خوب سوجہین کہ جسمین حضرت پیغمبر تک الزام سے نہ بچے
ہمارا کیا حسنا ہذا شئی عجاب۔

قال اور ایسے وقت مین اگلی مصیبت کو یاد کرکے رونا ویسی بات ہی جیسی کوئی
کسیکا دوست چوتہی تاریخ رجب کی کچہہ بیمار رہا ہو یا ایذا پائے ہو اور بعد
تہوڑے عرصہ اوسکو غسل صحت حاصل ہوا اور سب طرحسے نعمتین کہانے
پینے لگے اور کوئی درد و غم باقی نہو اور نہایت چین اور خوشی مین ہو
پہر رجب کی چوتہی تاریخ آوے کوئی اگلی بیماری اور درد کو یاد کرکے ماتم کرنے
لگے ہرچند لوگ اوسکو سمجہا دین کہ اب آپ اچہے اور خوش ہین اور کسیطرحکا
درد و غم نہین وہ شخص سمجہائے نہ سمجہے اور کہے کہ اچہا اور بے غم ہین تو کیا ہوا دن
اور تاریخ تو وہی ہے بہلا ایسے شخص کو کیا کہوگے آخر یہی کہوگے کہ یہہ شخص
یا دشمن یا سودائی جو خوشی کے وقت واہی تباہی باتین کرتا ہے یہہ مخالف کا

کا کام موافق سے ہرگز ایسا نہو گا۔
اقول ہم کہا نتک ہندی کی چندی کرین ایک باتکو کتنے مرتبہ سمجہاوین اس مقام مین فقط وہی ابن عباس کا حال یاد دلایا جاتا ہے جو جمعرات کا دن یاد کرکے رویا کرتے تہے اور وہی اگلی مصیبت اور پنجشنبہ کا دن یاد کرکے جان کہویا کرتے تہے اور اسمین کچہہ شک نہین کہ کسی روز معین یا تاریخ معین کو یاد کرکے رونا رلانا تجدد حزن وملال ہے چنانچہ کلام صاحب مرقات شارح مشکوۃ اسی روایت ابن عباس مین اسپر دال ہے حیث قال ویحتمل ان یکون لتذکر وفاتہ وفقدان حیوتہ صلعم یتجدد الحزن علیہ یعنے احتمال ہے کہ یاد کرنا ابن عباس کا روز پنجشنبہ کو واسطے تذکرہ وفات وفقدان حیات آن حضرت صلعم کے ہوا ہو پہر تجدد حزن واندوہ کے ساتہہ انتہی بہلا اب تم ابن عباس ایسے شخص بزرگ کو کیا کہوگے کیا یہی کہوگے کہ یہہ شخص یا دشمن ہے یا معاذاللہ سودائی کہ حضرت پیغمبر تو خوشی وچین مین ہین اور یہہ شخص خوشی کے وقت واہی تواہی باتین کرتا ہے یا یوم الخمیس کہہ کہکر غل مچاتا ہے یہہ مخالف کا کام ہے موافق سے ہرگز ایسا نہو گا۔
قال اور جب حادثہ ہو کر گذر گیا اور مقدمہ برعکس ہوا کہ دشمن پکڑے گئے اور دوست سرفراز ہوئے پہر ماتم اور مرثیہ دشمنون کے نصیب رہے خدا دوستونکو خوش رکہے۔
اقول جب حادثہ ہوا ہی نتہا فقط حادثہ کی خبر سنکہ حضرت پیغمبر اپنے حیات مین اور جب یہہ حادثہ ہو کر گذر گیا تو آن حضرت بعد از وفات روئے رولائے دیگر انبیا کے ساتہہ مرثیہ مصیبت پڑہا اور یزید اور لشکر یزید نے خوشی کا جشن کیا فتح کے شادیانے بجائے پس جو اس حادثے مین غم وماتم

کرے مرثیہ پڑہتے امام کا فرماتا لایذکرنی مومن الا بکی بجالاوے وہ حضرت پیغمبر اور
امام کا پیرو اور سچا دوست اور یزید پلید کا پکا دشمن اور جو یہہ خیال کرے
کہ حادثہ گذر گیا خوشی مناوے وہ یزید پلید کا پیرو اور اوسکا سچا دوست اور
حضرت پیغمبر اور امام کا پکا دشمن ہے اب سمجہے یا نہین لکہ دینکو ولی دیت

قال سعہ دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجیئے ✤ اوسکو جو غم ہووے تو جان تیجئے

اقول سعہ عالم ارواح مین روئے نبی ✤ شاہ کے غم مین یہہ سمجہہ لیجیئے
ساتہہ دیا ہمنے بہی یہہ سونچکر ✤ اونکو جو غم ہوئے تو جان دیجیئے ✤ خوش
تہا یزید آپ بہی کیون خوش نہون ✤ دوست جو خوش ہو تو خوشی کیجیئے

قال قال اللہ تعالیٰ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم خالدا فیہا وغضب
اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذابا الیما اللہ تعالے فرماتا
ہے اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد کرکے تو اوسکی سزا دوزخ ہے اوسمین پڑا
رہے اور اللہ نے اوسپر غضب کیا اور اوسکو لعنت کی اور اوسکے واسطے تیار
کیا ہے عذاب سخت **ف** یہانسے بوجہا گیا کہ یزید اور جو کوئی امام کے قتل مین
راضی اور شریک تہے اللہ کے غضب اور لعنت اور عذاب مین ہونگے اور اونکی
روحین نہایت رنج اور ماتم مین گرفتار ہونگی اور اونکو سوائے غم خوشی کا
نشان نہوگا۔

اقول یہہ اوسکا بدلا ہے جو دنیا مین حضرت امام اور اہلبیت کرام کو طرح
طرحکے غم والم مین مبتلا کرکے خوش ہوتے تہے سعہ پنداشت ستمگر کہ جفا
برمن کرد ✤ بر گردن او بماند و برما بگذشت۔

قال غرض اب جو کوئی یزید اور اوسکے ساتہیون کا دوستدار اور غمخوار ہو
اور اونکو غم اور مصیبت مین نہ دیکہہ سکے تو وہ ماتمداری مین یزید کی موافقت کرے

اقول ہمتو حضرت پیغمبر اور اونکے ساتہیون کے دوستدار اور غمخوار
ہین اور حضرت امام کی مصیبت سے اونکو غم اور مصیبت مین
حضرت ام سلمہ اور ابن عباس وغیرہ ہمارے سنکر اس ماتم داری مین حضرت
پیغمبر کی موافقت کرتے ہین پس یہہ کلمہ بروز قیامت آپ حضرت پیغمبر ہی سے
کہیئے گا اور وہی اسکا جواب دینگے ہم اگر یزید پلید اور اوسکے ساتہیونکو
اپنی آنکہہ سے غم والم بیحساب اور لعنت و عذاب مین مبتلا دیکہتے تو بہی حضرت
امام کا غم ہمارے دلسے کم نہوتا اس لیئے کہ ہمارے پیغمبر کو بعلم الیقین یزید
اور اوسکے ساتہیون کا عذاب معلوم تہا مگر انکے دلسے ہمارے امام کا
غم کم نہوا۔

قال بخلاف وقت وقوع واقعہ کے کہ دشمن خوش موجود تہے اور اہلبیت
درد و رنج و مصیبت تازہ مین پہنسے تہے اوسوقت غمناک ہونا مقتضائے
محبت و بشریت ہے۔

اقول حضرت پیغمبر نے تو قبل از وقوع واقعہ فقط خبر شہادت امام حضرت
جبرئیل سے سنکر رنج و غم کیا آپکی طرح اوسوقت خاص کو نہین لیا پس یہہ تخصیص
بیکار اور غرض عمدہ ہر وقت اور ہر زمانہ مین اسکا اعلان اور اشتہار اور
تا قیام قیامت اس حزن و بکا کا استمرار ہے جیسا کہ کتب فریقین مین آیا
اور شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ علمائے ثقات نے فرمایا ہے پس تجدد حزن
و بکا ہر وقت مین ضروری ہے مگر آپ حضرت پیغمبر ہی سے ضد اور خلاف
کرتے ہین اسمین مجبوری ہے۔

قال قال اللہ تعالی قل صدق اللہ فاتبعوا ملۃ ابراہیم حنیفا وما کان من المشرکین
ت اللہ تعالے فرماتا ہے تو کہہ سچ فرمایا اللہ نے اب تابع ہوجاؤ ابراہیم کی

Presented by Ziaraat.Com

ملت سے کے جو ایک طرف کا تہا اور نتہا شریک کرنیوالو نمین فا اس آیت سے
اور دیگر آیتون سے ثابت ہے کہ ہمارے دین ملت ابراہیم کی تابعداری فرض
ہے اور حضرت ابراہیم کی ملت مین بہت چیزین ہین اونمین سے یہہ بہی ہے
کہ مورتون کا مٹانا اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین صبر کرنا اور جزع
اور فزع اور شیون اور نوحے سے دور رہنا سو تعزیہ داری مین سب باتین اسکے
برعکس ہین یہہ باتین عین موت کے وقت بجا ہیئے یہہ جائے سینکڑون برسون
کے بعد ہر سال کرنا۔
اقول حضرت رسول خدا صلعم جو دین حنیف اور ملت ابراہیم پر مبعوث
ہوئے جب وہی امام کے غم مین اور اپنے قریب اور دوست کی موت مین
رونے رولانے اور بکا کو رحمت فرماتے تہے تو معلوم ہوا کہ یہہ منافی صبر نہین
ہے اور اسکے تو آپ بہی قائل ہو چکے ہین مگر شاید بہول گئے اور وہ مورتین
جو حضرت ابراہیم نے مٹائین جاندار کی صورتین تہین سو تعزیہ داری مین سب
باتین اسکے برعکس ہین نہ اسمین کسی جاندار کی تصویر بنتی ہے نہ کوئی صبر کے
خلاف بات کیجاتی ہے اور ہر سال کرنیمین وہ تجدد مقصود ہے جو اکابر علما کے
قول سے ہم اوپر لکہہ آئے ہین اگر خوبی حافظہ سے سہو ہو گیا ہو یا عبارت
عربی سر الشہادتین سمجہہ مین نہ آئی ہو تو شاہ سلامت اللہ صاحب کا ترجمہ
فارسی سنیئے تا حاضر و غائب برین سانحہ ہوش ربا مطلع شود و ہر کس
از دور و نزدیک و ترک و تاجیک بر چنین واقعہ غم افزا خبر دار گردد بلکہ مقصود
اصلی و غرض حقیقی ازین ہمہ باقی ماندن غم و الم دائم و تذکر و یادگاری وقائع
الم اندود و سوانح غم فرسود درین امت تا قیام قیامت است انتہی۔
قال دوسری آیت مین خدا فرماتا ہے ومن یرغب عن ملۃ ابراھیم

الا من سفہ نفسہ ت اور کون پسند نرکہے ملت ابراہیم کو مگر بیوقوف ہو اپنے جی سے۔
اقول اس سے بڑہکر بیوقوف وہ ہے جو حضرت پیغمبر کے طریقہ کو حضرت ابراہیم کے طریقہ سے مخالف سمجہے۔
قال اور صحیح بخاری اور مسلم مین یہہ حدیث ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا من احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد یعنے جو کوئی نئی بات نکالے ہمارے اس دین مین جو اوسمین نہو وہ مردود ہے۔
اقول اس حدیث مین وہی احداث مراد ہے جسکو شرع سے کچہہ لگاؤ نہو اور وہ احداث بدعت محرمہ ہے چنانچہ قبل اسکے مذکور ہو چکا۔
قال اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جو کوئی پیغمبر کے دین کے کامون مین کہ مقرر کرنا احکام شرع کا ہے اپنی طرف سے کوئی نئی بات مقرر کرے کہ جسکی اصل ہی دین مین ثابت نہو اور اپنی طرف سے ثواب اور عذاب کسی کام مین ٹہراوے تو وہ چیز مردود ہے۔
اقول اور جو اوس نئی بات کی اصل دین سے ثابت ہو تو وہ اس حدیث سے مستثنیٰ اور مقبول ہے چونکہ آپکی عادت بہولنے کی ہے لہذا جتائے دیتے ہین کہ اسکو یاد رکہئے گا۔
قال اب تعزیہ مین دیکہو سو یہی بات موجود ہے۔
اقول لاحول ولا قوۃ اتنا جتایا مگر پہر بہولے صاحب تعزیہ بنانیکی بابت اصل دین سے ثابت ہے چنانچہ قبل اسکے نہایت تفصیل و توضیح سے بیان ہو چکا پہر تعزیہ مین کہان یہہ بات موجود ہے خود آپ ہی کا یہہ قول مردود ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

قال اول تعزیہ بنانا نئی بات دین مین ہی۔

اقول ہان ہے مگر نئی بات دین مین مطلقاً منع اور بدعت محرمہ نہین ہے چنانچہ اسکی تنقیح مقدمہ مین بخوبی ہو چکی ہے۔

قال کسی پیغمبر یا امام کے شہید ہونے یا مرنے سی شرع مین تعزیہ یا شدہ یا چبوترہ اور کچھہ سوا اسکے بنانا نہین آیا۔

اقول اگر کسی پیغمبر و امام کے واسطے کچھہ بنانا نہین آیا تو حضرت یعقوب پیغمبر نے اپنے واسطے اور حضرت علی نے حضرت خاتون جنت کیواسطے بیت الحزن کیون بنایا۔

قال اور جو باتین تعزیہ کے لیئے مقرر ہین وی باتین انکی سچی قبرون پر بھی درست نہین چہ جائے جہوٹی تربتون پر

اقول جب حضرت پیغمبر کی اصلی قبر شریف آپکے پیر عبد الوہاب کے زعم فاسد مین صنم اکبر ہے تو حضرت امام کی نقلی قبر کو جہوٹی سچی کہنا کیا بات ہے باقی جسطرح انکے اصلی مزارون پر فاتحہ درود پڑہنا اور تعظیم و تکریم کرنا چاہیئے ویسی انکی نقلون کے ساتھہ بہی علمای امت اور حامیان ملت کرتے آئے ہین کمامر فتذکر

قال دوسرے یہہ کہ تعزیہ بنانا دین کے کام مین گنتے ہین اور اوسکی بنانے والون کو ثواب اور تعریف ٹہراتے ہین اور جو اوسکو برا جانکر نکرے تو اوسکو امام کا دشمن بناتے ہین اور طعن و ملامت کرتی ہین اور ایسا طعن و ملامت سوائے پیغمبر خدا کی بتائی کسی کام مین اپنی طرف سی کرنا درست نہین۔

اقول اصل اس تعزیہ کی شرع مین دین مین حدیث مین قرآن مبین مین سب مین ثابت ہے چنانچہ اسکے شواہد قبل اسکے بہت سے مذکور ہو چکے اب صاحب

Presented by Ziaraat.Com

غایۃ المرام کا ایک قول مختصر یہان بہی سُن لیجیے فرماتے ہین اور جو لوگ کہ اسکو (تعزیہ کو) بدعت سیئہ کہتے ہین وہ لوگ واقف اصل دین اپنے سے نہین ہین اسواسطے کہ اصل اشیا مین اباحت ہے جبتک کہ کوئی دلیل قطعی مانع اوسکی ہوئے انتہی اب بتلایئے کونسی دلیل قطعی مانع اباحت ہی جو تعزیہ بنانا مورث قباحت ہے اور جن چیزونکی اباحت اصل شرع سے ثابت ہے ایسی چیزون کا منع قرآن مین حدیثو نمین کہین نہین آیا ہے۔

قال غرض جب معلوم کر چکے کہ تعزیہ مین یہہ باتین جمع ہین تو رسولخدا کے حکم ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مردود ہے۔

اقول غرض جب معلوم کر چکے کہ جس چیز کے بنانے مین رجحان شرعی اور اصل شرع کا لگاؤ ہو وہ بموجب حدیث کل شئی مطلق حتے یرد فیہ النہی مباح ہے اور تعزیہ مین یہہ باتین جمع ہین تو حضرت رسول خدا کے حکم سے ثابت ہوا کہ تعزیہ بنانا مباح و محمود ہے اور اوسکا منع کرنا مردود ہے۔

قال اور یہہ حدیث مشکوۃ شریف مین ہے و من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین یعنے جو کوئی جیتا رہا تم مین سے میرے پیچھے سو دیکھے گا بہت اختلاف آدمیون مین پس لازم کر لو تم اپنے اوپر میری اور میرے خلیفون کی سنت جو رشد والے اور راہ پائے ہوئے ہین۔

اقول یہہ وہی اختلاف ہے جو آپ لوگون وہابیون نے امت مین ڈال رکہا ہے کہ ہر امر مباح کو بدعت کہے جاتے ہو حالانکہ مصیبت مین رونا رولانا سنت پیغمبر و خلفائے راشدین و صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور تعزیہ بنانا مبلح اور رونے رولانے کا ذریعہ ہے پس اس حدیث کے ذکر کرنے سے آپکا کیا فائدہ اور ہمارا

کیا نقصان ہوا بلکہ امر مباح میں رخنہ نکالئے اور سنت رسول میں اختلاف ڈالنے اور اعلان ہوا اگر افسوس کسی نے اس حدیث کے فرماتے وقت آنحضرت صلعم سے یہہ نہ پوچھہ لیا کہ کون کون بزرگوار آپکے خلفائے راشدین ہونگے ورنہ یہہ خلاف کا بہی اختلاف جاتا رہتا اور ہر فرقہ فرقہ واحدہ کیطرح متحد اللفظ اور ہر شخص معینہ کو خلفای راشدین پیغمبر کہتا۔

قال دعضوا علیها بالنواجذ اور مضبوط پکڑلو اس سنت کو دانتوں سے وایاکم ومحدثات الامور اور بچائے رکہو آپکو نئے کاموں سے فان کل محدث بدعة جو بات دین میں ٹہرائی گئی سو بدعت ہے وکل بدعة ضلالة اور جو بدعت ہے گمراہی ہے۔

اقول یہاں بہی وہی محدثات مراد ہیں جنکو شرع سی کچھہ لگاؤ نہو اور بطور تشریع کئے جائیں پس ہر ایسا محدث بدعت محرمہ ہے اور ہر بدعت محرمہ بیشک گمراہی ہے۔

قال ف مسلمان کو لازم ہے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی نئی بات نہ نکالے اور نہ اور کی ایجاد پر عمل کرے۔

اقول اگر مطلق نئی بات نکالنا منع ہوتا تو قرآن کا جمع کروانا لکہوانا اور سکا معرب کرنا سو روایات کا ترتیب دینا جو حضرات خلفا اور صحابہ کیوقت میں ہوا یہہ سب سنت خلفا میں نہ گنا جاتا بلکہ بدعت محرمہ کہلاتا پس یوں کہنا چاہیے کہ مسلمان کو لازم ہے کہ دین میں اپنی طرف سے کوئی نئی ایسی بات نہ نکالے جسکو شرع سے کچھہ لگاؤ نہو اور محض بطور تشریع کے ہو اور نہ اور کی ایسی ایجاد پر عمل کرے۔

قال اور تعزیہ بنانا بیشک بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے پیچہے اہل بدعت نے

ایجاد کیا ہے اور پیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔

اقول اگر تعزیہ بنانا اہل بدعت سے ایجاد کیا ہوتا تو کبھی اہل سنت اوسکی مبلغ ہونے اور بنانیکا فتوی نہ دیتے اور نہ اوسکی تعظیم کرتے اور نہ اوسکی سامنے ادب سے استادہ ہو کر فاتحہ اور درود پڑہتے مذہب جدید وہابی البتہ بعد مدت کے پیغمبر اور امام کے بعد عبدالوہاب بدعتی نے ایجاد کیا ہے اور حضرت پیغمبر اور اونکے خلیفونکی سنت سے باہر ہے اور بدعت اور گمراہی مین داخل ہے۔

قال اب اہل سنت کو چاہیئے کہ ایسے کاموں مین اپنے نام کا پاس کرین بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہی کہ اہل سنت ہو کر اہل بدعت کے کام کرو برائے خدا اپنی ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور ایسی بدعت کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہائیے اوسکا گائیے

اقول اب اہل سنت کو چاہیئے کہ ایسے وہابیون کو اہل سنت بننے سے روکین اپنے نام کا پاس کرین یا اونکو سمجہائین اور اسطرح راہ پر لائین کہ بڑی شرم کی اور حیف کی بات ہے کہ اہل سنت بنو اور اہل بدعت کی پیر عبدالوہاب کی غلامی کرکے اہل سنت کی بدنامی کرو برائے خدا ہماری ناموری مین بٹہ نہ لگاؤ اور اوس بدعتی کو دل سے بہلاؤ اور اپنے تئین اہل سنت کے طریقہ پر چلاؤ مثل ہے کہ جسکا کہائیے اوسکا گائیے۔

قال اور حضرت نے فرمایا ہے من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام ت جو کوئی تعظیم اور بزرگی کرے بدعت والے کی بس وہ مدد کرتا ہے اسلام کے ویران کرنے مین۔

اقول اس حدیث مین بہی وہی بدعت سیئہ مراد ہی نہ بدعت حسنہ چنانچہ کتاب غایتہ المرام مین حافظ ابو محمد عبد الرحمن سے منقول ہے فالبدعۃ الحسنۃ متفق علے جواز فعلہا والاستحباب بعا یعنے بدعت حسنہ کے کرنے اور اوسکے جائز اور مستحب ہونے پر سب مسلمانونکا اتفاق ہے۔

قال ف اب ذرا عقل صحیح سے سمجہو کہ حب اہل بدعت کی عزت کرنے مین یہہ خرابی لازم ہو تو پہر جو شخص خود بدعتی ہو اوسکا کیا حال ہوگا۔

اقول وہی حال ہوگا جو آپکا ہوا سہ درخانہ اگر کس است یکحرف بس است

قال اور علمانے لکہا ہے کہ بدعت کا رتبہ فسق سے بہی زیادہ بدتر ہے کیونکہ فاسق فسق کو گناہ جانتا ہے اور توبہ اوس سے واجب سمجہتا ہے بخلاف اہل بدعت سکے کہ بدعت کو اپنے اعتقاد اور گمان مین نیک جانتا ہے اور اوسپر اصرار کرتا ہے اسمین توبہ کا کیا دخل۔

اقول علماء اسلام نے جو ایک قسم خاص کو بدعت محرمہ لکہا ہے وہ بدعت البتہ فسق سے بہی بدتر ہے اور ایسا ہی بدعتی بدکو نیک بلکہ ہر نیک و بد کو ایکسا سمجہتا ہے پہر اسمین واقعی توبہ کا کیا دخل۔

قال اور ہم تمسے پوچہتے ہین کہ تم تعزیہ بنانا برا جانتے ہو یا بہلا۔

اقول یہہ سوال بہی مہمل ہے جو بوڑہا ہو کر بچونکی ایسی باتین کرے اوسکا کیا جواب ہے۔

قال اگر برا جانتے ہو تو بے پوچہے چہوڑ دو۔

اقول ایسے تو دنیا مین ایک آپ ہی دکہائی دیتے ہین کہ نعمت البدعۃ کو بئست البدعۃ کہے جاتے ہین اور پہر اوسیکو کئے جاتے ہین اور کوئی ایسا نہین کہ کسی چیز کو برا جانے اور پہر اوسکو ثواب سمجہکر کرے۔

قال اور جو نیک جانتے ہو تو جو شخص بدعت کو نیک سمجھے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے وہ شخص اسلام سے خارج ہے۔

اقول ہزار مرتبہ کہہ چکے کہ تعزیہ بدعت محرمہ نہین بدعت محرمہ کو جو نیک سمجھے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے وہ تو ضرور اسلام سے خارج ہے مگر جو امر مباح کو بدعت ٹھہرائے اور شعائر امام کو مٹائے اور اوسمین اللہ کی نزدیکی جانے مسلمانونکا کہنا نہ مانے اوسنے کیا اسلام کا قبالہ لکھوالیا ہے۔

قال چنانچہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے عن حذیفہ قال قال رسول اللہ صلعم لایقبل اللہ لصاحب بدعۃ صوماً ولا صلوۃ ولا صدقۃ ولا حجاً ولا عمرۃ ولا جہاداً ولا صرفاً ولا عدلاً یخرج من الاسلام کما یخرج الشعرۃ من العجین یہہ حدیث کتاب ابن ماجہ مین لکھی ہے یعنی قبول نہین کرتا خدا بدعت والے کا روزہ نہ نماز نہ صدقہ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ نفل نہ فرض اور وہ خارج ہوتا ہے اسلام سے جیسے خارج ہوتا ہے بال گوندہے آٹے سے۔

اقول یہہ وہی بدعت محرمہ منہی عنہا ہے جو ضلالت اور گمراہی ہے جسکا کرنیوالا خارج از اسلام اور واہی ہے۔

قال ف اب ذرا خدا سے ڈرو اور بدعت نکرو کہ اس سے زیادہ کیا بدبختی ہے بدعت کے کرنیمین دین و دنیا دونون کا نقصان ہے محنت برباد گناہ لازم۔

اقول خدا سے تو ہم ہر حال مین ڈرتے ہین مگر بدعت محرمہ نہین کرتے ہین اب تم خدا سے ڈرو اور امور حسنہ کو بدعت سیئہ سے جا ملو نین اپنا وقار بڑھانے اور نفع پانے کے لیئے تعبیر نکرو کہ دین و دنیا دونون کا نقصان ہے نفع موہوم ضرر جازم محنت برباد گناہ لازم۔

قال اور تفسیر درمنثور کہ تصنیف علامہ جلال الدین سیوطی کی ہے اوسمین یہہ

حدیث ہے من زار قبرا بلا مقبور فہو ملعون ت یعنے جسنے زیارت
کی ایسے قبر کی جسمین کوئی گڑا نہو پس وہ شخص ملعون ہے اور شرح برزخ مین روایت
ہے طبرانی اور بیہقی اور ترمذی سے من زار قبرا بلا مقبور فکانما عبد
الصنم ت یعنی جسنے زیارت کی خالی قبر کی عبادت کی بت کی ۔

اقول اسکا جواب مولوی عبد الواحد خان صاحب نبیرہ مولوی عبد العلی صاحب
مدراسی نے اپنی بعض تصانیف مین یہہ دیا ہے و بعضے مردم این عصر
کہ بسند حدیث من زار قبرًا بلا میت او بلا مقبور فقد اثم و کفر تعزیہ
شریف را بر آن منطبق کردہ امتناع آن می کنند غیر معقول اولًا حدیث مذکور در
صحاح و ہم در دیگر کتب حدیث معتبرہ مذکور نیست و راوی این حدیث مجہول و نامعلوم
والفاظ حدیث مختلف ہیچو حدیث از قرآن اعتبار ساقط است و بالفرض اگر
حدیث مذکور صحیح بودہ باشد از جملہ احاد است و تواتر و اجماع است بر حصر از
خبر احاد حسب قاعدہ اصول نمی شود و سوای ازین تعزیہ امام علیہ السلام قبر
جعلی نیست اینکہ کسی نمی گوید کہ جسم شریف حضرت امام حسین علیہ السلام درین
قبر تعزیہ دفن است و در کربلا جسم آن حضرت دفن نیست کہ آن قبر جعلی باشد
بلکہ نقل قبر است و آن جائز است بموجب حدیث نبوی صلعم چنانچہ مذکور
خواہد شد انتہی

قال یعنے حقیقت بت پرستی کی یہہ ہے کہ ایک چیز کی نقل بنا کر بجای
اصل کے اوسکی عزت اور تعظیم کیجیے ویسا ہی خالی قبر کا زیارت کرنیوالا
بھی ہوا کہ نقل کو اصل کی جگہہ پوجا اور تعزیہ مین بھی خالی قبر بناتے مین
کوئی شخص اوسمین دفن نہین ہے ۔

اقول یہہ نقل بنانیوالے اور اوسکی تعظیم کرنیوالے پر طعن نہوئی بلکہ اصل

حکم دینے والے یعنے حضرت پیغمبر پر ہوئی جنہون نے خطوط قبر والدین کی
تقبیل اور تعظیم کا مثل اصل قبور حکم فرمایا پس یہہ خالی قبر کا زیارت کرنیوالا
اپنے دل سے نقل کو اصل کی جگہہ نہین سمجہا بلکہ پیغمبر کے حکم کو بجالایا پس جو
تابع حکم رسول کریم ہین اونکے نزدیک تعزیہ شریف اور اوسکی خالی تربتین
بہی اسیطرح لائق تعظیم ہین اب اگر آپکے زعم ناقص ہین حقیقت بت پرستی
کی یہی ہے کہ ایک چیز کی نقل بناکر بجاے اصل کے اوسکی حرمت اور تعظیم کرے
تو خدا کی پناہ اور لوگونکا کیا ذکر خود حضرت پیغمبر ہی بت پرستی کا حکم دینے لگے
اور بیباکانہ امت کا اتنا بڑا سخت الزام اپنے اوپر لینے لگے ۔ معاذ اللہ پیغمبر حکم
دیوین بت پرستی کا ؎ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ۔

قال غرض یہہ تعزیہ قابل زیارت کے نہین ہین بلکہ لائق غارت کے ہین کیونکہ
محض لکڑیان اور کپہا چین ہین ۔

اقول اللہ اکبر آپکی اس گستاخی اور شرارت واطلاق لفظ غارت پر مجکو بے اختیار
اسوقت وہ بلوہ یاد آگیا جو بعد شہادت امام مظلوم اہلبیت عصمت و طہارت پر
ہوا ؎ خیمہ مین جب دہنسے وہ لعین چہاتیان تنے ؎ بیٹی چہپی تہی مان کے
مان بیٹی کے کنے ؎ کیا ہوئے اون غریبون سے جنپر یہہ آہنے ؎ جنزا اینک
دین خدا و پیمبر کے واسطے ۔ سچ ہے جب آپکے پیشوای معلوم اور شامیان شوم
کے نزدیک اہلبیت عصمت وطہارت لائق غارت کے تہے تو آپکے نزدیک
تعزیہ لائق غارت کیون نہون کہ اب یزید کی جگہہ آپ اور اہلبیت کی جگہہ اونکی
یہہ نشانیان باقی ہین پس بتقلید یزید یہ انکو غارت کیجیئے اور اس غارت کا صلہ
بروز قیامت یزید سے خاطر خواہ لیجیئے بلکہ اگر تعزیون کی طرح بدلیل علیل
محض لکڑیان اور کپہا چین ہوتے کی منبر رسول اور باب اور ستونہائے مسجد

اور میزاب حرم اور دولاب چاہ زمزم وغیرہ کو بھی مدغار نگری مین لائیگا
تو اپنی اوسی سرکار سے زیادہ جائزہ و انعام پائیگا۔

قال اور اس مقام مین فاتحہ و درود پڑھنا نہایت بے ادبی ہے جسطرح
پاخانے مین قرآن کی تلاوت کرتے کہ محل نجاست ظاہر ہے اسی طرح یہہ مقام
محل نجاست باطنی ہے اسکا دور کرنا مناسب اور لازم ہے چہ جائے قرآن
اور درود پڑہنا۔

اقول اب تعفن اخلاط عصبیت و مادہ فاسدہ وہابیت کی یہہ نوبت
پہونچی کہ فضلہ باطنی اوبلنے لگا قلب ماہیت ہوکر پاخانہ موہنہ سے نکلنے
لگا اگر باطن صاف اور ظاہر مین کچھہ انصاف ہوتا تو کبھی یہہ بے ادبی کا
کلمہ زبان پر نہ آتا بلکہ بمقتضائے حمیت اسلام اس مقام پاک مین علمائے
کرام کے باادب ایستادہ ہوکر فاتحہ و درود پڑہنے کا خیال کیا جاتا جو اسر
تعظیم تعزیہ و فاتحہ و درود کو تعظیم و فاتحہ امام علیہ السلام جانتے تھے
اور اسکا ادب امام کا ادب مانتے تھے چنانچہ قبل اسکے کتاب ازالۃ الاوہام
مولوی عبدالواحد خان صاحب مندراسی سے ہم یہہ پوری کیفیت بتفصیل
اسمائے علمائے فرنگی محل لکھنو و کلکتہ و مدراس وغیرہ لکھہ آئے ہین پس
حسب افادۂ علمائے موصوفین جسطرح تعظیم و فاتحہ تعزیہ تشریف تعظیم
و فاتحہ امام ہدی ہے ویسی ہی اہانت اوسکی اہانت حضرت سیدالشہدا ہے
اب غور کرنا چاہئے کہ اس نجاست باطنی و ظاہری کا اثر کہانتک پہونچتا ہے
بیشک ہمارے امام اپنے جدامجد حضرت رسولخدا کے ورثہ دار ہین چنانچہ
کتاب روضۃ الاحباب مین عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ مین نے
حضرت پیغمبر کو کبھی قریش کے حقمین دعائے بد کرتے نہین دیکھا مگر ایکروز

کہ آپ خانہ کعبہ مین نماز پڑہتے تہے اور ابوجہل مجمع قریش مین بیٹہا تہا اور اوسکے
متصل ایک اونٹ نحر کیا گیا تہا اور اوسکا شیمہ وہان پڑا تہا ابوجہل نے کہا
کون ہے جو شیمہ خون اور لید بہرے ہوی کو اوٹہا لادی اور جب محمد سجدہ مین جاوین
تو اونکے دونون شانون کے بیچ مین رکہدے عقبہ بن معیط ملعون نے وہ شیمہ
چرک آلود اوٹہا لیا جب حضرت سجدہ مین گئے تو اوس بیحیا نے ابین منکبین
آن حضرت صلعم رکہدیا آپنے سجدہ مین توقف فرمایا کفار اسقدر قہقہہ مارکر
ہنسے کہ قریب تہا کہ ایک دوسرے پر گر پڑین اوسوقت آپنے اونکے حقمین
بددعا کی انتہی پس جسطرح اوس ابوجہل نے آن حضرت پر نجاست ڈلوائی
ویسے ہی ہمارے ابوجہل نے نجاست ظاہری و باطنی کی تعزیہ پر نہین بلکہ باعتبار
انتساب الی الاصل حضرت امام پر تہمت لگائی اب امام تو دنیا مین بحیات
دنیوی موجود نہین جو اپنے جد امجد کیطرح بددعا کرین مگر ہم خدا سے دعا
کرتے ہین کہ الہی روز قیامت ان بےادبی کرنیوالون کے گریبان اور ہمارے
ہاتہہ ہون اور یہہ ہمارے رشتہ کے چچا اوسروز اوسی رشتہ کے چچا کے
ساتہہ اور ہم رشتہ کے بہتیجے اونہین رشتہ کے بہتیجے کے ساتہہ ہون آمین
قال اور حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے انا بری لمن خلق وصلق و
خرق حدیث مشکوۃ مین ہے یعنے رسول خدا نے فرمایا کہ مین بیزار ہون اوس
شخص سے جو سر کے بال نوچے مصیبت مین اور آواز سے چلا کر روئے اور گریبان
پہاڑے ف چہاتی کوٹنا اور سر پیٹنا اور نوحہ کرنا اور جو کام ایسا ہے مطلق
حرام ہے موتکی وقت ہو یا بعد اوسکے کسیکے واسطے درست نہین پیغمبر ہو
یا پیغمبر امام ہو یا شہید۔
اقول چہاتی کوٹنے اور سر پیٹنے کا تو اسمین ذکر نہین علاوہ برین ماسبق

Presented by Ziaraat.Com

مین اسکا جواب ہوچکا اور آن حضرت صلعم کا حضرت امیر حمزہ پر آواز سے چلا کر رونا بھی مذکور ہوچکا ہے پھر اوسی کی تجدید و تائید مستدرک حاکم کے ان فقرات سے کر لیجئے فسار رسول اللہ صلعم نحوہ فلما رای حثبتہ بکی فلما رای ما مثل بہ شہق یعنے پس حضرت رسول خدا صلعم نعش حضرت امیر حمزہ کیطرف چلے جب اونکی نعش کو دیکھا روئے اور جب دیکھا کہ اونکو مثلہ کر ڈالا ہے چیخین مار کر رونے لگے۔

قال اور اس محرم سنہ ماتمداری کی بنیاد نکالی ہوئی ہے مختار ثقفی کی کہ وہ مرد دغا باز حامی امام کے نام سے لوگون کو اپنے دام مین لا کر چاہتا تہا کہ سلطنت حاصل کرے اور حقیقت مین اوسکو امام سے کچہ کام نتہا کسواسطے کہ وہ بھی در پردہ آپ نبوت کا دعوی کرتا تہا کہتا تہا کہ میرے پاس جبرئیل آتے ہین

اقول مختار جراءہ پر یہہ غیظ و غضب آپکا فقط اسوجہ سے ہے کہ اوس بہادر نے یزیدیون کے مجمع کو درہم و برہم اور ڈہونڈ کر قاتلان امام مظلوم کو واصل جہنم کیا بڑا کفر توڑا کسی ناصبی و شامی کو زندہ نچہوڑا اس غصہ مین آپسے اور تو کچہ بن نہ آئی اوس بیچارے پر دعوی نبوت کی تہمت لگائی پھر اس دعوے پر یہہ سند لاتے ہین کہ کہتا تہا میرے پاس جبرئیل آتے ہین حالانکہ وہ اپنی عقل و فراست سے جو باتین کہتے تہے اکثر اوسکا ظہور ضرور ہوتا تہا بوجہ بعضے جہلا کو نزول وحی کا اوپر گمان ہوتا تہا چنانچہ روضۃ الصفا مین مذکور ہے۔ وجمعی از جہلائے آن دیار صدق قول مختار را مشاہدہ کردہ گمان بردند کہ بر وے وحی نازل می شود شعبے بایشان گفت کہ ازین عقیدہ رجوع کنید کہ امثال این حکایات ناشی از فراست مومن می باشد چنانچہ رسول اللہ فرمود کہ فراسۃ المومن لا تخطی انتہی اور صاحب نزہۃ نے مرزبانی سے

نقل کیا ہے کہ مختار را غلامی بود کہ جبرئیل نام داشت در محاورات خود میگفت کہ جبرئیل بمن چنین پیغام گفت بمن با جبرئیل چنین گفتم بمردم جہال مظنہ غلاف واقع می شد۔ اور شاہ عبد العزیز صاحب تحفہ مین فرماتے ہین کہ در اصلاح برخی از اغلاط لفظ جبرئیل بر واقعہ نویس اطلاق می کنند ولا مشاحۃ فی الاصطلاح ولا فی التسمیۃ بھذا الاسم انتہی پس حسب تصریح شیعے جو اکابر علمائے ہین مختار ایک مرد مومن تہا جسکو آپنے بسبب قتل اور استیصال قتلۂ امام از راہ عداوت یحیی مردود و مدعی نبوت ناوجام بنایا اوسکے غلام کو چھوڑ حضرت جبرئیل کو آپنکا حاشیہ چڑہایا پہلے کہا محرم کی ماتمداری کی بنیاد اوسنے ڈالی پہر کہا امام سے کچھہ اوسکو کام نتہا یہہ بات نکالی حالانکہ محرم کے ماتمداری کی بنیاد حقیقت مین خدا ور سول کی ڈالی ہوئی ہے جو قیامت تک نہین ہو ٹوٹ ہو سکتی آپ تو خود اوپر کہہ آئے ہین کہ حضرت جبرئیل نے آکر خبر اس واقعہ کربلا کی حضرت کو کردی تہی شاید سہو ہوی یا حضرت جبرئیل سے وہی مختار والی جبرئیل آپ سمجھے۔

قال اور اصل مین یہہ سب رسمین مجوسیونکی ہین کہ وہ اپنے بزرگونکی مصیبت مین ماتمداری اور نوحہ وزاری کرتے ہین۔

اقول اپنے عزیز اور بزرگ کی مصیبت مین حضرت رسولخدا روی حضرت فاطمہ روئین حضرت علی روئے حضرت عائشہ روئین اپنے بہائی کی نعش کا جلنا سنکر بہنی بکری کا کہانا چہوڑ دیا صحابہ نے آنحضرت کی مصیبت مین سخت ماتمداری اور نوحہ وزاری کی آپ اپنے تعصب کی جہالت مین بے تکان ایسا کلمہ مستہجنہ کہہ بیٹہے جس سے جمہور علمای اسلام کے نزدیک حد شرعی کے مستحق ہوگئے

قال اور نیلے کپڑے پہنتے ہین۔

اقول شریعت اسلام مین سیاہ اور نیلے کپڑے مردونکا پہننا مکروہ ہے عورتون کو وہ
بھی نہین فتاوی عالمگیری وغیرہ ملاحظہ ہو اور ماتمداران امام عالی درجات خصوصًا
قوم سادات تو نیلے کپڑے اور سبز بیشتر پہنتے ہین جو بنا بر تصریح صاحب اسعاف
الراغبین افضل الالوان اور مخصوص اہل جنت اور موقف مین ملبوس نبی رحمت ہے

قال اور نصاری کا بھی یہی معمول ہے کہ جب اونکے یہان کوئی مرتا ہے تو سیاہ
لباس پہنتے ہین۔

اقول اگر عمامہ اور موزہ سیاہ ہو تو کچھہ مضائقہ نہین مگر خلفائے عباسیہ کا
لباس بھی اکثر سیاہ ہوتا تھا چنانچہ مختصر تاریخ بغداد مین منقول ہے کہ آن
حضرت صلعم نے فرمایا کہ ایک روز جبرئیل قبائے سیاہ پہنے اور عمامہ سیاہ
باندھے ہوئے میرے پاس آئے مین نے کہا یہہ کیا صورت ہے کہ مین نے کبھی تمکو اس
صورت سے آتے نہین دیکھا جبرئیل نے کہا یہہ صورت اون بادشاہونکی ہے
کہ جو آپکے چچا عباس کی اولاد مین ہونگے مین نے پوچھا وہ حق پر ہین جبرئیل نے
کہا ہان حضرت نے اونکے لیئے دعا کی جبرئیل نے کہا کہ آپکی امت پر ایک زمانہ
آویگا کہ خدا اسلام کو اس سواد سے عزت دیگا انتہی ابتو شاید آپکے نزدیک
سیاہ کپڑے پہننے مین کچھہ مضائقہ نہو بلکہ اسلام کی عزت سمجھی جائے۔

قال اور حضرت عیسی علیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنی کی جسکو چلیپا کہتے
ہین وہ بناتے ہین کہ اسکو دیکھہ کر حضرت عیسی کے واقعہ پر غم و رنج کرین گویا
انکا یہہ تعزیہ ہے کہ اپنے پیغمبر کے غم اور مصیبت کو یاد کرنے کے واسطے
یہہ صورت مقرر کی ہے۔

اقول جب آپ خود یہہ کہتے جاتے ہین کہ وہ چلیپا یعنے حضرت عیسی علی نبینا
وآلہ وعلیہ السلام کی شکل سولی پر دہرنے کی بناتے ہین پہر اونکا یہہ تعزیہ کیونکر

Presented by Ziaraat.Com

ہوا پہلا تعزیہ مین امام علیہ السلام کی شکل کب بنائی جاتی ہے اور جلیبا کو بنا کر
اپنے پیغمبر کی مصیبت مین کب روتے دہوتے ہین جو آپ گویا اونکا یہہ تعزیہ جلاتے
ہین یا ہر روغ بیفروغ سے کیا فائدہ۔

قال مسلمان کو لازم ہے کہ مشابہت کفار سے آپ کو بچاوے اور انکا کام آپ نکرے
کیونکہ حدیث مین آیا ہے جو جس قوم کی مشابہت پکڑے وہ اوسی قوم سے ہے

اقول اور مسلمان کفار کی مشابہت نہ بناوے اور اونکے کام نکرے بلکہ زبردستی کوئی
مشابہت کا عیب لگاوے تو اوسکی کیا سزا ہے۔

قال اب اے مسلمانون تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب تم ایسے کامونکی
مناہی اور تعزیہ کی برائی سب طرح سے دریافت کر چکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہے
کہ بدعت اور گمراہی سے باز آؤ۔

اقول اب اے مسلمانون دیندار بھائیو تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے کہ جب
تم ایسے مباح کامون کی خوبی اور تعزیہ کی بھلائی کتاب وسنت اور اجماع امت
سب طرح سے دریافت کر چکے تو اب تمکو لازم اور فرض ہے کہ کسیکی بدعت اور
گمراہی اور دہوکا دینے پر نجاؤ اور جہانتک ممکن ہو تعزیہ داریکو بڑہاؤ اور تعزیہ بناؤ

قال اسمین دو فائدہ ہین اول دنیا مین ہر سال ناحق مال خراب اور زیرباری
اور قرضداری سے بچوگے دوسرے بعد مرنیکے شرع کی مخالفت کے سبب اپنی قسمت کو
تباہ نہ کروگے۔

اقول تعزیہ داری مین کچھ زیرباری اور قرضداری کی تکلیف نہین دی گئی بقدر
امکان جو کچھ اسمین صرف ہو وہ صرف خیر ہے اسراف نہین اور جب بدلائل شرع
موافقت اسمین ثابت کردی گئی تو پھر شرع کے خلاف کہے جانا بالکل ہٹدھرمی ہے
انصاف نہین۔

قال اور اسکا خیال نکرنا کہ اگر ہم یہہ باتین بدعت کی چھوڑ دین گے تو لوگ ہم پر طعن اور ستان کرین گے اور برادری کے نادان لوگ لڑین گے۔

اقول واقعی اظہار امر حق مین یگانہ و بیگانہ کسی سے نہ ڈرنا چاہیئے اور جس بات پر جمہور علمائے امت اور کتاب و سنت کا اتفاق ہو وہ اختیار کرنا چاہیئے آنحضرت صلعم نے اقارب کا اعقارب کے ہاتھوں سے کیا کیا صدمہ اوٹھائی لیکن بحکم وانذر عشیرتک الاقربین کبھی اونکی تخویف و ہدایت سے باز نہ آئے اسیطرح ہم بھی اگر برادری کے چند نادان لوگون کے بیجا لڑائی کا خیال کرتے تو آپکے اس رسالہ کا جسمین بظاہر بدعت سے ممانعت اور حقیقت مین سخت بدعت ہے نہ دیکھتے نہ کچھہ قیل و قال کرتے خوردی اور بزرگی کا اعتبار نسب پر ہے دین کی راہ سے انکو کوئی بزرگی ابوجہل مین ہے نہ ابولہب مین ہے افسوس ہے غیر قوم کے لوگ جنکو توفیق الہی ہے وہ امام علیہ السلام پر اپنی جانین فدا کرین اور آپ اولاد حسن حسین کہلا کر شعار حضرت امام کی سعایت اور یزید پلید کی اطاعت و حمایت پر مرین سچ ہے فضل حق جنہین تکیہ تھا ملی اونکو نجات جنکو دانائی کا دعویٰ تھا وہ نادان نکلے ایک حُر ایک پسر ایک غلام ایک بہائی فوج کفار سے یہہ چار مسلمان نکلے

قال بھلا جب خدا اور رسول و امام خلقت کی طعن اور ملامت سے نہ بچے تو تم مسلمان بیچارے خلق کی زبان سے کب بچو گے۔

اقول واللہ سچ ہے آپ ہی اپنے رسالہ مین دیکھیئے کہ خدا اور رسول کسکو نچھوڑا اور امام حق پر تو وہ کھلی کھلی طعن و ملامت کی رونے رولانے بے صبری کے طعنے دیئے کس بے ادبی سے اونکے نام لیئے آپ اونکی گت بنائیے ہندو دین کی تہمت لگائیے حالانکہ کوئی کافر ایسا نہ کرتا مسلمان کا تو کیا ذکر مگر ہان ویسے مسلمان جنہون نے باوجود ادعائے اسلام حضرت امام کو شہید کیا۔

قال خدا ور سول کی رضامندی پر نظر رکہنا چاہیئے اور دونکی ناخوشی ہونے اور ناپسند کرنے سے خوف رکہنا کہ آخر دنیا سے جانا ہے اور اللہ اپنے خالق اور مالک کو مونہہ دکہانا ہے۔

اقول قال اللہ تعالی اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم سو آپ بہی اونہین لوگون مین ہین کہ اور ونکو نیک بات بتلادین اور اپنے نفسونکو بہلادین

قال پیغمبر خدا نے فرمایا ہے من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شہید یعنے جو کوئی چنگل مارے اور عمل کرے میری سنت پر میری امت کے فساد کیوقت تو اوسکو سو شہیدون کا ثواب ہے ف یعنے شہید اوسے کہتے ہین جو اللہ کی راہ مین زخم اوٹہاوے اور جان سے ہاتھ دہو بیٹہے اور ایسے زمانہ مین کہ ایک جہان رسومات بدعت مین گرفتار ہو اور سنت بجالانے مین ہر کسی کو عار ہو او سوقت سنت پر عمل کرنا گویا جیتے جی مرنا ہے کہ ایک عالم سے لڑنا اور ہر دم تیر اور تلوار طعن اور ملامت سے آپکو افگار کرنا شہید جسمی ایک بار مرتا ہے اور یہہ شہید روحی ہر دم اولٹی ہہرتا ہے اسواسطے اللہ تعالے ایسے مجاہد کو ثواب سو شہید کا عطا کرتا ہے۔

اقول اور جو حضرت امام شہید راہ خدا و دیگر شہدای کربلا کی شہادت کو چہپاوے اونکی شعائر کو مٹاوے تعزیہ بنانے غم والم کرنے رونے رولانے سنت رسول کے بجالانے کو بدعت ٹہراوے سینکڑون طعنے دیکر حضرت امام کا نام ہیچ کر اونکی شہادت کے بعد بہی اونکی ایذا دہی سے نباز آوے کاری زخم بد زبانی کے لگاوے اوسکو کتنے شہیدون کے شہید کرنے کا ثواب ملتا ہے اگر انہین ہزاری شہیدون کے شہید کرنیکا ثواب ملا تب تو آپکا بڑا نقصان ہوگا یہہ کچہہ نہین صاحب اور بڑہایئے بہلا ہزار شہیدون کے شہید کرنیکا تو ثواب پایئے۔

قال اب سمجھو کہ جب ایک شہید کا اسقدر عظیم ثواب ہے تو سو شہیدون کا کیا حساب ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہے نہ جاگے طعن اور خوف نان
اقول یہہ تو آپ ہی کو سمجھنا چاہیئے کہ جب ایسی باتون پر اہل ایمان کو جان دینا سزاوار ہے نہ جائے طعن اور خوف نان پہر آپ سنت پیغمبر صلعم کے بجالانے یعنے مصیبت امام علیہ السلام پر رونے رولانے سے کیون ہمپر طعن کرتے اور جہگڑا و فساد مچاتے اور نہایت بے ادبی اور گستاخی سے اسکو بدعت ٹہراتے ہین
قال اور لوگ دنیا کے واسطے کیا کچہہ محنت اور ملامت اوٹہاتے ہین ہمتو تمکو محض خدا کے واسطے بتاتے ہین۔
اقول یہہ دعوی فقط زبانی ہے اور دل مین تو کچہہ اور ہی ٹہانی ہے جو اس رسالہ کے ہر فقرہ اور آپکی ہر بات سے ظاہر اور خدا خوب اوسسے ماہر ہے اوسکے سامنے کوئی مکر و فریب چل نہین سکتا اوسکے احاطہ قدرت سے کوئی باہر نکل نہین سکتا جسکی وہ ہدایت کرے وہ کبھی کسیکے بہکانے پر راہ راست سے نہ پہرے گا بلکہ بہکانے والا آپ ہی اوندہے موہنہ دوزخ مین گریگا۔
قال اور جو اسپر بہی نہ سمجہو تو بہاڑ مین جاؤ اور اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر نکیر سمجہا دینگے۔
اقول ابتدا تو آپنے اپنے اس آخری وعظ و نصیحت کی یہہ کی تہی کہ (اب ای مسلمانون تمہاری خدمت مین یہہ عرض ہے جس سے ہم سمجہے تہے کہ اب آپ اپنے مزاج کے خلاف لینت اور نرم زبانی سے کام لینگے مگر انتہا بیچارے مسلمانونکی یہہ ہوئی کہ (بہاڑ مین جاؤ اپنا سر کہاؤ موت قریب ہے منکر و نکیر سمجہا دینگے) اب ہمکو اس بات کا سخت افسوس ہے کہ اس آپکے برے خاتمہ سے آپکی خیریت نظر نہین آتی موت بیشک

قریب ہی مگر سمجھنا دنیا ہی مین چاہیے بعد موت کے پہر منکر نکیر ہون یا مبشر و
بشیر ہون کہ سمجھانا کچھ کام نہ آئیگا اگر اسی حالت مین دنیا سے گئے تو اوس آتش
سوزان اور لہیب نیران سے جسکا ہر ذرہ پہاڑ اور ہر شعلہ پہاڑ ہے کوئی نجات دیگا
پس مسلمانو نکا ساتہہ دیجیے اور وہ کام کیجیے کہ آپ بہی ہم سب سچے مسلمانون کے ساتہہ
ہاتہہ مین ہاتہہ بہشت برین مین داخل اور رحمت رب العالمین سے واصل ہون الہی
جیسا ہمارے اس رسالہ کا اچہا خاتمہ ہوا ویسا تو اپنی رحمت اور اپنے حبیب اور اونکی آل
پاک کے طفیل اور شفاعت سے ہمارا خاتمہ بہی بخیر کرنا آمین یارب العلمین

الحمد للہ والمنہ کہ باوجود شدائد و وبائے متواتر مرض جسکو خدا ہی خوب جانتا ہے
اس عجالہ مسمی بنصر المومنین جواب رسالہ ہدایت المومنین کو
پانچوین شہر رجب روز سہ شنبہ ۱۳۱۵ ہجری سے مین نے
شروع کیا اور باوصف ضیق مجال و شدت و قوت مرض
وضعف واضمحلال تنہا بنفس حزین بلا ناصر و معین
۲۷ شہر شعبان ۱۳۱۵ھ روز جمعہ تخمیناً ایک
مہینا تیئیس روز مین ختم کردیا اللہ تعالے
اسسے سب برادران ایمانی کو
نفع پہونچاوے بمحمد و آلہ عبدہ
المذنب ریاض الحسن غفر اللہ
لہ ولوالدیہ و
احسن الیہما
والیہ
۵

SALAR JUNG ESTATE
(Oriental Sect.
URDU PRINTED
Accession No... 97
Subject.........

Presented by Ziaraat.Com

تمام شد

کتاب نصر المومنین جواب رسالهٔ هدایت المومنین

حسب فرمائش عالیجناب فیض مآب سید محمد اصغر صاحب رئیس اونام دام اقبالہ
مقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوعہ مطبع اثنا عشری باہتمام سید عابد علی رضوی

تقریظ و قطعہ تاریخ

از نتائج فکر شاعر شیرین کلام مداح امام علیہ السلام عالیجناب فیض مآب عباس علی صاحب
متخلص بعالی بر کتاب نصر المومنین مصنفہ جناب مستطاب مولوی سید ریاض الحسن صاحب دام فیضہ

ملک قدر سید ریاض الحسن — که باد ابر رحمت ذو المنن
محقق بعلم حدیث و کلام — کسی در کمالش ندارد کلام
مناظر چو او بر بساط زمین — ندیده است چشم سپهر برین
برد نواصب چو گیرد قلم — قلم بر سوالش کشند یکقلم
رقم زد برد نواصب کتاب — بنور و ضیا غیرت آفتاب
از و هست روشن چو مهر مبین — شکست عدو نصرت مومنین
نمود از صحاح مخالف رقم — دلیل جواز ضریح و علم
جز این هم نوشته رساله سه — که داند ورا حرز جان هر کسی
وزان یک دو یاد آمدم این زمان — کنم درج نامش پی مومنان
نظر کرد چون در عزیزی کتاب — ز تحفه بتحفه بدادش جواب
بجواز تحفه دادش جوابش تمام — نهاده بمنقلبه تحفه نام

Presented by Ziaraat.Com

کتاب نوشتہ بطیش و غضب	بے ناصبان نار ذات لہب
بود سخت گردشمن روسیاہ	ز تیغ زبانش نیابد پناہ
بنظم سخن ہم ندارد نظیر	کلامش منور چو مہر منیر
غرض از ہمہ علم و فن ماہر است	چو خورشید یک باطن و ظاہر است
بکن عرض عالی بہ پیش خدا	کہ دارد ورا تا بروز جزا
بخصمان دین ترک تازی کند	بہ تیغ زبان تیغ بازی کند

قطعہ تاریخ طبع نصر المومنین

بحروف معجمہ

کیا جب طبع نصر المومنین کو	کہ برہان ثبوت رنج و غم ہے
لکھی منقوط مین عالی نے تاریخ	چراغ مجلس شاہ امم ہے

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

قطعہ تاریخ

از تصنیف عالی مرتبت والا منزلت شاعر شیرین مقال

مداح احمد و آل فردوسی زمان خاقانی دوران اکمل الکلا

جناب شیخ فدا علی صاحب المتخلص بعیش شاگرد رشید جناب عرش مرحوم مغفور

ہین ریاض الحسن جو عالم دین | اونکے علم و ہنر کا کیا کہنا
مثل اونکا نہین زمانے مین | ہین وہ علم کلام مین یکتا
کیون نہ روح القدس کی ہو تائید | ہے مشام زمان بفضل خدا
اہلسنت کے اک رسالہ کا | کیا ہی دندان شکن جواب لکھا
خوب ثابت کیا کتابون سے | تعزیہ کا بنانا اور رکھنا
نصر سے مومنین اگر ضم ہو | ہو عیان نام اس رسالہ کا
ورد دین سے اسے جو چھپوایا | کام تھا یہ محمد اصغر کا
ہین وہ اونام کے رئیسون مین | ذی ہمم ذی حشم سحاب عطا
طبع کے بعد یہ رسالہ پاک | عیش میری نظر سے بھی گذرا
فکر تاریخ طبع مجھکو ہوئی | اب شریک ثواب مین بھی ہوا

طبع کا سال از سر ہیبت
پاسخ خوب لاجواب لکھا

قطعہ تاریخ

نیر تابان سپہر بلاغت ماہ درخشان آسمان فصاحت مالک اقلیم سخنوری حاکم دیہیم مضامین گستری شاعر شیرین مقال عالی فہم نازک خیال حبیب لبیب حسیب نصیب جناب منشی سید تفضل حسین صاحب ادیب شاگرد رشید

جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک منشی سید مظفر علیخانصاحب

المتخلص بہ آسیر مرحوم و مغفور

بحمد اللہ شد مطبوع اینک / کہ نصر المومنین نادر کتاب است
فیوضش مثل لطف حق بہر سو / ضیا بارش مثل آفتاب است
باثبات عزاے شاہ مظلوم / دلیلے کو بیان شد انتخاب است
نظر کردن بران اجر لیست بیحد / بیانش باعث کسب ثواب است
کسے گو مانع امر عزا شد / نہ شرمش زدین نہ از ایمان حجاب است
دلیلے کو کہ تا مقصد رساند / بمطلوب خودش نا کامیاب است
جواب مسکت و دندان شکن یافت / چہ گوید کس کہ نادم خود حجاب است
مصنف عالم معقول و منقول / کہ مقدار علومش بے حساب است
رفیع الشان و ذی جاہ و ذوی القدر / بہ حسان نامش بگیرم ترک وا لبست
معین طبع را از من چہ پرسی / محمد اصغر عالی جناب است
ندیدم دیگرے مثلش باو نام / کز و ہر اہل حاجت کامیاب است

ادیب این مصرع تاریخ بنویس
جوا باتش بگو کان لاجواب است
سنہ ۱۳۱۲ھ